لیس المؤمن بالطعان و لا اللعان و لا الفاحش و لا البذی

مسلمان طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بیہودہ بکنے والا، گالی دینے والا نہیں ہوتا

(ترمذی)

الحمدللہ کہ رسالہ جامعہ

مغلظاتِ مرزا

جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی رنگین ومرصع، اعجازی وکراماتی بیشمار ''گالیاں'' جمع کی گئی ہیں جن سے ان کی اخلاقی تصویر ایسی برہنہ وبے نقاب ہوگئی ہے کہ بے حیائی اور بے غیرتی بی شرمندہ ہے۔ آخر میں ان ''معجزانہ گالیوں'' کو ردیف وار لکھ کر آپ کے اخلاق ودیگر دعاوی کو پیوند زمین کر دیا گیا ہے۔

مؤلفہ

جناب مولانا مولوی حافظ نور محمد خان صاحب، مبلغ ومناظر مظاہر علوم سہارنپور

(بھوشن پاور پرنٹنگ پریس جگادھری طبع شد)

ناشر: شاہی کتب خانہ دیوبند

www.khatmenubuwwat.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی نبی لا نبی بعدہ

والہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

ایک مصلح ورہبر قوم جس کا فرض منصبی قوموں وجماعتوں کی اصلاح وتعلیم ہو اس کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ تہذیب واخلاق سے موصوف اور صبر وتحمل، حلم وعفو سے آراستہ ہو؛ تاکہ وہ برگشتہ قوم کو اپنی شیریں زبانی ونرم خوئی کے ذریعہ راہ راست پر لائے اور ان کو رذائل وخبائث سے پاک کر کے محاسن ومکارم کا حامل بناوے۔ چنانچہ دیکھئے انبیاء علیہم السلام ودیگر مصلحین امت میں کس قدر اخلاق حسنہ کی فراوانی تھی، خصوصاً سردار انبیاء حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو مکارم اخلاق کے ایک بے نظیر پیکر، اور صبر وتحمل، حلم وعفو کے ایک بے مثال مجسمہ بن کر رونق افروز عالم ہوئے تھے کہ دوستوں کے علاوہ ان جانی دشمنوں کے لیے بھی جن کا شب وروز آپ کو تکلیف پہنچانا شیوۂ خاص تھا۔ سراپا رحمت تھے کہ زبان مبارک سے ان کے لیے بھی کوئی برا کلمہ نہیں نکالا اور اس نرمی وشیریں بیانی سے گفتگو فرماتے تھے کہ دشمن کا سخت دل بھی پانی پانی ہوجاتا تھا اور دل دکھانے والے سخت الفاظ سے دشمنوں کو بھی یاد کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔

اسی لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مکارم اخلاق کے متعلق ''اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ'' فرمایا۔ لیکن پنجاب کی نبوت خیز سرزمین ضلع گورداسپور کے ایک غیر معروف گاؤں ''قادیان'' میں ''غلام احمد'' نامی ایک شخص پیدا ہوئے اور کچھ پڑھ لکھ کر سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے گرانقدر[1]

[1] یہ مشاہرہ ۱۵ روپیہ ماہوار تھا جس کو صاحب سیرۃ المہدی نے قلیل تنخواہ بتایا ہے (ص

۳۴۳ج ۱) اسی لیے حضرت مصنف نے بطور تضحیک ''گرانقدر'' لکھا ہے کیوں کہ مرزا جی اپنے وقت کے رئیس اعظم کہلاتے تھے۔ وقت کا رئیس اعظم اور ۱۵ روپیہ پر منشی گیری کی ملازمت!!۔ شاہ عالم

مشاہرہ پر محرر ہو گئے۔ اس کے بعد آپ کا اپنے متعلق یہ یقین ہو گیا کہ میں ''مصلح اعظم''، ''مسیح موعود''، نبی و رسول ہوں، بلکہ کامل اتباع و فنافی الرسول کے باعث ''محمد ثانی'' ہوں۔ اس لیے یہ لازم تھا کہ آپ بھی اعلی اخلاق بہترین تہذیب، حلم و عفو، شیریں کلامی، سنجیدگی و دیگر اخلاقی کمالات سے نہ صرف موصوف ہی ہوتے بلکہ اس میں وہ یکتائے روزگار ہوتے، لیکن افسوس کہ ''مصلح اعظم'' بننے والے اور ''نبوت و رسالت کے دعوے کرنے والے'' مرزا کے ''ظرف'' میں اخلاق حسنہ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا بلکہ وہ سراسر اخلاقی کمزوریوں، نکتہ چینیوں، بدگوئیوں، بدکلامیوں سے لبریز تھا۔ اور یہاں تک آپ نے اس فن دشنام دہی میں ترقی کی تھی کہ اُس کو دیکھ کر اور سن کر بداخلاقی و بدتہذیبی بھی شرم و ندامت سے سرنگوں ہو جاتی ہے۔ اس لیے اگر ان کو اس فن کا ''پیغمبر اعظم'' کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں۔

ناظرین! نگاہ عبرت سے دیکھئے کہ خداوند تعالیٰ کو یہ بھی گوارا نہیں ہے کہ اس کے مقدس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا روپ بدلنے والے دنیا میں مہذب و خلیق بن کر زندگی بسر کریں۔ اس لیے اس پنجابی نبی کی تصنیفات و تحریرات کو ملاحظہ کیجئے تو جا بجا بدکلامی و بدگوئی کی نجاست و غلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔

چنانچہ میں نے اپنے اس رسالہ میں ان تمام بکھری ہوئی و منتشر فحش کلامیوں و بدزبانیوں کو بادل نخواستہ فراہم کیا ہے تاکہ نبوت کے بھیس بدلنے والے مرزا کی اخلاقی روش آشکارا ہو جائے اور کم از کم ان لوگوں کو جو مرزائیت کے دل فریب کھلونے کے پیچھے پیچھے اپنے متاع ایمان کو برباد کر چکے ہیں، یا برباد کرنے پر آمادہ ہیں، یا اس جماعت کو کسی درجہ

www.khatmenubuwwat.org

میں پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں، یہ معلوم ہو جائے کہ کیا ایک مصلح و ریفارمر کو ایسا ہی خلیق و مہذب ہونا چاہئے جیسا کہ مرزا آنجہانی تھے کہ بات بات میں اپنے مخالف کو گالی دینا اور اس کی تذلیل و توہین کرنا ان کا شیوۂ کار تھا۔ اگرچہ مرزا صاحب نے تہذیب و اخلاق کے متعلق اپنے منہ ''میاں مٹھو'' بننے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور زبانی جمع خرچ بہت کچھ کیا ہے کہ میں حلیم و بردبار، متحمل و صابر، مہذب و خلیق ہوں، مگر حقیقت میں ان کو اس سے دور کی بھی نسبت نہیں تھی۔ اس لیے مناسب ہے کہ سب سے پہلے مرزا آنجہانی کی نصیحت پرور اخلاقی تعلیاں ملاحظ کریں، اس کے بعد ''اخلاق مرزا'' کی تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں؛ تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ ''کرشن قادیانی'' کس درجہ خلیق و مہذب تھے۔ قادیانیو! ؎

آپ ہی اپنے ذرا جوروستم کو دیکھو — ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(۱)...... '' ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات و مجادلات میں یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں کیونکہ یہ طریق علاوہ خلافِ تہذیب ہونے کے اُن لوگوں کے لئے مضر بھی ہے جو مخالف رائے کی حالت میں فریق ثانی کی کتاب کو دیکھنا چاہتے ہیں وجہ یہ کہ جب کسی کتاب کو دیکھتے ہی دل کو رنج پہنچ جائے تو پھر برہمی طبیعت کی وجہ سے کس کا جی چاہتا ہے کہ اس دل آزار کتاب پر نظر بھی ڈالے''۔

(شحنہ حق خزائن ج ۲ ص ۳۲۴)

(۲)......'' **ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق و تھذیب الاخلاق** '' (یعنی) خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا) کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا''

(اربعین خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۵)

(۳)......راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے...... بخدا ہم دشمنوں کے دلوں کو بھی تنگ کرنا نہیں چاہتے''۔

(شحنۂ حق خزائن ج ۲ ص ۳۲۶)

(۴)......گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے'' (دافع الوساوس ،ص ر۲۲۵)

(۵)......کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے''!

آنجہانی مرزا قادیانی کا بیٹا اپنے باپ کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے'' حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) غصہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ بیوقوف یا جاہل یا احمق کا لفظ فرمادیا کرتے تھے......اور کسی ملازم کی سخت غلطی یا بیوقوفی پر جانور (حیوان) کا لفظ استعمال فرماتے تھے (سیرت المہدی ج ۲ ص ۲۱) گویا بزبان خود ایک قسم کی گالی دیتے تھے، دیگراں نصیحت خود را فضیحت۔ شاہ عالم

(ازالہ اوہام حاشیہ ج ۳ ،ص ۱۱۵)

www.khatmenubuwwat.org

(۶)......گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں''

(ضمیمہ اربعین خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱)

(۷)......اوّل۔ قوت اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اِسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوّت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ اُن کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاقِ رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات ذرّہ بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچّی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنی ادنی بات میں مُنہ میں جھاگ آتا ہے۔ انکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہوسکتا۔ لہذا اِسپر اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْم کا پُورے طور پر

صادق آجانا ضروری ہے۔ (ضرورۃ الامام خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۸)

(۸)...... یاد رکھو یہ بڑی تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلاف رائے یا اختلاف مذہب کی وجہ سے عمدہ چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور چیز۔ بلکہ اس انسان کو با اخلاق نہیں کہا جاسکتا۔ جس کے اخلاق محض اپنے ہم مشربوں تک ہی محدود ہیں۔ انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ باوجود اختلاف رائے کے عمدہ اخلاق سے پیش آوے اور اظہار اختلاف کے وقت کوئی اخلاقی کمزوری نہ دکھاوے......

مذہب انسان کو کیا سکھاتا ہے مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ انسان کے اخلاق وسیع ہوں اور وہ اعلیٰ درجہ کا با اخلاق بنے مذہب یہی تعلیم دیتا ہے کہ انسان اپنے اخلاق کو خدا کے اخلاق کی طرح کرے پس دیکھو کہ خدا کے اخلاق کیسے وسیع ہیں کوئی ہزاروں گالیاں اسے دے وہ فی الفور اس پر پتھر برسا کر اس کو ٹکڑے ٹکڑے نہیں کر ڈالتا۔ پس اسی طرح حقیقی تہذیب والا انسان بہت متحمل اور برداشت والا ہوتا ہے اور تنگ ظرف نہیں ہوتا۔ تنگ ظرف انسان خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ اپنے بزرگوں کو بھی بدنام کرتا ہے......غرض جس قدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اس کا باعث وہی لوگ ہیں جنہوں نے زبانوں کو تیز کرنا سکھایا ہے اور اس حقیقت مذہب سے ناواقف ہیں۔''

(ریویو نمبر ۱۰ ج ۳ ر از صفحہ ۳۴۸ تا ۳۵۲ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء زیر عنوان مصلح کا پہلا فرض کیا ہونا چاہئے)

(۹)......''ان تمام دکھ دُکھ دینے والے الفاظ پر وہ صبر کریں۔......لیکن اگر تم ان گالیوں اور بدزبانیوں پر صبر نہ کرو۔ تو پھر تم میں اور دُوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا۔ ......سو چونکہ تم سچائی کے وارث ہو ضرور ہے کہ تم سے بھی دشمنی کریں۔ سو خبردار رہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوے۔ ہر ایک سختی کی برداشت

کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔ ...... تمہیں چاہئے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو۔ ...... یاد رکھو کہ کہ ہر یک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے۔ ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ پس اگر تم رُوح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو۔ تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو۔ تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے۔ ...... تمسخر سے بات نہ کرو۔ اور ٹھٹھے سے کام نہ لو۔ اور چاہئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام میں کچھ رنگ نہ ہو۔ تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے ...... لیکن تمسخر اور سفاہت کی باتیں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ۔ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہوں۔ جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بد زبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے۔ وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی حکمت اور حق بات اُسکے مُنہ پر جاری ہوتی ہے ...... بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو۔ نہ قول سے نہ فعل سے“۔

(نسیم دعوت خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۴ تا ۳۶۵)

(۱۰) ...... تمہارے (اے علمدیو) فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے“۔ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۵۴۷)

(۱۱) ...... کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو“۔ (کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۲)

اگرچہ مرزا جی آنجہانی اپنے منہ ”خوب میاں مٹھو“ بنے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں ”گالیوں“، ”بدگوئیوں“ کے عوض میں نہ گالیاں دیتا ہوں اور نہ بدگوئیاں کرتا ہوں بلکہ دعائیں دیتا ہوں اور باوجود جوشِ غضب کے کبھی دل دکھانے والے الفاظ نہ بولتا ہوں اور نہ لکھتا ہوں۔ غرضیکہ مرزا جی کی ان اخلاقی بلند آہنگیوں و نصیحت پر درعبارتوں کو دیکھ کر بھلا کون انسان یہ گمان کر سکتا ہے کہ ایسا شخص بھی بدزبان و بدگو ہوگا، جس کو (کہنے کے لیے) اپنے غیظ و غضب پر اس قدر قابو ہے کہ وہ گالیاں سن کر دعائیں دیتا ہے اور دشمنوں کے دل کو بھی تنگ نہیں کرتا اور ہر کس و ناکس سے حسن اخلاق سے پیش آتا ہے۔ مگر چوں کہ مرزا قادیانی کے تمام دعاوی و مقولات کی بنیاد ”ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور“ پر ہوتی ہے اور ہمیشہ آپ کے قول و فعل میں وہی نسبت رہتی ہے جو زمین و آسمان میں یا مشرق و مغرب میں ہے، اس لیے باتیں تو بڑی دل خوش کن و نہایت دل فریب ہوتی ہیں، لیکن عملی تصویر نہایت خوفناک و برہنہ ہوتی ہے۔

www.khatmenubuwwat.org

چنانچہ مرزا جی کے ان اخلاق پرور دعاوی و نصیحت آمیز مقولات کو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں، اب عمل کی تصویر ملاحظہ فرمایئے کہ جس طرح قول کی تصویر دل فریب و دیدہ زیب، روح نواز ہے، اسی طرح عمل کی تصویر، خوفناک، گندگی و غلاظت سے بھری ہوئی ہے جس کو میں طوعاً و کرہاً نذر ناظرین کرتا ہوں، تاکہ قادیان کے ”نومولود نبی جی“ کی اخلاقی روش، تہذیب و متانت کے ہنگامہ پرور دعاوی کی حقیقت بے نقاب ہو جائے۔ اور قادیانی مذہب کا پول کھل جائے، اور دنیا عبرت کی نگاہوں سے دیکھ لے کہ مرزا جی نے گندگی و غلاظت کے پوٹ پر، کس طرح اخلاق و تہذیب کا ”روغن قاز“ مل کر مخلوق خدا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے اور ان کو بیوقوف بنانے کی کیسی بیہودہ کوشش کی ہے۔

اہانت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھیانک منظر

تہذیب و اخلاق کے دعویدار مرزا قادیانی کا یہ دستور العمل تھا کہ اپنے باطل عقیدہ سے

اختلاف رکھنے والوں کو خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم سب وشتم کرتے، گالیاں دیتے، خوف ناک بددعاؤں سے دھمکاتے (تھے)۔ چنانچہ مرزائیت کے ''باوا آدم'' کا یہ نرالا قابل نفرت کارنامہ تھا کہ اسلامی دنیا کے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو محض اپنی مصنوعی نبوت کی انکار کی وجہ سے بیک جنبش قلم کافر ومرتد، بددین وبے ایمان بناڈالا۔ حتیٰ کہ یہ کہہ دیا کہ جو مسلمان مجھ کو نہ مانے وہ حرام زادہ ہے[۱]

[۱] مرزا نے لکھا ہے تلک کتب ینظر الیہا کل مسلم بعین المودۃ والمحبۃ وینتفع من معارفہا و یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا آئینہ کمالات خزائن ج ۵ ص ۵۴۷) شاہ عالم

(معاذ اللہ) اس کے بعد مسلمانوں میں سے جو مسلمان یا علماء کرام کے مقدس گروہ میں جو عالم ومولوی ان کے چلتے ہوئے دعاوی میں حارج ومانع ہوا اس کو تو ایسی کوری کوری بے نقط گالیاں سنائیں ہیں کہ تہذیب ومتانت بھی لرزہ براندام ہوجاتی ہے اور انسانیت وشرافت عرق انفعال میں غرق۔

www.khatmenubuwwat.org

اسی سلسلہ میں آپ کی زبان یہاں تک دراز ہوئی کہ مسلمانوں وعلماء اسلام سے گذر کر انبیاء علیہم السلام کہ مقدس جماعت پر بھی حملہ آور ہوئی۔ خصوصیت سے مرزا صاحب نے اس معصوم ومقدس جماعت میں سے اللہ کے پیارے ومقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب وشتم ولعن وطعن کی خوب بارش کی، بلکہ اپنی تمام تر اخلاقی کمزوریوں وبدتہذیبیوں کا آپ ہی کو آماج گاہ بنایا جس کو دیکھ کر ایک حلیم سے حلیم شخص بھی اپنے جوش غضب پر قابو نہیں رکھ سکتا، اس لیے سب سے پہلے ''اخلاقی دیوتا بننے والے'' تہذیب واخلاق کے دعوی کرنے والے'' ''گالیوں کے عوض دعائیں دینے والے'' مرزا آنجہانی کی وہ بدزبانیاں،''گالیاں''،''ژاژخائیاں''''افتراء پردازیاں'' یاوہ گوئیاں'' جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مبارک میں روا رکھی گئی ہیں؛ اس کو اپنے کلیجے پر سل رکھ کر ملاحظہ کیجئے اور انصاف سے فرمایئے کہ اس قادیانی رسول کے منہ سے رحمت بہہ رہی ہے یا غلاظت۔

(۱)...... یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مُردہ خدا ہے (اور مسلمانوں کا زندہ رسول) ...... اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی ...... پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا''۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸)

(۲)...... آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جنّ کا آسیب کا خیال کرتے تھے۔

ہاں آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصّہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے (مرزا) کے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی''۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

(۳)...... آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا ایک یہودی استاذ تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہ دیا تھا یا اس اُستاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہر حال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچے تھے''۔

(ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

(۴)...... آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا

با قاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

(۵)......اور آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں (اور مسلمان، رسول کہتے ہیں) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

(۶)......بالآخر ہم لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسُوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسُوع کا کچھ تھوڑا سا حال اور ان پر ظاہر کریں......پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں‘‘۔

(انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

(۷)...... ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نِکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اِس عُقدہ کو حل کرسکے۔ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

(۸)’’غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا۔ اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی۔ افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اُسکی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ شاید خُدائی کیلئے یہ بھی ایک شرط ہوگی‘‘۔ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵)

(۹)...... اینک منم کہ حسب بشارات آمدم۔

عیسیٰ کجاست تا بہ نہد پا بمنبرم‘‘ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

(۱۰)......حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدّت تک نجّاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں‘‘ (ازالہ حاشیہ ج ۳ ص ۲۵۴)

(۱۱)......حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے......مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں۔ جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز (مرزا) اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا ‘‘

(ازالہ اوہام حاشیہ ج ۳ ص ۳۵۷)

(۱۲)......گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں انکی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے‘‘ (ازالہ اوہام حاشیہ ج ۳ ص ۲۵۸)

(۱۳)......غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور اُن میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا‘‘ (ازالہ، حاشیہ ج ۳ ص ۲۶۳)

(۱۴)......عیسائیوں نے بہت سے آپ (حضرت عیسیٰ) کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا......اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ج ۱۱ ص ۲۹۰)

(۱۵)......حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا

www.khatmenubuwwat.org

۔اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا''۔[ا]

[ا] لفظ ''احمق'' اور لفظ ذریۃ البغایا یعنی ''ولد الحرام'' اگر حضرت عیسیٰ نے استعمال کیے تو وہ بدزبان کہلائیں اور خود مرزا جی اس کو استعمال کریں تو یہ ان کی شیریں کلامی کہلائے ملاحظہ ہو۔سیرت المہدی ج۲ص۲۱،آئینہ کمالات اسلام خ۵ص ۵۴۸)شاہ عالم

(چشمہ مسیحی خزائن ج۲۰ص۳۴۶)

(۱۶)......حضرت عیسیٰؑ پر ایک شخص نے جو ان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے''(اخبار بدر ۱۴؍مئی ۱۹۰۸ء)

(۱۷)......یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا''

(حاشیہ ست بچن خزائن ج۱۰ص۲۹۵)

(۱۸)......اگر مَیں ذیابطیس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں۔تو مَیں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا۔اور دوسرا افیونی''(نسیم دعوت خزائن ج۱۹ص۴۳۵،ریویو بابتہ اپریل ۱۹۰۳ء،ص ۱۴۹)

(۱۹)......اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے، جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصّہ مسیحی معجزات کی رونق دُور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے......زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں''(ازالہ اوہام خزائن ج۳ص۹۰۵)

www.khatmenubuwwat.org

(۲۰)......یسوع مسیح کے چار[۴] بھائی اور دو بہنیں تھیں۔یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔''

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۱۸)

(۲۱)......یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اِس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے''(حاشیہ کشتی نوح ج ۱۹ ص ۷۱)

(۲۲)......مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا''

(مکتوبات احمدیہ ج۳،ص ۲۳-۲۴)

(۲۳)......لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دُوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی۔بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر) ایک فضیلت ہے، کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سُنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُسکے سر پر عطر ملا تھا۔یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اُسکے بدن کو چھوُا تھا۔یا کوئی بے تعلّق جوان عورت اُسکی خدمت کرتی تھی۔اِسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اِس نام کے رکھنے سے مانع تھے''۔

(دافع البلا حاشیہ خزائن ج۱۸ص۲۲۰)

(۲۴)......جن لوگوں نے اُن (حضرت عیسیٰؑ) کو خدا بنایا ہے جیسے عیسائی یا وُہ جنھوں نے خواہ نخواہ خدائی صفات اُنہیں دِی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف اور خدا کے مخالف نام کے مسلمان وُہ اگر اُن کو اُوپر اُٹھاتے اُٹھاتے آسمان پر چڑھا دیں یا عرش پر بٹھا دیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پَیدا کرنے والا قرار دیں تو اُن کو اختیار ہے۔انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے

اور جو چاہے کرے۔لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دُوسرے راستباز وں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی'' (دافع البلاءخزائن ۱۸ص ۲۱۹)

(۲۵)......آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسب درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ص ۲۹۱)

(۲۶)......مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا۔ جب استاد کے سامنے اس کے حسن جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کر دیا...... یہ بات پوشدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم نوجوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا'' (الحکم ۲۱ رفروری ۱۹۰۲ء)

(۲۷)...... (عیسائی) اُس شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو تمام عیبوں سے مبرّا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ ''میں نیک نہیں''[۱]

[۱] مرزا جی خود اپنے متعلق بھی تو یہی کچھ فرماتے ہیں۔ کیا خوب! ملاحظہ ہوا نہی کی عبارت ۔شاہ عالم

اور جس نے شرابخواری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ آپ (حضرت عیسیٰؑ) ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگاوے۔ اپنی تمام امّت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں''

(انجام آتھم خزائن ج ۱۱ص ۳۸)

www.khatmenubuwwat.org

(۲۸)......کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں، ہاں! یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے''

(مکتوبات احمدیہ ج ۳، ص ۲۸)

(۲۹)......جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی اِس پیدائش سے کوئی بزرگی اُن کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے''

(چشمۂ مسیح خزائن ج ۲۰ص ۳۵۶)

(۳۰)......اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ پر کس قدر اعتراض ہونگے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائیبل اور طالمود کی عبارتوں سے پر ہے''

(چشمۂ مسیحی خزائن ج ۲۰ص ۳۵۷)

(۳۱)......حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے''

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ص ۱۱۰)

(۳۲)......مَیں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا ۔یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں مَیں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں۔ بلکہ ان سے زیادہ'' (چشمۂ مسیحی خزائن ج ۲۰ص ۳۵۴)

(۳۳)......اور یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بدنتیجہ ہے''

(حاشیہ ست بچن خزائن ج ۱۰ص ۲۹۶)

(۳۴)......لوگوں نے اِس سے پہلے خارق عادت امر کا عیسیٰ بن مریم میں نتیجہ نہیں دیکھ لیا جس نے کروڑہا انسانوں کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنا دیا''۔

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۳۲۲)

(۳۵)......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا......یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں'' (تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ص ۹۴)

(۳۶)......غرض جس قدر جھوٹی کرامتیں اور جھوٹے معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کیے گئے ہیں کسی اور نبی میں اُس کی نظیر نہیں پائی جاتی اور عجیب تر یہ کہ باوجود ان تمام فرضی معجزات کے ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلانے میں کسی کو ہوسکتی ہے وہ سب سے اوّل نمبر پر ہیں۔ کسی اور نبی میں اس قدر نامرادی کی نظیر تلاش کرنا لاحاصل ہے۔''

(نصرۃ الحق خزائن ج ۲۱ص ۵۸)

(۳۷)......ہم......کہتے ہیں کہ معجزات اور کرامات جو عوام الناس نے حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کیے ہیں وہ سنت اللہ سے سراسر برخلاف ہیں''

(نصرۃ الحق خزائن ج ۲۱ص ۵۶)

(۳۸)...... یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی اُستاد سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا''۔

(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ص ۴۳۸)

(۳۹)......جس قدر حضرت مسیح الٰہی صداقت اور ربّانی توحید کے پھیلانے سے ناکام رہے شاید اسکی نظیر کسی دُوسرے نبی کے واقعات میں بہت ہی کم ملے گی'

(دافع الوسواس خزائن ج ۵ص ۲۰۰)

(۴۰)......حضرت مسیحؑ جو خدا بنائے گئے اُن کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں'

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج ۱۹ص ۱۳۳)

(۴۱)......اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وُہ فطرتی طاقتیں نہیں دِی گئیں جو مجھے (مرزا کو) دی گئیں......اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اُس فطرت کی وجہ سے وُہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی'' (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۱۵۷)

(۴۲)...... پھر جبکہ خدا نے اور اُسکے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اُسکے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو،، (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۱۵۹)

(۴۳)......ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو۔

اُس سے بہتر غلام احمدؐ ہے۔ (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ص ۲۴۰)

(۴۴)......اوران فرضی معجزات کے ساتھ جسقدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام متہم کیے گئے ہیں اس کی نظر کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی..........اور اصلاح مخلوق میں تمام نبیوں سے اُنکا گرا ہوا نمبر تھا،، (نصرۃ الحق خ ج ۲۱ص ۴۷، ۴۸)

(۴۵)......اسجگہ مسلمانوں پر نہایت افسوس ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایسے معجزات منسوب کرتے ہیں جو قرآن شریف کی بیان کردہ سنّت کے مخالف ہیں،، (نصرۃ الحق خزائن ج ۲۱ص ۴۹)

www.khatmenubuwwat.org

(۴۶)...... چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہمّت اور توجّہ دنیوی برکات کی طرف زیادہ مصروف تھی اس لئے اُنکی اُمّت میں یہ اثر ہوا کہ رفتہ رفتہ دین سے تو وہ بکلّی بے بہرہ گئے،، (ایام الصلح حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۴)

(۴۷)...... ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راستباز اپنی راستبازی اور تعلّق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں،، (دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۱۹)

(۴۸)...... اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے یحیٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنّا کہتے ہیں جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور اُنکے خاص مُریدوں میں داخل ہُوئے تھے،، (حاشیہ دافع البلاء خزائن ۱۸ ص ۲۰۰)

(۴۹)...... جو شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کشمیر سری نگر محلّہ خانیار میں مدفون ہے۔ اُس کو ناحق آسمان پر بیٹھایا گیا کِس قدر ظلم ہے۔ خدا........... ایسے شخص کو کِسی طرح دوبارہ دُنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دُنیا کو تباہ کر دیا ہے،،۔ (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)

(۵۰)...... چاہئے تھا کہ وہ ایسی لاف وگزاف سے اپنی زبان کو بچاتے اور اسی پہلی بات پر قائم رہتے کہ میری بادشاہت دنیا کی بادشاہت نہیں۔ مگر نفسانی جذبات کیوجہ سے صبر نہ کر سکے اور اپنے پہلے پہلو میں ناکامی دیکھ کر ایک اور چال اختیار کی۔ اور پھر جب باغی ہونے کے شُبہ میں پکڑے گئے تو پھر اپنے تئیں بغاوت کے الزام سے بچانے کے لئے وہی پہلا پہلو اختیار کر لیا۔ دعویٰ خدائی کا اور پھر یہ چال بازیاں۔ جائے تعجب ہے۔،،۔

(انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۱۳)

مرزا صاحب نے ان مذکورہ بالا عبارتوں میں جسقدر سخت اور گندے الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں استعمال کر کے اپنے اخلاق وتہذیب کی نمائش کی ہے اور اپنے

متاع ایمان کو برباد کیا ہے ان کو برائے تفنن طبع حروف تہجی کے لحاظ سے ردیف وار پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے بعض الفاظ تو بعینہ فرمودۂ مرزا ہیں اور بعض ماخوذ ومفہوم ہیں اور جو نمبر، اُن ہتک آمیز عبارت مذکورہ کے شروع میں ذکر کئے گئے ہیں وہی نمبر ان الفاظ پر ناظرین کی سہولت کے لئے ڈالدیئے گئے ہیں امید کے ملاحظہ کر کے ''قادیانی رسول'' کے اخلاق کی داد دیں گے اور اس کا ثواب ان کی روح کو بخش دیں گے۔

(الف) اس نادن اسرائیلی۔ اول درجہ کے نامراد۔ اجتہادات میں عدیم التطیر غلطیاں کرنے والا۔

(ب پ) بدزبان۔ بداخلاق۔ بدچلن۔ پیٹو۔ بدمعاش۔ باعث عذاب۔ بیوف۔ باپ والا۔ بدکار۔

(ت ٹ)

(ج چ) جھوٹا۔ چالباز۔ جھوٹی پیشگوئیوں والا۔

www.khatmenubuwwat.org

(ح خ) خلل دماغ۔ خود بین۔ خدائی۔ کا دعویٰ کرنے والا۔ خراب چال چلن والا۔ خراب نسب والا۔ حقیقی بھائی والا۔ حقیقی بہنوں والا۔ حرام کمائی کا عطر ملوانے والا۔

(د ذ) درماندہ انسان۔ ذلیل۔ دیوانہ۔ دنیادار۔

(ر ز) راسبازوں کے دشمن۔

(س ش) سادہ لوح۔ شرابی۔ سخت زبان۔ شریر آدمی۔

(ص ض ط ظ)

(ع غ) عقل بہت موٹی۔ غصہ ور۔ علم وعمل میں کچے۔ غلط گو غلط پیش گوئی کرنے والے۔ غلط اجتہاد کرنے والا۔ عورت کا عاشق۔

(ف ق) فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والا۔ فطری طاقتوں سے بے نصیب۔ فریبی۔ قمار باز۔ فتنہ پرواز۔

(ک گ) کھاؤ ۔کبابی ۔گنہگار ۔گالیاں دینے والا ۔کم مرتبہ والا ۔کنجریوں سے آشنائی کرنے والا۔

(ل م) مردہ خدا۔موٹی عقل والا ۔متکبر۔مسمریزم میں کامل ۔معجزات سے خالی ۔مرگی والا۔لاف گزاف کہنے والا۔محض سادہ لوح۔مکار۔

(ن) نادان اسرائیلی ۔ناپاک خیال ۔ناکام ۔نامراد ۔نہ حق کا پرستار ۔نامرد۔نجار۔ناحق بدعادینے والا۔نہ عابد۔نہ زاہد۔

(وہ ی) ولدالحرام۔ہجڑا۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

مرزا جی نے مندرجہ بالا اپنے بیہودہ اقوال وحیا سوز کلمات میں جس شدید گندہ دہنیوں، بازاری گالیوں، فحش کلموں، سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے الوالعزم سچے پیغمبر کی توہین وتنقیص کی ہے اس پر شرافت وانسانیت ،تہذیب ومتانت، رہتی دنیا تک لرزہ براندام ہوکر مرثیہ خواں وماتم کناں رہے گی اور اسکو دیکھ کر حلیم سے حلیم شخص بھی ضبط وتحمل کی چادر کو چاک کرنے پر آمادہ ہوجائے گا۔مقدس اسلام کی دانش وحکمت سے لبریز تعلیم نے تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت وعظمت ،توقیر وتعظیم کو نہ صرف ضروری تسلیم کیا ہے بلکہ اس کو ایمان واسلام کا نہ جدا ہونے والا ایک ایسا جزو بنا دیا ہے کہ کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ اسکے لوح دل پر انبیاء علیہم السلام کی تصدیق اور ان کی محبت وعظمت کا غیر فانی نقش ثبت نہ ہو۔مگر جب ’’مرزا جی‘‘ نے باوجود ادعائے تہذیب واخلاق ،نبوت ورسالت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے رفیع المرتبت پیغمبر کی شان برتر میں ’’مغلظات‘‘ ’’ناپاک اتہامات‘‘ کو استعمال کرکے اپنی تہذیب واخلاق کی نمائش کی تو اس مکروہ فعل سے اسلامی طبقہ میں غیظ وغضب کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے اس ’’مدعی نبوت‘‘ پر نفرت وحقارت کی بارش شروع ہوگئی تو حلقہ بگوشان مرزائیت میں جو دانشمند و

www.khatmenubuwwat.org

وسعادت مند تھے مرزا جی کی ان ’’ناجائز کارروائیوں‘‘ سے متاثر ہوکر علیحدہ ہونے لگے اس پر مرزا آنجہانی کو اپنی ’’روٹی‘‘ کی کمی کا زبردست خطرہ محسوس ہوا اور غیر تمند مسلمانوں کے جوش انتقام کا خوف دامنگیر ہوگیا تو اپنی ان گندہ دہنیوں، ناپاک گالیوں پر، عجیب وغریب شطرنجی چالبازیوں وفریب دہ حیلہ سازیوں سے پردہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کی تاکہ مسلمانوں کا جوش غضب فرو ہوجائے اور مرزائیت کے دام فریب میں جو لوگ اپنی سادہ لوحی سے پھنس گئے ہیں اور اہانت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بھیانک تصویر سے متردد ومتذبذب ہوگئے ہیں، ان کے لیے سامان جمعیت واستقامت مہیا ہوجائے اور چوں کہ آج کل ان کی امت اپنے ’’بانی سلسلہ‘‘ کے ان حیلہ سازیوں وچالاکیوں کو نہایت بیبا کی سے اچھالتی پھرتی ہے اور ’’اپنے پیشوا اکبر‘‘ کے دامن سے اس سیاہی کو دور کرنے کے لیے اگرچہ عذر گناہ بر تر از گناہ کا ارتکاب کررہی ہے تاہم ضرورت ہے کہ مرزائیوں کی ان نامعقول تاویلات وغلط جوابات کا پردہ چاک کرکے اصل حقیقت ظاہر کردی جائے تاکہ اہانت عیسیٰ علیہ السلام کا ناپاک مسئلہ عیاں ہوکر مرزائیت کے لیے ’’سوہان روح‘‘ ہو جائے اور اسلامی طبقہ مرزائیت کے فریب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔

عذر گناہ کی تصویر

مرزائیت کے فرزند بڑی بیبا کی وجرأت سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی قسم کی توہین وتنقیص نہیں کی البتہ اُس یسوع کی اہانت کی ہے جو عیسائیوں کا خدا ہے اور جس کا ذکر نہ قرآن میں ہے اور نہ اُس کے اوصاف واحوال، انبیاء وابرار جیسے ہیں اور وہ (عیسی اور یسوع) دونوں ایسی دو جدگانہ ہستیاں ہیں جن کو باہمی کوئی تعلق نہیں۔چنانچہ مرزا صاحب کے مندرجہ ذیل اقوال اس کی تائید کرتے ہیں۔

(ا)......اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کا ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہیے...... پڑھنے والوں

کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں جس کا قرآن وحدیث میں نام ونشان نہیں''۔ (مجموعہ اشتہارات ج۲ص۲۹۶)

(۲)......اور یادرہے کہ یہ ہماری رائے اس یسُوع کی نسبت ہے۔جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹمار کہا۔اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ یہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں''۔(انجام آتھم ج۱۱ص۱۳)

(۳)......حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے مُنہ سے نہیں نکلا۔یہ سب مخالفوں کا افتراء ہے۔ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گذرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔اور آنے والے نبی خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا ہو۔اور حضرت موسیٰ کو ڈاکو کہا ہو۔اس لئے میں نے فرض محال کے طور پر اسکی نسبت ضرور بیان کیا ہے کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں راستباز نہیں ٹھہرسکتا''۔(حاشیہ تریاق القلوب خزائن ج۱۵ص۳۰۵)

www.khatmenubuwwat.org

عذرات کی تنقیح

مرزا صاحب نے اپنے ان مغلظات پر، پردہ ڈالنے کے لیے جو''عذرات باردہ'' تراشے ہیں میں ان کی اس وجہ سے تنقیح کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو''جوابات'' کے سمجھنے میں آسانی ہو اور عذرات کے تار تار کی علیحدگی اس طرح سے ہوجائے کہ جس میں''معذور نبی'' کا''چہرہ'' بالکل صاف نظر آنے لگے۔

(۱)مرزا صاحب نے یسوع کی توہین کی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں۔

(۲)حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یسوع ایسی دو جداگانہ ہستیاں ہیں،جن کو باہمی کچھ بھی تعلق نہیں۔

(۳)یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں۔

(۴)عیسائیوں کے بیان کردہ صفات واحوال کے مطابق کوئی یسوع نہیں گذرا بلکہ ایک فرضی شخص ہے اس لیے بفرض محال اس کے حق میں فحش گوئی کی گئی۔

جوابات

مرزا صاحب کا''توہین یسوع'' کے اقرار کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی توہین سے انکار کرنا ایسا ہی لغو و باطل ہے جیسا کہ کسی مجرم کا''اقبال جرم'' کے بعد اس کا انکار (لغو) ہے۔یعنی جس طرح سے کسی مجرم کے اقبال جرم اور اس کے ثبوت کے بعد اُس کے انکار کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، اسی طرح سے مرزا جی کا توہین یسوع کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰؑ کا انکار کرنا ایک بے حقیقت ولاشئ ہے۔کیوں کہ ابھی آپ کے سامنے خود مرزا صاحب ہی بیانات سے یہ حقیقت الم نشرح ہوئی جاتی ہے کہ دراصل یسوع وعیسیٰ دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔اس لیے''توہین یسوع'' کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰ سے انکار کرنا؛ باختلاف الفاظ یہ کہنا ہے کہ آفتاب طلوع ہے اور سورج نہیں نکلا۔اس کے علاوہ مرزا صاحب مذکورۂ بالا حوالجات کے ۷تا۱۱،۱۴تا۱۷،۱۹تا۲۱و۲۶،۲۸تا۳۲،۳۴تا۴۸، میں ابن مریم''کو نہایت احترام واکرام کے ساتھ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام''حضرت مسیح علیہ السلام''مسیح ابن مریم''حضرت مسیح'' کہا ہے اور اس کے بعد''گندی گالیاں وفحش کلمے''ان کی شان مبارک میں استعمال کر کے اپنی باطنی کیفیتوں واندرونی حالتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔سچ ہے:

''ہر ایک برتن سے وُہی ٹپکتا ہے جو اُس کے اندر ہے''

(چشمۂ معرفت خزائن ج۲۳ص۹)

باوجود اس کے مرزا جی کا یہ کہنا کہ''حضرت مسیح کے حق میں کوئی کلمہ بے ادبی کا میرے منہ سے نہیں نکلا'' چوری اور سینہ زوری کا زندہ ثبوت اور بے ایمانی وبددیانتی کی بدترین مثال ہے۔تاہم''دروغ گورا تابخانہ رسانید'' کے سلسلہ میں خود مرزا صاحب کی تحریرات سے یہ ثابت کرتا ہوں کہ یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔

یسوع، مسیح، عیسیٰ، تینوں ''ابن مریم'' ہی کے نام ہیں

مندرجہ بالاعنوان کے ثبوت میں خود مرزا صاحب ہی کی شہادتیں پیش کی جاتی ہیں کہ یہ تینوں نام ''ابن مریم'' ہی کے ہیں۔اہل اسلام ان کو عیسیٰ یا مسیح کہتے ہیں اور عیسائی یسوع یا یسوع مسیح، کے نام سے پکارتے ہیں۔ سنئے (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں کہ:

(۱) اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اوراخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اِسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصوّر کیا گیا ہے وہ دو۲ نبی ہیں ایک یوحنّا ......اور دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں'' (توضیح المرام خزائن ج۳ ص۵۲)

نور: جب مرزا آنجہانی اس عبارت میں صاف اقرار کررہے ہیں کہ مریم صدیقہؑ کے اکلوتے صاحبزادے مسیح کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں اور وہ ایک ایسے مقدس نبی ہیں جو اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں، تو پھر انصاف سے کہئے کہ کیا مرزا صاحب نے اپنے ''عذر'' کی دھجیاں خود اپنے ہاتھوں سے نہیں اڑادیں؟۔اوراس حقیقت کو بھی عالم آشکارا کردیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں اوروہاں اب تک زندہ موجود ہیں۔اس کے باوجود امت مرزائیہ کا ''وفات مسیح'' پر ہنگامہ آرا ہونا اپنے ''نئے نبی'' کی صریح خلاف ورزی کرنا ہے۔

(۲) ......''مریم کو ہیکل کی نذر کردیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔اورتمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہوگیا۔تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجّار سے نکاح کردیا اوراس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا''۔(چشمۂ مسیحی خزائن ج۲۰ ص۳۵۵)

(۳) ......مگر ہم اسجگہ یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ

یسوع یعنی عیسیٰ حضرت موسیٰ کے بعد عین چودھویں صدی میں مدعی نبوت ہوا تھا''۔(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ، ج۲۱ ص۳۵۹)

(۴) ......اور لکھا ہے کہ تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ کی مانند ایک نبی قائم کیا جائیگا وہ نبی یسوع یعنی عیسیٰ بن مریم ہے''۔

(تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ ص۲۹۹)

(۵) ......''اے پادری صاحبان! مَیں آپ لوگوں کو اُس خدا کی قسم دیتا ہُوں جس نے مسیح کو بھیجا۔اوراُس محبت کو یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں جو آپ لوگ اپنے زعم میں حضرت یسوع مسیح ابن مریم سے رکھتے ہیں''

(دعوت حق ملحقہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ ص۶۲۰)

(۶) ...... یہودی لوگ آپ کے رفع رُوحانی سے سخت منکر تھے۔اوراب تک منکر ہیں۔اوراُن کی حجّت یہ ہے کہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام صلیب دیئے گئے'' (ایام الصلح خزائن ج۱۴ ص۳۵۳)

www.khatmenubuwwat.org

(۷) ......''یہ اشتہار پادری صاحبوں کیخدمت میں نہایت عجز اور ادب اور انکسار سے لکھا جاتا ہے کہ اگر یہ سچ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام درحقیقت خدا کا فرزند ہوتا یا خدا ہوتا۔تو سب سے پہلے مَیں اسکی پرستش کرتا ......لیکن اے عزیزو! (یعنی دجالو) خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں وُہ صرف ایک نبی ہے ......اُس نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسُوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے ......جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے۔یہاں تک کہ اُنکو خدا بنادیا'' (دعوت حق ملحقہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ ص۶۱۷ تا ۶۱۸)

(۸) ......''اسی پیشگوئی کو عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر لگانا چاہا تھا جس میں وہ ناکام رہے۔کیونکہ وہ لوگ اس مماثلت کا کچھ ثبوت نہ دے سکے

۔اور یہ تو ان کے دل کا خیالی پلاؤ ہے کہ یسوع نے گناہوں سے نجات دی“

(اس پر مرزا صاحب یہ حاشیہ لکھتے ہیں کہ) ”ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے دوسرے نبیوں کی طرح حتّی الوسع قوم کے بعض لوگوں کی اصلاح کی۔مگر اصلاح کرنا اُن سے کچھ خاص نہیں۔تمام نبی اصلاح کے لئے ہی آتے ہیں“۔(ایام الصلح حاشیہ خزائن ج۱۴ص۳۰۱)

نور: مرزاجی نے اس عبارت میں حسب عقیدہ اہل اسلام یسوع کے منجی ہونے سے انکار کر کے بتایا کہ وہ یسوع جن کو حضرت عیسیٰ کہتے ہیں چوں کہ وہ نبی تھے اس لیے منجی تو نہیں البتہ مصلح ضرور تھے۔

(۹)......”مگر مسیح نے یعنی یسوع بن مریم نے اپنی بات بنانے کے لئے...... الیاس آنے والے سے مراد یوحنا اپنے مرشد کو قرار دیدیا......مگر تاہم یسوع ابن مریم نے زبردستی اس کو الیاس ٹھیرا ہی دیا“(نصرۃ الحق خزائن ج۲۱ص۴۳)

(۱۰)......”یسوع ابن مریم کی دعا۔ان دونوں پر سلام ہو“

(براہین احمدیہ ج۲۱ص۳۴۴)

(۱۱) مرزاجی نے اس عنوان کے ماتحت کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے“ چند دلیلیں لکھی ہیں جس میں ”ابن مریم“ کو عیسیٰ، مسیح، یسوع، کے نام سے یاد کیا ہے۔چناں چہ عنوان بالا میں ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ کہا اور پہلی دلیل لکھ کر فرماتے ہیں کہ ”سو یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ ہرگز مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے“ دوسری دلیل میں بجائے مسیح علیہ السلام ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ لکھا اور تیسری میں ”حضرت مسیح“، چوتھی میں ”پھر مسیح نے“ اور پانچویں میں بجائے عیسیٰ، مسیح کے ”یسوع صلیب پر نہیں مرا“ لکھا۔اور چھٹی میں بھی یسوع لکھا کہ ”جب یسوع کے پہلو میں ایک خفیف سا چھید دیا گیا“ اور ساتویں میں بھی یہ ہے کہ ”یسوع کی ہڈیاں توڑی نہ گئیں“ اور آٹھویں میں بھی یہی ہے کہ ”یسوع صلیب سے نجات پا کر پھر اپنے حواریوں

کو ملا“۔اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیبی موت سے محفوظ رہنے پر بھی نسخہ مرہم عیسیٰ“۔

(ایام الصلح خزائن ج۱۴ص۳۵۱ تا ۳۵۲۔تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ص۱۰۷)

نور: مرزا صاحب نے ان مذکورہ بالا حوالجات میں اس امر کا صاف اقرار کیا ہے کہ ”ابن مریم“ کو عیسیٰ، مسیح، یسوع کہتے ہیں اور ان کو یہ بھی تسلیم ہے کہ میں نے یسوع کی توہین وتذلیل کی ہے۔اس لیے اب نتیجہ بالکل ظاہر ہو گیا کہ وہ تمام گالیاں وفحش کلامیاں جو مرزا صاحب نے یسوع کے حق میں استعمال کی ہیں، بغیر کسی فرق وامتیاز کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں ہیں۔یعنی مرزاجی نے جو یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مقدس نبی کی ذات گرامی کو اپنے اخلاقی گندگیوں سے ملوث کرنے کی لاحاصل سعی کی تھی اور اس کے لیے نئے نئے عذر وحیلے تراشے تھے؛ الحمدللہ کہ وہ خود ”معذور نبی“ کے ہاتھوں سے پیوند زمین ہو گئے اور مرزا قادیان ہی کی متعدد شہادتوں سے یہ مراد ثابت ہو گیا کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی زبردست توہین کی ہے۔کیا اس کے بعد بھی مرزاجی اور ان کی امت کا ”ایمان“ سلامت ہے؟۔اگر ہے تو ”ایں طرفہ تماشہ بیں دریا بحباب اندر“۔

www.khatmenubuwwat.org

ایک اور طرح

ایک اور طرح سے اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ مرزا صاحب عیسیٰ اور یسوع کو ایک ہی مانتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ یوز آسف دراصل عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ یوز آسف یسوع آصف کا مخفف اور بگڑا ہوا ہے۔لہٰذا یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔فہو المراد چنانچہ آپ (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں کہ:

(۱)......”ماسوا اس کے وہ لوگ شاہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔آسف عبرانی زبان

میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنیوالا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گُم تھے کشمیر میں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا اور یُوز آسف کی کتاب میں صریح لکھا ہے کہ یُوز آسف پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انجیل اُتری تھی۔ پس باوجود اس قدر دلائل واضحہ کے کیونکر اس بات سے انکار کیا جائے کہ یوز آسف دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے،،

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۲۱ ص۴۰۴)

(۲)......’’فی الواقعہ صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا ہے یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔ (تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ ص۱۰۰)

(۳)......’’وہ نبی جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گزرا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں۔ اور یسوع کے لفظ کی صورت بگڑ کر یوز آسف بننا نہایت قرین قیاس ہے۔ کیونکہ جب کہ یسوع کے لفظ کو انگریزی میں بھی جیزس بنا لیا ہے تو یوز آسف میں جیزس سے کچھ زیادہ تغیّر نہیں ’’ (حاشیہ راز حقیقت خزائن ج۱۴ ص۱۶۷)

(۴)......’’تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پاکر ضرور ہندوستان کا سفر کیا ہے اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبّت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے......اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا۔ اور محلّہ خان یار میں مدفون ہوئے ۔اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہو گئے‘‘

(راز حقیقت حاشیہ خزائن ج۱۴ ص۱۶۱)

(۵)......’’اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں کیونکہ نام یسوع کا بگڑا ہوا

ہے آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی اور اسکے معنے ہیں متفرق قوموں کو اکٹھا کرنے والا‘‘ (تبلیغ رسالت ص/۱۸۔۱۹)

مرزا صاحب کے مرید خاص مولوی نظام الدین اپنے ’’آقائے کونین‘‘ کی ہمنوائی کرتے ہیں۔

(۶)......(الف)......ہاں اس کتاب (اکمال الدین) میں بجائے یسوع کے یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے جو مخفف اور مرکب ہے دونا موں سے یعنی یسو ع بن یوسف‘‘ (ریویو ماہ اگست ۱۹۲۵ء ص۳۳)

(ب) یوز آصف کا وجہ تسمیہ یوز کی ’’ز‘‘ حرف ’’س‘‘ سے تبدیل شدہ ہے اور ’’س‘‘ کے آگے ’’و‘‘ حذف ہو چکی ہے پس اصل میں ’’یوسو‘‘ تھا جو سریانی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں اور آج کل ’’یسو‘‘ کہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ عیسیٰ کا اصل نام عبرانی میں ’’یوسع‘‘ ہو کیوں کہ عبرانی میں اس وقت یہ نام عام مروج تھا اور بائیبل میں ایسے نام آج بھی ہم کو نظر پڑتے ہیں پس ’’یوسع‘‘ کا ’’یوز‘‘ بن جانا آسان ہے اور یوز آسے سے یوسا بنا ہے اور صف یا آصف یا سف اور آصف مخفف ہے یوسف کا پس سارا نام یوز آصف مخفف ہے ’’یوسو یوسف‘‘ کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ یوسف کے ربیب تھے، اس لیے حضرت عیسیٰ کو بیٹا ہی کہتے تھے۔ چنانچہ انجیل اس بات کی شہادت دیتی ہے‘‘۔

(ریویو ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص۳۲)

مادر مرزائیت کا خلف الصدق مفتی محمد صادق مرزائی ارشاد فرماتے ہیں کہ:

(د)......پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے ’’ایسو گول تے کچھ نہ پھول‘‘ غالباً مروجہ زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے کول کا

www.khatmenubuwwat.org

لفظ بدل کر گول بن گیا اور اصل یوں تھا کہ ایسوکول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے، پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے، لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو کیوں کہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے‘‘ اخبار فاروق مورخہ ۱۱۔۱۸۔۲۵ رمئی ۱۹۱۶ء ص ۱۱)

مرزا صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

(۷)......’’یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پا کر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تئیں شہزادہ نبی کہتا ہے۔ چوتھا قرینہ یہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہ موجود ہیں جیسا کہ ایک کسان کی مثال‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۶۶)

www.khatmenubuwwat.org

مولوی غلام رسول مرزائی لکھتے ہیں کہ:

(۸)......’’مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کتاب اکمال الدین جس میں یوز آسف کا ذکر ہے اس کو حضرت مسیح نہیں سمجھتے بلکہ ہندوستان کے شاہزدوں سے ایک شاہزادہ سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ کوئی یوز آسف کے نام کا شاہزادہ بھی ہو چکا ہو جس کا نام ’’مسیح‘‘ کے اسی نام پر رکھا گیا ہو‘‘۔ (رسالہ التنقید ص ۲۵)

مولوی صادق حسین مرزائی اٹاوی فرماتے ہیں کہ:

(۹)......’’صاحب روضۃ الصفا نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے اور ان میں سے تین حواریوں کا نام یعقوب، تومان، شمعون بتایا ہے واضح ہو کہ یہ تومان حواری جس کا ذکر روضۃ الصفا میں لکھا ہے اور جو سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے ساتھ تھا وہی تھوما حواری ہے جس کے نسبت انسائکلو پیڈیا ببلیکا میں للکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا جیسا کہ ہم اوپر دکھلا چکے ہیں اب جب تومان یا تھوما حواری اس مہاجرانہ سفر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھا اور اس کی یعنی تھوما کی نسبت یہ امر مسلم ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تو ایسی حالت میں عقلاً یہ امر واجب التسلیم قرار پاتا ہے کہ ملک کشمیر میں پہنچ کر خانیار میں وفات پانے والے یوز آسف فی الحقیقت یسوع آسف ہے نہ کوئی اور‘‘۔

(کشف الاسرار ص ۳۸)

مرزا صاحب قادیانی رقمطراز ہیں کہ:

(۱۰)......’’کشمیر کی پُرانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا اور شاہزادہ کہلاتا تھا کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آ گیا تھا۔ اور بہت بڑھا ہو کر فوت ہوا اور اُس کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہیں اور شاہزادہ نبی بھی اور یوز آسف بھی۔ اب بتلاؤ کہ اس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کسر کیا رہ گئی‘‘

(تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۱)

نور: ان دس حوالجات میں مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کی تحریرات سے اس امر پر کافی روشنی پڑ گئی کہ یوز آسف جو یسوع کا مخفف و متغیر ہے دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اس لیے یسوع اور عیسیٰ مسیح درحقیقت ’’ابن مریم‘‘ ہی کے دو نام ہیں۔

ایک اور طرز

ایک اور طرز سے اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ یسوع و عیسیٰ مسیح دونوں ایک ہیں کیوں کہ مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور سری نگر محلّہ خانیار میں مدفون ہیں اور دراصل یہ قبر یوز آسف کی ہے جو ’’یسوع‘‘ کا مخفف ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام بھی کہتے ہیں چنانچہ ارشاد ہے:

(۱)......''جو سرینگر میں محلّہ خان یار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے''

(رازحقیقت خزائن ج ۱۴ص ۱۷۲۔ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ص ۱۶۔ ۵۸۔ ۷۵۔ دافع البلاء خزائن ج ۱۸ص ۲۳۵)

(۲)......''یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطۂ کشمیر ہے یعنی سری نگر محلّہ خانیار ہے اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پرانے کتبہ کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے''۔ (ریویو نمبر ۱۰ ج ۱ص ۴۱۹)

(۳)......''ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شاہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ اُسی کی قبر محلّہ خانیار میں ہے جو یوز آسف کی قبر کر کے مشہور ہے''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ص ۴۰۳)

(۴)......''اور اس کتاب (اکمال الدین) میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شاہزادہ نبی تھا اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا سو اس کتاب کے خاص سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یہ نبی جس کا نام یوز آسف ہے اور اسے عیسیٰ نبی بھی کہتے ہیں اور شاہزادہ نبی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں یہ بنی اسرائیلی نبیوں میں سے ایک نبی ہے جو اس پرانے زمانے میں کشمیر میں آیا تھا''۔ (ریویو بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۹)

(۵)......''اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور ومعروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے

ساتھ کھُل جائیگا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ا

اواضح ہو کہ ابھی مرزا نے آسف کے معنی غمگین کے بتائے ہیں جبکہ اس سے قبل لکھ چکا ہے'' آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے جو قوم کو تلاش کرنیوالا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گُم تھے کشمیر میں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا '' حالانکہ مرزا نے خود ہی یہ فیصلہ سنادیا ہے کہ''......شاہ عالم

ہے یعنی یسوع غمگین ہے۔ اسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے پھر اجنبی زبان میں بکثرت مستعمل ہو کر یوز آسف بن گیا۔ لیکن میرے نزدیک یسوع آسف اسم بامسمّٰی ہے،، (ست بچن حاشیہ خزائن ج ۱۰ص ۳۰۶)

(۶) اور جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے وہ (مسیح) کشمیر میں آکر فوت ہوئے اور اب تک نبی شہزادہ کے نام پر کشمیر میں اُن کی قبر موجود ہے۔ اور لوگ بہت تعظیم سے اُس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شہزادہ نبی تھا جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا اور اس شہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوعؔ کے کشمیر میں یوزؔ آسف کر کے مشہور ہوئے جس کے معنی ہیں یسوع غمناک''(مقدمہ کتاب البریہ خزائن ج ۱۳ص ۲۰)

(۷)......''وتو اتر علیٰ لسان اھلھا انہ قبر نبی کان ابن ملک و کان من بنی اسرائیل۔ وکان اسمہ یوز آسف ...... واشتھر بین عامتھم ان اسمہ الاصلی عیسیٰ صاحب وکان من الانبیاء۔ وھاجر الیٰ کشمیر ...... ثم معذ لک کان یوز آسف سمی کتابہ الانجیل وما کان صاحب الانجیل الا عیسیٰ ''(الہدیٰ خزائن ج ۱۸ص ۳۶۱)

www.khatmenubuwwat.org

(۸) اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں سیر کر کے آخری سری نگر محلّہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شاہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی‘‘ (ریویو ماہ دسمبر ۱۹۰۳ء ص/۳۳۸)

مرزا صاحب نے اپنی کتاب راز حقیقت خزائن ج ۱۴ کے ص ۱۷۱ پر یوز اسف کی قبر کا نقشہ بنایا ہے اور اس کی پیشانی پر جلی حرفوں سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ:

(۹)......’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں‘‘۔

(۱۰)......معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے اور جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی اس کا نام بشریٰ تھا جو انجیل کا عبرانی نام ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں ایک ہی شخص کے ہیں جس پر بشریٰ انجیل اتاری گئی تھی۔ (ریویو ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء ص/۴۷۱۔۴۷۲)

نور: مذکورہ بالا ان دس حوالجات سے بھی یہ امر قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حسب عقیدہ مرزا قادیانی سری نگر محلّہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے جو یوز اسف یا یسوع کے نام سے مشہور ہیں اور در حقیقت یہ دونوں نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے ہیں۔

اب یہ حقیقت عالم آشکارا ہو گئی کہ مرزا جی نے یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے انتہا توہین و تذلیل کی ہے اس لیے کہ حسب تحریرات مرزا یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ لہذا مرزا صاحب اور ان کی

امت کا یہ عذر لنگ کہ بے ادبی و گستاخی کے کلمات یسوع کے متعلق ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نہیں سراسر لغو و باطل ہے۔

ایک اور طرح

ایک اور طرح سے مرزا صاحب کی تحریرات سے اس کو ثابت کیا جاتا ہے کہ عیسیٰ مسیح، یسوع دونوں ایک ہیں کیوں کہ یہ امر ظاہر ہے کہ عیسائی اسی ’’ابن مریم‘‘ کو بخیال فاسد خدا و منجی کہتے ہیں جو بن باپ کے پیدا ہوئے اور حسب عقیدہ اہل اسلام، اللہ کے نیک بندہ و مقدس رسول و صاحب کتاب تھے۔ چناں چہ اسی ’’ابن مریم‘‘ کو مرزا جی نے کہیں عیسیٰ بن مریم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام لکھ کر عیسائیوں کا خدا و نجات دہندہ بتایا ہے اور کہیں یسوع ابن مریم، یسوع مسیح لکھا ہے جس سے یسوع و عیسیٰ کا ایک ہونا بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔

مرزا جی نے ذیل کی ان عبارتوں میں تحریر فرمایا ہے کہ عیسائی جن کو خدا کہتے ہیں ان کا نام ’’عیسیٰ علیہ السلام‘‘ ہے۔

(۱)......’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے مقدس، بڑے راستباز، بڑے برگزیدہ تھے۔ مگر اُن کو خدا کہنا (جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں) اس سچّے خدا کی توہین ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ سچ یہی ہے کہ وہ انسان تھے خدا نہیں تھے‘‘۔ (ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۶۹)

(۲)......’’انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گزرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی حضرت عیسیٰ خدا بنائے گئے‘‘۔ (چشمۂ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۲۶۶)

(۳) ’’نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا ٹھہرا رکھا ہے‘‘۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

(۴)......’’عیسائی صاحبان اس بات کے اقراری ہیں کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کامل خدا ہیں‘‘(نسیم دعوت خزائن ج ۱۹ص ۳۷۶)

(۵)......’’اور نہ ایسے عیسائی بن جائیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی تعلیم چھوڑ کر اس کو خدا بنادیا تھا‘‘۔(حقیقۃ الوحی حاشیہ خزائن ج ۲۲ص ۳۲۳)

اس کے علاوہ گذشتہ حوالجات کے ۸،۹،۱۰،۱۱،۱۳،۲۰، میں بھی مرزا جی نے تحریر کیا ہے کہ عیسائیوں نے جن کو خدا بنایا ہے ان کا نام پاک عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہے، اب ذیل کی عبارت میں ان کو عیسیٰ مسیح، یسوع بن مریم، کہتے ہیں جو ظاہر کررہا ہے کہ عیسیٰ و یسوع دونوں ’’ابن مریم‘‘ ہی کے نام ہیں لکھتے ہیں کہ:

الف......’’اُس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسُوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا ہے......جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں (عیسائی) لوگ حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ اُنکو خدا بنادیا‘‘۔

(دعوت ملحقہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ص ۶۱۸)

ب......’’سو مسیح عیسیٰ بن مریم کی نسبت رجعت کا جو عقیدہ ہے اُس عقیدہ کے موافق عیسیٰ مسیح کی آمد ثانی کا یہی زمانہ ہے‘‘(تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۹)

ج......’’حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے اُن کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں‘‘۔(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ص ۱۳۳)

ایک اور ثبوت:

عیسیٰ مسیح، یسوع کے ایک ہونے کا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح بھی ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

’’اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح یعنی نبی سیاح ہونا بھی اُنکی موت پر دلالت کرتا ہے‘‘۔(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ص ۲۷۳)

اس کے بعد مرزا صاحب نے عیسائیوں کے دوسرے عقیدہ کفارہ و نجات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے اسی مسیح ابن مریم کے نام سے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ:

الف......’’پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت میں مسیح ابن مریم کو ہی منجی قرار دے چکے ہیں‘‘۔(کشتی نوح خزائن ج ۱۹ص ۹)

ب......’’عیسائیوں کی طرح آخری دوڑ صرف مسیح کے کفارہ تک ہے وبس‘‘۔(چشمۂ معرفت خزائن ج ۲۳ص ۳۱۳)

نور: مرزا صاحب کی ان تحریرات سے یہ بات بالکل ظاہر ہوگئی کہ عیسائی جن کو منجی و کفارہ قرار دے چکے ہیں ان کو عیسیٰ مسیح کہتے ہیں۔ اب مرزا جی کی ایک دوسری تحریر ملاحظہ فرمائیے جس میں آپ نے حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم (جن کو عیسائی نجات دہندہ و کفارہ بنا چکے ہیں) کا تیسرا نام یسوع رکھ کر عیسائیوں کے کفارہ و نجات کی تردید کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ’’اِس میں کیا شک ہے کہ یسوع کا منجی ہونا عیسائیوں کا صرف ایک دعویٰ ہے جیسا کہ وہ دلائل عقلیہ کے رُو سے ثابت نہیں کر سکے‘‘۔اس پر آپ حاشیہ چڑھاتے ہیں:

’’اگر عیسائیوں کا یہ خیال ہو کہ یسوع نے روحانی طور پر لوگوں کو گناہوں سے نفرت دلائی تو اس بات میں یسوع کی کچھ خصوصیت نہیں تمام نبی اسی غرض سے آیا کرتے ہیں کہ حتی الوسع لوگوں کی اخلاقی اور عملی اور اعتقادی حالت کی اصلاح کریں اور انکے کوششوں کے اثر بھی ضرور ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ دعویٰ ہے کہ گناہوں کی سزا صرف یسوع کے ذریعہ سے ٹلی تو اس پر کوئی دلیل نہیں‘‘۔

(حاشیہ ایام الصلح خزائن ج ۱۴ص ۲۹۲)

نور: جب کہ’’مرزا آنجہانی‘‘ کی تحریری شہادت سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہوگیا کہ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کا دوسرا نام’’یسوع‘‘ بھی ہے تو پھر اس کے بعد یہ کہنا کہ ’’مسیح کی شان میں کوئی کلمہ گستاخی کا نہیں کہا گیا‘‘ سراسر کذب بیانی اور نفاق پرور ایمان کا بدترین مظاہرہ کرنا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ علاوہ ازیں جب قادیان کے یہ’’نئے نبی جی‘‘

www.khatmenubuwwat.org

یسوع کو ایک مقدس نبی مانتے ہیں جیسا کہ حوالہ بالا کی خط کشیدہ عبارت سے ظاہر ہے تو اس صورت میں باوجود ''یسوع اور عیسیٰ'' کی تفریق کے یسوع کی توہین کرنا اضاعت ایمان کا سبب اور غضب الٰہی کا باعث ہے۔ لہذا بہرصورت مرزا جی اور ان کی امت کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔

بہر رنگ کہ خواہی جامہ می پوش　　　من انداز قدرت را می شناسم۔

ایک اور ثبوت:

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) پیدائش میں بھی اکیلے نہیں تھے بلکہ ان کے ایک ہی ماں سے کئی ایک حقیقی بھائی و بہنیں تھیں۔

(الف)...... ''پھر نہ معلوم نادان لوگوں کو حضرت عیسیٰ سے کیسی مشرکانہ محبت ہے کہ آنحرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم تو قبول کر لیتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ کا مجروح اور زخمی ہونا ان کی شان سے بلند تر سمجھتے ہیں اور شور ڈالتے ہیں کہ انکی نسبت ایسا کیوں کہتے ہو اور ان کو تمام دنیا سے الگ ایک خصوصیت دینا چاہتے ہیں۔ وہی آسمان پر چڑھ کر پھر زمین پر اُترنے والے۔ وہی اسقدر لمبی عمر پانے والے۔ مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ کو) پیدائش میں اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں''۔

(حاشیہ براہین احمدیہ خزائن ج۲۱ص۲۶۲)

نور: مرزا جی نے عبارت بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو بعقیدہ اہل اسلام مقدس رسول اور اپنی ماں کے اکلوتے بیٹے اور زندہ آسمان پر موجود ہیں) پر یہ افتراء کیا کہ آپ کے کئی حقیقی بھائی و بہنیں تھیں مگر ذیل کے حوالہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے یسوع کا نام لکھ کر بتایا کہ عیسیٰ اور یسوع دونوں ایک ہیں، فہو المراد۔ فرماتے ہیں کہ:

''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور

www.khatmenubuwwat.org

بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں''۔

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۱۸)

ایک اور ثبوت:

مرزا صاحب نے بعض جگہ ''ابن مریم'' کا عیسیٰ مسیح کا نام رکھ کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نہ خدائی کی دلیل ہوسکتی ہے اور نہ اس میں کچھ ان کی خصوصیت ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

الف...... ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی خصوصیت کے بارے میں صرف ایک بات پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ پیدا ہوا ہے تو خدا تعالیٰ نے فی الفور اُس کا جواب دیا۔ اور فرمایا۔ اِنّ مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم...... یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم، کی مثال ہے''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج۲۱ص۳۹۷)

ب...... '' عیسائیوں کو یہ دعویٰ تھا کہ بے باپ ہونا حضرت مسیح کا خاصہ ہے اور یہ خدائی کی دلیل ہے''۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ص۲۰۸)

نور: مندرجہ بالا حوالجات میں ''ابن مریم'' کا نام حضرت عیسیٰ و مسیح صاف طور پر لکھا ہے ذیل کی عبارت میں عیسیٰ کی بجائے ''یسوع'' لکھتے ہیں جو عیسیٰ اور ''یسوع'' کی وحدت شخصی پر دلالت کر رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

''اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے ''یسوع'' کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ...... یعنی عیسیٰ کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے'' (چشمۂ معرفت خزائن ج۲۳ص۲۲۷)

ناظرین کرام! جب مرزا صاحب اور ان کی امت کے سربرآوردہ لوگوں کی متعدد شہادتوں اور اس کی مختلف نوعیتوں سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا

السلام کے اکلوتے صاحبزادے ہی کو عیسیٰ مسیح ، یسوع، کہتے ہیں تو پھر یہ عذر لنگ پیش کرنا کہ یسوع کی توہین کی گئی ہے اور عیسیٰ کی نہیں یا یہ دونوں الگ الگ دو مختلف شخص ہیں سراسر بے ایمانی و بددیانتی نہیں ہے تو کیا ہے؟۔ اور جب کہ حسب اقرار مرزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مغلظات استعمال کی گئیں اور نہایت گھنونے وگندے الزامات ان پر لگائے گئے تو اب کسی طرح سے بھی مرزائیوں کے ''رسول'' کا ایمان سلامت نہیں رہا۔ کیوں کہ قادیانی رسول کہتے ہیں:

''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے...... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی''

(ضمیمہ چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

یسوع کا ذکر قرآن میں

مرزائی اوران کے ''پیغمبر'' یہ عذر لنگ بھی اپنی پردہ پوشی و عصمت کے لیے پیش کرتے ہیں کہ یہ بدگوئیاں وفحش کلامیاں اس ''یسوع'' کے حق میں کی گئیں جس کا ذکر قرآن میں نہیں۔ اگرچہ مرزا صاحب کی تحریرات وتصریحات سے اس امر کے ثابت ہو جانے کے بعد کہ یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہیں، اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ یسوع کا ذکر قرآن مجید میں ثابت کیا جائے۔ اس لیے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مبارک قرآن مجید میں متعدد جگہ ہے تو پھر کیوں کر کہا جاسکتا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن شریف میں نہیں تاہم ''دروغ گورا تا بخانہ رسانید'' کے سلسلہ میں خود قادیانی نبی کی تحریر سے اس امر کا ثبوت پیش کیا جارہا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن میں ہے۔ ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں کہ:

(۱)......''اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ''یسوع'' کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ...... یعنی عیسیٰ کی مثال خدا تعالیٰ کے

www.khatmenubuwwat.org

نزدیک آدم کی ہے'' (چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷)

مرزا صاحب اس ذیل میں کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے'' لکھتے ہیں کہ:

(۲)......''یہود کو بھی پختہ ظن سے اس بات کا دھڑکا تھا کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا۔ چنانچہ اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ بھی قرآن شریف میں فرماتا ہے ۔ وما قتلوہ یقیناً یعنی یہود قتل مسیح کے بارے میں ظنّ میں رہے''۔

(ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۲)

(۳)......'' یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم بھی کہو کہ وہ بے باپ پیدا ہوا''۔ (ریویو اپریل ۱۹۰۲ء ص ۱۵۹)

مرزا صاحب کا یہ خیال بلکہ عقیدہ ہے کہ جو قبر سری نگر محلّہ خانیار میں یوز اسف یا ''یسوع'' کے نام سے مشہور ہے وہ بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جیسا کہ تحریرات مرزا سے اس کا ثبوت گذر چکا ہے اور اسی یسوع یا یوز آسف والی قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ثابت کرتے ہوئے اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ:

(۴)......''خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ) مرگیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واٰوینا هما الیٰ ربوۃ ذاتِ قرار ومعین یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفّا پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے''۔

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴)

ان تمام حوالجات سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں ہے۔ لہٰذا مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ کہنا کہ ''یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں'' سراسر لغو و باطل، خلاف

دیانت وامانت ہوا۔ اگر بالفرض اس امر کو تسلیم کرلیا جائے کہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں تو اس سے کیا مرزا صاحب کو شرعی واخلاقی حق حاصل ہوگیا کہ وہ یسوع پر گوناگوں عیوب والزامات لگائیں؟ اور طرح طرح کی مغلظات ان کی شان میں استعمال کریں، ۔ ہرگز نہیں۔ کیوں کہ کسی کو راستباز وصادق نبی ماننے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کا ذکر قرآن میں ہو جیسا کہ مرزا جی ''کرشن'' کو نبی مان کر ان کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں![1]

[1] ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں'' (تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ص۵۲۱) مصنف

حالانکہ قرآن مجید میں نہ کرشن کا ذکر ہے اور نہ ان کی نبوت کا۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں، مگر قرآن مجید میں صرف چند انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے تو اس سے کیا جائز ہے کہ باقی انبیاء کی اس وجہ سے توہین وتحقیر کی جائے کہ ان کا نام اور ذکر قرآن میں نہیں ہے؟۔

اور مرزا صاحب کا عیسائیوں کے بیان کردہ احوال وصفات کی وجہ سے ''حضرت یسوع'' کو برا بھلا سب وشتم کرنا نہ صرف اصول اسلامی واخلاقی کے خلاف ہے؛ بلکہ اپنے قواعد وضوابط کے بھی خلاف ہے فرماتے ہیں:

''منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ دُنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں۔ اور استحکام پکڑ گئے ہیں۔ اور ایک حصّہ دُنیا پر محیط ہوگئے ہیں۔ اور ایک عمر پاگئے ہیں۔ اور ایک زمانہ ان پر گذر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیّت کے رُو سے جھوٹا نہیں۔ اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے''۔
(تحفہ قیصریہ خزائن ج۱۲ص۲۵۶)

اس کے آگے لکھتے ہیں:

''اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہئے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزّت کی نگاہ

سے دیکھیں اور ان کو سچّا سمجھیں جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر وہ دعویٰ ان کا جڑ پکڑ گیا۔ اور اُن کا مذہب دُنیا میں پھیل گیا۔ اور استحکام پکڑ گیا۔ اور ایک عمر پا گیا''۔ (تحفہ قیصریہ خزائن ج۱۲ص۲۵۸)

پھر صفحہ ۷ میں لکھتے ہیں:

''پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے۔ کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دِلوں میں ان کی عزّت اور عظمت بیٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے۔ یا چینیوں کے مذہب کے یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے''۔ (تحفہ قیصریہ خزائن ج۱۲ص۲۵۹)

www.khatmenubuwwat.org

مرزا صاحب کے اس اصول کے رو سے عیسائیوں کے ''یسوع'' بھی سچے اور راستباز وصادق ٹھہرتے ہیں کیونکہ صدہا سال سے آپ کے پیروکار چلے آتے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر آپ کا مذہب محیط ہے اور کروڑ ہا دلوں میں آپ کی عظمت ومحبت ثبت ہے اور عیسائی مذہب کے ایک ''مقدس پیشوا'' ہیں۔ اس لیے اگرچہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں مگر اس لحاظ سے کہ وہ عیسائیوں کے ایک ''مقدس پیشوا'' ہیں ہر طرح کی تکریم وتعظیم کے لائق تھے۔ جیسا کہ مرزا آنجہانی کہتے تو ہیں کہ ہم ہر مذہب کے پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں، لیکن آپ کی عزت کی نگاہوں کا حشر یہ ہے کہ چراغ داشتہ جرأت کے ساتھ عیسائیوں کے ''برگزیدہ پیشوا یسوع'' کی علی الاعلان توہین کرتے

ہیں اور ایسے گندے وسڑے الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ ایک غیرت مند انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

باین ہمہ مرزائیت کے نمک خوار اپنے ''نئے رسول'' کی ''بدگوئیوں وگالیوں'' کو پوشیدہ کرنے میں اس ڈھٹائی وبیباکی سے مصروف ہیں کہ کیا مجال ہے کہ ان کی ''جبین حمیت'' پرعرق انفعال کا کوئی قطرہ نمودار ہوجائے، حالانکہ توہین انبیاء کا ان کے چہرہ پر ایک ایسا بدنما داغ ہے کہ وہ اس دنیا میں منہ دکھانے کے لائق نہ تھی، مگر...... ہرچہ خواہی کن کے ماتحت توجہات باطلہ میں اس طرح سے الجھے ہوئے ہیں جس سے گلوخلاصی قیام قیامت تک ممکن نہیں۔

عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے لحاظ سے بھی یسوع فرضی نہیں حقیقی ہے

مرزا صاحب کے عذر لنگ کا تیسرا حصہ یہ تھا کہ عیسائیوں اور پادریوں نے جو صفات یسوع کے بیان کئے ہیں اس کے رو سے کوئی یسوع حقیقی نہیں بلکہ فرضی ہے اس لیے جو کچھ بدزبانیاں وسخت کلمے استعمال کئے گئے ہیں، ایک فرضی شخص کے حق میں ہیں جو کسی طرح قابل اعتراض نہیں لیکن خود مرزا صاحب ہی اپنے ہاتھوں سے اس عذر کو بھی دفن کرتے ہیں۔

(۱)......''اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے (مرزا) اِس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہائت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے ۔اور ان میں سے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں۔اور ان میں سے ہے جنکو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا۔اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ہاں خدا سے واصل ہے اور ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں''۔(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۲)

www.khatmenubuwwat.org

(۲)......''جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے۔ وُہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے۔گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائداد کیطرح ہے۔اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے۔کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے۔اور یسوع کی مجھ میں''۔

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۵)

نور: مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا عبارت خود ان کے اس ''عذر لنگ کو کہ یہ بدگوئیاں ایک فرضی یسوع کے حق میں ہیں'' خاک میں ملارہی ہے۔کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عیسائی جس ''یسوع'' کو خدا بنا کر اس سے محبت کرنے کا دعوی کرتے ہیں وہی ''یسوع'' مسلمانوں کے نزدیک ایک برگزیدہ وہ مقبول بندہ ہے اور وہ بھی اسی سے محبت کرتے ہیں۔گویا بلحاظ محبت وعزت ''یسوع مسیح'' مسلمانوں اور عیسائیوں میں ایک مشترک جائیداد ہیں کہ ہر دو مذہب کے پیروکار ''یسوع مسیح'' کی تکریم وتعظیم میں مساویانہ طور پر حصہ وار، وشریک کار ہیں۔مگر چونکہ مرزا صاحب بقول خود ''یسوع'' سے بہت زیادہ مانوس تھے اور ان میں باہمی خوب محبت والفت تھی اسلئے خصوصیت سے آپ ان کی عزت ومحبت تعظیم وتکریم زیادہ حق رکھتے تھے جس کا ''نتیجہ'' ان گندی گالیوں کی شکل میں نمودار ہوچکا ہے جس کو ہر غیرت مند انسان دیکھ کر لرزہ براندام ہوجاتا ہے۔

خفائیں ہم پہ کیں اتنی مہربانی کی حالت میں
خدا جانے اگر تم خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

جب کہ مرزا قادیانی عسائیوں کہ ''یسوع'' کو بھی لائق تکریم وتعظیم مانتے ہیں جس کی جانب بہت سے باطل امور منسوب کئے گئے ہیں تو پھر آپ کا عیسائیوں کے اسی ''یسوع'' کو فرضی شخص سمجھ کر اس کی توہین وتنقیص کرنا مضحکہ خیز اختلاف بیانی ورسوائے عالم بے ایمانی کی ایک ایسی بدترین مثال ہے جو سلسلہ دنیاں کی کسی حصہ میں (سوائے قادیان کے) نہیں پائی جاتی۔

غرض یہ کہ مرزا صاحب کا یہ عذر بارد بھی کسی طرح سے قابل پذیرائی ولائق التفات نہیں رہا۔علاوہ ازیں چونکہ مرزا صاحب عیسائیوں کے یسوع سے عشق ومحبت کا دم بھرتے تھے اس لیے وہ از راہ محبت عیسائیوں کی ان تمام ناجائز باتوں کو جو ان کی طرف منسوب تھیں کسی طرح گوارہ نہ کر سکے اور ان تمام انتسابات سے اپنے محبوب یسوع کو پاک وبری قرار دیکر کہا کہ وہ ایک مقدس ومعزز خدا کے مقبول بندے ہیں جن کی عزت وناموس پر حملہ نہیں کرنا چاہئے اس لیے باوجود عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے ’’یسوع‘‘ لائق تعظیم وتکریم ہے۔ سنئے فرماتے ہیں کہ:

’’اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو۔ تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزّت پر حملہ کریں۔ اور نہ یہ کہ اس کو بُرے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وُہ نبی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے کروڑ ہا انسانوں میں عزّت پا گیا۔ اور صدہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزّت نہ پاتا‘‘۔ (تحفہ قیصریہ خزائن ج۱۲ ص۲۶۰)

(۲) ’’اگر ہم اُن کے مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس کے پابندوں کے بدچلنیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں۔ تو ہمیں نہیں چاہئے کہ وہ سب داغ ملالت اُن مذاہب کے بانیوں پر لگا دیں۔ کیونکہ کتابوں کا محرّف ہو جانا ممکن ہے۔ اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہو جانا ممکن ہے‘‘۔

(تحفہ قیصریہ خزائن ج۱۲ ص۲۵۸)

مرزا صاحب کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنے اس اصول کی پابندی کرتے اور یسوع کو عیسائیوں کے ان تمام بیان کردہ صفات سے حسب تحریر خود پاک سمجھ کر ان کی عزت کرتے۔ مگر اللہ رے دلیری وشوخ چشمی کہ مرزا صاحب کی ’’زبان مبارک‘‘ بڑی تیزی

سے دیدہ ودانستہ یسوع کی بدگوئیوں میں مصروف ہے اور اپنے لیے ثواب آخرت کا ذخیرہ کر رہی ہے اور شرم وندامت کی جھلک تک نہیں پائی جاتی۔ مرزا جی! ایک ’’پیغمبر‘‘ کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی۔ ان باتوں کا تصوّر کر کے بدن کانپتا ہے‘‘۔ ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج۲۱ ص۲۷۸۔

اور جب کہ مرزا جی کا یہ بیان ہے کہ میں کئی مرتبہ یسوع مسیح سے ملاقات کر چکا ہوں اور عیسائیوں کے عقائد وغیرہ کی لغویت خود یسوع کی زبانی سن چکا ہوں تو اس کے بعد ’’یسوع‘‘ اور بھی قابلِ عزت ولائق احترام ہو جاتے ہیں؛ لیکن بایں ہمہ خود ان کی زبان فحش گوئیوں میں مصروف رہی تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ’’ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا‘‘۔ خاتمہ چشمۂ معرفت خزائن ج۲۳ ص۳۸۶۔

فرماتے ہیں کہ:

’’خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو مَیں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفّارہ اور تثلیث اور ابنیّت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے‘‘۔

(تحفہ قیصریہ خزائن ج۱۲ ص۲۷۳)

(۲) ......’’مَیں جانتا ہوں کہ جو کچھ آجکل عیسائیت کے بارے میں سکھایا جاتا ہے۔ یہ حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دُنیا میں پھر آتے۔ تو وُہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہ کر سکتے‘‘

(تحفہ قیصریہ خزائن ج۱۲ ص۲۷۴)

جب مرزا صاحب کو اپنی کشفی بیداری میں یسوع کی زبان سے سن کر یہ معلوم ہو گیا تھا

www.khatmenubuwwat.org

کہ یسوع عیسائیوں کے بیان کردہ احوال وصفات سے بالکل پاک وبری ہے تو وہ ہر طرح کے اکرام واعزاز کے لائق تھے اور مرزا صاحب کا یہ اخلاقی وشرعی فرض تھا کہ ان کی تکریم وتعظیم کرتے اور مدح وثنا میں رطب اللسان رہتے۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے دیدہ ودانستہ عیسائیوں کے یسوع کو گالیاں دے کر توہین وتحقیر کی ہے، تو کیا یہ انتہائی فتنہ انگیزی وبے ایمانی اور امن وصلح کے ساتھ دشمنی کرنا نہیں ہے؟۔ جیسا کہ خود تحریر کرتے ہیں کہ:

''پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر بُرا کہتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز اور کوئی اور بات نہیں''۔

(تحفہ قیصریہ خزائن ج۱۲ص۲۶۰)

الحمد للہ کہ مرزائیت اور اس کے ''بانی'' وہ تمام اعذار جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت کے سلسلہ میں یسوع وعیسیٰ کی تفریق کے ساتھ پیش کر کے اپنی گندہ دہنیوں کو پوشیدہ کرنا چاہتے تھے وہ خود حریف ہی کے ہتیاروں سے پاش پاش کردئے گئے جس سے اصل حقیقت ''اہانت عیسیٰ'' کی معہ اپنے خدوخال کے منصۂ شہود پر آگئی۔ البتہ اس سلسلہ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ پادریوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نہایت ناپاک الفاظ استعمال کئے تھے اور شب وروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص میں مصروف رہتے تھے اور مرزا صاحب نے عشق محمدی وحبّ نبوی میں اتنا بڑا کمال حاصل کیا تھا کہ بروز محمد بن گئے تھے اس مجبوری سے آپ نے ترکی بہ ترکی عیسائیوں کو جواب دیا جیسا کہ خود مرزا صاحب کہتے ہیں:۔

''ہمیں پادریوں کے یسُوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ اُن کے یسُوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں اجو میرے نام بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو...... بہت

www.khatmenubuwwat.org

گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مُردار اور خبیث فرقہ نے جو مُردہ پرست ہے ہمیں اس بات کے لئے مجبور کردیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسُوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج۱۱ص۲۹۲ تا ۲۹۳)

(۲)...... اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں اور عہد کرلیں آئندہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہوگی ورنہ جو کچھ کہینگے اس کا جواب سُنینگے''

(حاشیہ انجام آتھم خزائن ج۱۱ص۲۹۲)

(۳)...... ''میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں''

(اشتہار واجب الاظہار، خزائن ج۱۳ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۴۶۶)

(۴)...... ''اور مَیں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حدِ اعتدال سے بڑھ گئی۔ اور بالخصوص پرچہ نُور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لُدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں۔ اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ...... مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دِل میں پیدا ہوا۔ کہ مبادا مسلمانوں کے دِلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ ان کلمات سے سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔ تب مَیں نے اُن جوشوں کے ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے۔ تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہوجائیں اور مُلک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو تب مَیں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی۔...... کیونکہ عوض معاوضہ

کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا“ (تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۴۹۰)

جواب

مرزا صاحب اور ان کی امت کا یہ عذر بھی سراسر غلط اور غیر معقول اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے کیونکہ اسلام نہ صرف تمام انبیاء علیہ السلام کی تعظیم وتکریم کی تعلیم دیتا ہے بلکہ کافروں کے باطل معبودوں اور بتوں کو بُرا بھلا و سب وشتم سے بھی روکتا ہے۔ اگر عیسائیوں نے از راہ جہالت وخباثت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بدزبانی و گندہ ذہنی سے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا تو کسی مسلمان کو یہ حق ہرگز نہیں حاصل ہے اور نہ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بدزبانی کر کے اپنے متاع ایمان کو برباد کردے۔ چنانچہ مرزا صاحب بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ:

”مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ تو ایک مسلمان اُس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دِلوں میں دُودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وُہ جیسا کہ اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔“ (تریاق القلوب خزائن ج ۱۵ ص ۴۹۱)

بلکہ مرزا صاحب اس طریق جواب کو جاہلانہ وسفیہانہ حرکت بلکہ ”کُت پن“ کہتے ہیں۔

(۱)......”واضح ہو کہ کسی شخص سے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف نسبت کرتے ہیں حضرت امام حسین کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت امام حسین علیہ السلام بوجہ اس کے کہ اُس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد

تبرے اور لعن وطعن میں مجھے بھی شریک کرلیا ہے اس لیے کچھ تعجب نہیں کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں“ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۴)

(۲)......”ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے ”کت پن“ نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی ”کت پن“ کی مثال لازم آئے گی“۔
(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۳)

اس کے علاوہ مرزا صاحب کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ:

www.khatmenubuwwat.org

(۳)......”ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات ومجادلات میں یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دُکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں“۔
(شحنۂ حق خزائن ج ۲ ص ۳۲۴)

(۴)......”عیسائیوں کی کتاب امہات المومنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے......دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے لیکن ہم نے محض اس حیا کے تقاضا سے جو مومن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا“ (ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۲۲۸)

اس دعویٰ کے ساتھ ہی ساتھ ”قادیان کا مصلح اعظم“ اپنی جماعت نصیب کرتا ہے کہ اے مرزائیو!

"تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے"۔

(ازالہ اوہام خزائن ج۳ص ۵۴۷)

(۵)......"کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو" (کشتی نوح خ ج۱۹ص ۱۱)

اس دعویٰ ونصیحت کے بعد مرزاجی کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ گالی کے جواب میں گالی دیتے یا سختی کے مقابل میں سختی کرتے۔ مگر بایں ہمہ آپ نے اس خطرناک وجاہلانہ روش کو اختیار کر کے اپنے اصول وقواعد کے بھی خلاف کیا اس لیے یہ عذر لنگ بھی نا قابل پذیرائی ہے بلکہ ایک فریب دہی وحیلہ سازی ہے۔

مرزائی جماعت تنگ آکر یہ بھی کہتی ہے کہ مرزا صاحب نے جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے وہ سب عیسائیوں کو الزام دینے کے لئے کہا ہے۔ جیسا کہ قادیانیت کے شمس مولوی جلال الدین اپنی کتاب مقدمہ بھاولپور ص ۱۴۱/۲ میں لکھتے ہیں کہ

"پس متکلمین کا یہ طریق ہے کہ وہ مدمقابل کے عقاید کو مدنظر رکھ کر الزامی جواب دیا کرتے ہیں اور یہی طریق حضرت مسیح موعود نے اختیار کیا۔ چنانچہ فرمایا اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں اُسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل کرتے ہیں"۔

مگر مرزائیت کا یہ بھی ایک دلفریب حیلہ ہے جو اپنے "پیغمبر" کی بدزبانیوں کو پوشیدہ کرنے کے لئے تراشا گیا ہے۔ کیونکہ الزامی جوابات میں مخاطب کے مسلمہ اصول وعقاید کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اس کو اس طرز بیان، انداز گفتگو، قرائن تکلم سے پیش کیا جاتا ہے کہ معلوم ہو جائے کہ اس میں متکلم کے عقاید واصول کو کچھ بھی دخل نہیں اور محض مخاطب کو اس کے مسلمات سے الزام دینا مقصود ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی وہ تمام توہین آمیز تحریرات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہیں نہ تو اس میں عیسائیوں کے مسلمات کا

www.khatmenubuwwat.org

ذکر ہے اور نہ آپ کا انداز بیان ہی کچھ شگفتہ وشستہ ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متکلم اپنے عقیدہ کو بغض وعناد کے ماتحت پیش کر رہا ہے۔ ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ اپنے "بانی" کے ان گندے وگھناؤنے الزامات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں تراشے گئے ہیں حقائق ودلائل کی روشنی میں ثابت کرے کہ عیسائیوں کے یہ مسلم عقیدے ہیں۔

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح (معاذ اللہ) شرابی، کاذب، ہیجڑے اور ان کی نانیاں و دادیاں زنا کار تھیں۔ اسیطرح وہ تمام تر الزامات جو گذشتہ صفحات میں ذکر کئے گئے وہ عیسائیت کے عقیدہ میں داخل ہیں۔ پھر مرزا صاحب کی ان بدزبانیوں وفحش گوئیوں کو کیونکر الزامی جوابات کا رنگ دیا جا سکتا ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی مایہ ناز کتاب "اعجاز احمدی" میں (جو مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ودیگر علماء اسلام کے مقابلہ میں اپنی شکست چھپانے کے لئے لکھی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جیسی کچھ توہین وتذلیل کی گئی ہے اسکے متعلق یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہفوات الزامی ہیں۔ کیونکہ اس میں صرف وہ علمائے اسلام مخاطب ہیں جن کے مسلمات وعقائد میں سے وہ امور ہرگز نہیں ہیں بلکہ سیاق وسباق وانداز تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے مذہبی عقیدہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ آپ لکھتے ہیں کہ:

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج۱۱ص ۲۹۰)

ناظرین! انصاف سے فرمایئے کہ مرزا صاحب جس بات کو حق کہہ رہے ہیں کیا یہ الزام ہے یا اظہار عقیدت؟۔ اسی طرح "ازالہ اوہام" میں جتنی کچھ وجیسی کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے اس میں بھی اسلامی علماء وصوفیاء وسجادہ نشین ہی مخاطب ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب کی یہ ژاژ خائیاں وبدگوئیاں کیسے الزامی جوابات پر محمول ہو سکتیں ہیں؟۔ بلکہ حقیقت یہ ہے چونکہ مرزاجی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا "رقیب" خیال کر

رکھا تھا؛اس وجہ سے یہ تمام باتیں بغض وعناد کے ساتھ عقیدے کے رنگ میں ظاہر ہوئیں۔

چنانچہ عیسائی مذہب کے مسلّم مناظر پادری عبدالحق صاحب پروفیسر امریکن کالج سہارنپور نے مرزا صاحب کے تمام بہتانات کی تردید میں ''رد بہتان قادیانی'' لکھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان بہتانوں سے برأت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ الزامات صرف مرزا صاحب کے دماغ کی پیداوار ہیں۔عیسائیت ایسی گندگیوں سے پاک ہے اور ایسے بدگو پر لعنت بھیجتی ہے۔

جب مرزائیت کی یہ حیلہ سازیاں وفریب کاریاں جن کو اپنے ''پیغمبر'' کی پاک دامنی و عصمت کے برقرار رکھنے کے لئے تراشی تھیں پادر ہوا ہوئیں،تو عاجز ومجبور ہوکر،مگر بڑی جرأت وجسارت سے یوں گویا ہوئی کہ یہودیوں کا وہ نامسعود فرقہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عدو مبین اور بدترین دشمن ہے،اس نے جو کچھ الزامات واتہامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدس پر لگائے تھے؛اس کو مرزا جی نے یہودیت کا روپ بدل کر عیسائیوں پر بطور حجت والزام کے پیش کیا ہے۔جیسا کہ فرماتے ہیں:

''ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلافِ شان ان کے نکلا ہے والزامی جواب کے رنگ میں ہے۔اور دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔'' (حاشیہ چشمۂ مسیحی خزائن ج۲۰ص۳۳۶)

حالانکہ یہ عذر لنگ بھی سب سے بدتر اور ''کرشن قادیانی'' کی اخلاقی گناہوں و بدزبانیوں کے سربمہر لفافے کو برسر راہ چاک کر رہا ہے۔کیونکہ مرزا صاحب کو بھی اس امر کا اقرار ہے کہ یہودی حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کے شدید دشمن ہیں۔چنانچہ تحفہ گولڑویہ ص۲۰۳ میں لکھتے ہیں کہ:

''اور عیسی مسیح کے دوگروہ دشمن تھے ایک اندرونی گروہ یعنی وہ یہودی جنہوں نے اس کو صلیب دیکر مارنا چاہا'' (تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ص۳۰۴)

اس کے آگے ص۲۲۵ میں فرماتے ہیں:

''اور یہودیوں کا بڑا واقعہ......یہی واقعہ تھا جوانہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کافر ٹھہرایا اور اس کو ملعون اور واجب القتل قرار دیا اور اس کی نسبت سخت درجہ پر غضب اور غصہ میں بھر گئے۔'' (خ۱۷ص۳۲۸)

اوراسی کے ص۱۰۶ میں لکھتے ہیں کہ

''یہودیوں کے مغضوب علیہم ہونے کی بڑی وجہ جسکی سزا ان کو قیامت تک دی گئی اور دائمی ذلّت اور محکومیت میں گرفتار کیئے گئے یہی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسی کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ کے نشان بھی دیکھکر پھر بھی پورے عناد اور شرارت اور جوش سے اُن کی تکفیر اور توہین اور تفسیق اور تکذیب کی اور اُن پر اور اُن کی والدہ صدیقہ پر جھوٹے الزام لگائے'' (خ ج۱۷ص۱۹۸)

اس کے ساتھ ہی کرشن قادیانی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:

''جو بات دشمن کے مُنہ سے نکلے وُہ قابلِ اعتبار نہیں''

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۳۴)

www.khatmenubuwwat.org

اس لیے مرزا جی کا یہودیت کا بھیس بدل کر،حضرت مسیح علیہ السلام کے دشمن یہودیوں کے ناقابل اعتبار الزامات وبے بنیاد اتہامات کو ان عیسائیوں اور مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا جن کے نزدیک اس کی حقیقت پرکاہ ''ونقش برآب'' سے بھی گئی گذری ہے پرلے درجے کی بے ایمانی ومجرمانہ خیانت کاری ہے اور اپنی خبث باطنی وگندہ ذہنی کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں جبکہ خود مرزا آنجہانی یہودیوں کی اِن ناجائز تہمتوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاک وبری سمجھتے ہیں اور ان کو غیر معتبر وتمسخر کہتے ہیں تو اس کے بعد پھر آپ کا ان الزامات واتہامات کو ایسی قوم کے سامنے بطور حجت والزام کے پیش کرنا جو کسی طرح اس کو مسلّم نہیں؛ دانستہ ایماں سوز کاروائیاں وخیانت کاریاں نہیں ہیں اور کیا ہیں؟۔لکھتے ہیں کہ:

(۱)......''ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ

عورت پر آپ (مسیح ابن مریم) عاشق ہو گئے تھے۔لیکن جو بات دشمن کے مُنہ نکلے وہ قابلِ اعتبار نہیں۔آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔خبیث ہیں وُہ لوگ جو آپ پر تُہمتیں لگاتے ہیں''۔(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

لیکن مرزائیو! جو ان تہمتوں کو بار بار نقل کرے وہ کون ہے؟۔

(۲)......''حضرت مسیح کا ایک عورت سے عطر ملوانا بہت عمدہ فعل ہے اس پر اعتراض کرنا بے ہودہ پن ہے'' (بدر ۴ر مئی ۱۹۰۸ء)

(۳)......''یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام تھے......جیسا کہ حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اُس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا، استعمال کرنا...... پھر اگر کوئی تکبر اور خود ستائی کی راہ سے......حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وُہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا......تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُسکی فطرت اُن پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اُس پلید کا مادہ اور خمیرہ ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۵۹۷۔۵۹۸)

ناظرین کرام! مرزائیوں کے ''رسول'' نے اپنے مکروہ و نفرت خیز فعل، اہانت عیسیٰ علیہ السلام کو چھپانے کے لیے جس قدر عذراتِ باردہ و توجیہات باطلہ تراشے تھے وہ سب کے سب مرزا صاحب ہی کے ہاتھوں پیوند زمین کر دیئے گئے۔اب یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہو گئی کہ تہذیب و اخلاق کے دعویٰ کرنے والے ''قادیانی رسول'' نے دیدہ و دانستہ از روئے عقیدہ؛ ان اخلاق سوز کارروائیوں و متعفن گالیوں و گھنونی کلامیوں کا ارتکاب کیا تھا اس لیے آپ ہی کے فرمودہ الفاظ میں ''عطائے تو بلقائے تو'' کہہ کر یہ نذرانہ پیش کرتا ہوں کہ ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اُسکی فطرت اُن پاک لوگوں کی فطرت

سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اُس پلید کا مادہ اور خمیرہ ہے''۔

پنڈت دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں گرونانک جی کے متعلق کچھ توہین آمیز جملے و فقرے لکھے ہیں اس کو دیکھ کر مرزا صاحب فرط غضب سے بلبلا اٹھے اور یہ کہا کہ:

(۱)......''پنڈت دیانند نے اس خدا ترس بزرگ کی نسبت اس گستاخی کے کلمے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہیں جس سے ہمیں (مسلمانوں کو) ثابت ہو گیا کہ درحقیقت یہ شخص (مرزا) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا......مگر ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ نخواہ تحقیر کریں۔اور اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے باوا صاحب کی شان میں ایسے سخت اور نالائق الفاظ استعمال کئے ہیں جن کو پڑھ کر بدن کانپتا ہے۔اور کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔اور اگر کوئی باوا صاحب (عیسیٰ) کی پاک عزت کے لئے ایسے جاہل بے ادب کو درست کرنا چاہتا تو تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰ اور ۴۹۸ موجود تھی''۔

www.khatmenubuwwat.org

(ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

(۲)......''اس نے باوا صاحب (عیسیٰ) کے حالات کو اپنے نفس کے حالات پر قیاس کر کے بکواس کرنا شروع کر دیا۔اور اپنے خبث مادہ کی وجہ سے سخت کلامی اور بدزبانی اور ٹھٹھے اور ہنسی کی طرف مائل ہو گیا''۔

(ست بچن خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱)

(۳)......''دیانند نے سراسر اپنی جہالت اور دلی عناد سے باوا صاحب (عیسیٰ) نسبت بدگوئی کے مکروہ الفاظ استعمال کئے ہیں'' (ست بچن خ ۱۰ ص ۲۵۰)

ناظرین کرام! کو صرف اس قدر عبارت بالا میں ترمیم کی تکلیف دوں گا کہ پنڈت دیانند کے بجائے مرزا صاحب کو اور باوا صاحب کی جگہ میں حضرت عیسیٰ کو رکھ کر عبارت ملاحظہ کریں تاکہ لطف دوبالا ہو جائے جیسا کہ میں نے سطر کھینچ کر اس پر لکھ دیا ہے:

بدنہ بولے زیرِ گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

توہینِ انبیاء کا اقراری بیان

''تم کہتے ہو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ یاد رکھو میرا مقصد یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کروں۔ اوّل تو یہ ہے ہی غلط کہ میں کسی نبی کی ہتک کرتا ہوں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا کرنے میں کسی کی ہتک ہوتی ہے تو بیشک ہو۔ میں نے جو دعوے کئے وہ اپنی عظمت وشان کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کی شان کی بلندی کے اظہار کے لئے کئے ہیں۔ مجھے خدا کے بعد بس وہی پیارا ہے۔ لیکن اگر تم اسے کفر سمجھتے ہو تو مجھ جیسا کافر تم کو دنیا میں نہیں ملے گا۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک ہوتی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہو تو ہمیں ہرگز اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ بیشک آپ لوگ ہمیں سنگسار کریں یا قتل کریں آپ کی دھمکیاں اور ظلم ہمیں رسول اللہ ﷺ کی عزت کے دوبارہ قائم کرنے سے نہیں روک سکتے''۔

(تقریر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

اہانت حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام

(۱)......''افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کیساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر

سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے''

(خلاصہ حاشیہ ایام الصلح خزائن ج۱۴ص۳۰۰)

(۲)''میں تو اُسکے (حضرت مسیح علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزّت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اِسی قدر بلکہ مَیں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدّس سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مُدّت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں''(کشتی نوح خ ۱۹ص۱۸)

www.khatmenubuwwat.org

(۳)......''کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجّاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں''۔

(ازالۃ الاوہام خزائن ج۳ص۲۵۴)

(۴)......''یسوع مسیح کے چار۴ بھائی اور ۲ دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی''۔

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۱۸)

(۵)''دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجّار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے

بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا"۔

(چشمہ مسیحی خزائن ج۲۰ ص۳۵۵،۳۵۶)

(۶) "ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنا گیا" (نور الحق خ ج۸ ص۶۸)

اہانت حضرت نوح علیہ السلام

"اور خدا تعالیٰ میرے لیے اِس کثرت سے نشان دِکھلا رہا ہے کہ اگر نوحؑ کے زمانہ میں وُہ نشان دکھلائے جاتے تو وُہ لوگ غرق نہ ہوتے"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ ص۵۷۵)

اہانت حضرت موسیٰ علیہ السلام

"حضرت موسیٰ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے"۔

(نور القرآن حاشیہ خزائن ج۹ ص۳۵۳)

تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفاں نہ کمترم زکسے
انچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں — ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں

(درثمین، ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

اہانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مرزا آنجہانی کا دعویٰ نبوت وادعائے شریعت جدیدہ ہی اس امر کی کافی ضمانت ہے کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سرو ہم رتبہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں جس قدر آیات آنحضرتؐ کے اوصاف حسنہ و پاکیزہ اخلاق وعظمت وجلال کے متعلق ہیں ان میں سے بعض آیات کے متعلق آپ کا یہ خیال ہے کہ صرف میں ہی ان آیات کا مصداق ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں۔

www.khatmenubuwwat.org

مثلاً آیت "ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھره علی الدین کله" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدس میں نازل ہوئی تھی؛ مگر مرزا جی یہ کہتے ہیں کہ اس کا مصداق میں ہوں آپ نہیں ہیں لکھتے ہیں کہ:

"اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تُو ہی اِس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسُوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھرهٗ علی الدین کلّه" (اعجاز احمدی خزائن ۱۹ ص۱۱۳)

اسی طرح "بشارت اسمہ احمد" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی مگر مرزا صاحب کہتے ہیں اس کا مصداق میں ہوں اور کوئی نہیں۔

(۲)...... "اور اس آنے والے (مرزا) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمدؐ جلالی نام ہے اور احمدؐ جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشر ابر رسول یاتی من بعدی اسمه احمد"

(ازالہ اوہام خزائن ج۳ ص۴۶۳)

مرزا محمود خلیفہ قادیان اس قول کی شرح کرتے ہیں۔

(۳)...... "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی (ومبشر ابر رسول یاتی من بعدی اسمه احمد) کا میں ہی ہوں"۔ (القول الفصل ص۲۷)

(۴)...... "اور مرزا جی نے اپنے معجزات ونشانات کی تعداد تین لاکھ بتائی ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج۲۲ ص۵۰۳) نہیں "دس لاکھ" سے زائد (براہین احمدیہ حصہ پنجم خزائن ۲۱ ص۷۲) نہیں ساٹھ لاکھ (اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ ص۱۰۷) نہیں بلکہ اس قدر جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہوسکتی (اعجاز احمدی ص۱۰۸) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے

متعلق فرماتے ہیں کہ صرف تین ہزار ہوئے ، (تحفہ گولڑویہ خزائن ج ۱۷ ص۱۵۳)

اس کا صاف وصحیح مطلب یہ ہوا کہ مرزا جی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجد وشرف میں کئی گنا بڑھے ہوئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور تصدیق ونشان صرف چاند گہن ہوا اور مرزا جی کی تصدیق نبوت کے لیے چاند گہن وسورج گہن دونوں واقع ہوئے۔ (مرزا جی لکھتے ہیں)

(۵) له خسف القمر المنير وان لی   غسا القران المشرقان أ تنكرُ"

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۸۳)

ترجمہ از مرزا: اُس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سُورج دونوں کا اب کیا تُو انکار کریگا۔ شاہ عالم

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ:

(۶) ”......اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھیرایا“۔

(اربعین نمبر۴ خزائن حاشیہ ج ۱۷ ص ۴۳۵)

اس کا مطلب ہوا کہ نہ تو اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری وفرماں برداری باعث نجات ہے اور نہ مرزا جی کے مقابلہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ضرورت، معاذ اللہ۔!!!

(۷) ”اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدّر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا) کا وقت ہو“

(خطبہ الہامیہ خزائن ج۱۶ ص ۲۸۸)

عربی عبارت ملاحظہ ہو: وَقَدْ مَضٰی وَقْتُ فَتْحٍ مُّبِیْنٍ فِیْ زَمَنِ نَبِیِّنَا الْمُصْطَفٰی وَبَقِیَ فَتْحٌ آخَرُ

www.khatmenubuwwat.org

وَہُوَ اَعْظَمُ وَاَکْبَرُ وَاَظْہَرُ مِنْ غَلَبَۃٍ اُوْلٰی ط وَقُدِّرَ اَنَّ وَقْتَہٗ وَقْتُ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ۔ شاہ عالم

(۸) ”......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں اُس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی“۔ (براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ۲۱ ص ۶۶)

(۹) ”......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجّال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستّر باع کے گدھے کی اصلی کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج وماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی“

(مگر مرزا صاحب پر یہ تمام حقائق منکشف ہوگئے ہیں)۔

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

(۱۰) ”غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات دفع الافات تھا“۔

(حاشیہ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۹۲)

(۱۱) ”......ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کیلئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (بزمانہ مرزا) پوری طرح سے تجلّی فرمائی۔ (خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ ص ۲۶۶)

عربی عبارت ملاحظہ ہو: طلعت روحانیۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی الالف الخامس باجمال صفاتہا وما کان ذالک الزمان منتہی ترقیاتہا بل کانت قدما اولی لمعارج کمالاتہا ثم کملت وتجلت تلک الروحانیۃ فی آخر الالف السادس اعنی فی ہذا الحین۔ شاہ عالم

نور: عبرت کی نگاہوں سے مذکورہ بالا عبارتوں کو دیکھئے کہ مرزا جی کس بیباکی سے جامع الکمالات والفضائل سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت اور روحانی تفوق ظاہر کرکے آپ کی توہین وتحقیر کررہے ہیں۔العیاذ باللہ۔

اہانت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

’’میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے،تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر تو کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے‘‘۔(اشتہار معیار الاخیار،مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۸)

اہانت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت کو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو‘‘۔

(ملفوظات احمدیہ ج۲ص۱۴۲)

اہانت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

(۱)......کربلائے است سَیرِ ہر آنم صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

(۲)......اے قوم شیعہ اِس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔

(دافع البلاء خزائن ج۱۸ص۲۳۳)

(۳)......’’انہوں نے کہ اس (مرزا) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا مَیں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا‘‘۔

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۶۴)[۱]

[۱] عربی میں شعر: وقالوا علی الحسنین فضّل نفسہ۔اقول نعم واللہ ربّی سیظہر۔شاہ عالم

(٤) ”واَمّا حسین فاذکروادشت کربلا ۔ الی ھذہ الایّام تبکون فانظروا

مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔خ ۱۹ ص۱۸۱

(٥) وواللّٰہ لیست فیہ منی زیادۃ وعندی شھادات من اللّٰہ فانظروا

اور بخدا اُسے (امام حسین) مجھ سے کچھ زیادہ نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔(خ ج۱۹ص۱۹۳)

(٦) وانی قتیل الحب لکن حسینکم ☆ قتیل العدی فالفرق اجلی واظھر

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔(خ ج۱۹ص۱۹۳)

(۷) تم نے اُس کشتہ سے نجات چاہی کہ جو نومیدی سے مرگیا پس تم کو خدا نے جو غیور ہے ہر ایک مراد سے نومید کیا۔(اعجاز احمدی خ ج۱۹ص۱۹۳)[۱]

www.khatmenubuwwat.org

[۱] طلبتم فلاحاً من قتیل بخیبۃ۔فخیبکم رب غیور متبر

بعض صحابہ کرامؓ کی اہانت

(۱)......’’حق بات یہ ہے کہ ابن مسعودؓ ایک معمولی انسان تھا‘‘۔ازالہ اوہام خزائن ج۳ص۴۲۲)

(۲)......’’ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درائیت عمدہ نہیں تھی‘‘۔

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۲۶)

(۳)......بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا‘‘۔

(براہین احمدیہ پنجم خزائن ج۲۱ص۲۸۵)

(۴)......’’ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا‘‘

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ص۱۲۷)

علمائے کرام ومسلمانوں کو گالیاں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود اس امر کے کہ مرزا جی کے کسی چلتے ہوئے دعویٰ میں نہ مانع ہوئے اور نہ مرزا جی کو کچھ برا بھلا کہا مگر چونکہ آپ ان کے جلیل القدر عہدے مسیحیت کے مدعی بن کر آئے تھے اس لیے آپ نے ان کو اپنا رقیب سمجھا اور پھر تو اس بری طرح سے ان کو گالیاں دی ہیں کہ بھٹیاریوں کو بھی مات کر دیا ہے جیسا کہ آپ گذشتہ صفحات میں بادل نخواستہ ملاحظہ کر چکے ہیں۔

اب ان مسلمانوں ومقدس علمائے اسلام کی باری آتی ہے جنھوں نے مرزا جی کے دعاوی سے نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ اس کا پردہ چاک کر کے ان کی فریب کاریوں، حیلہ سازیوں، اور چالاکیوں سے لوگوں کو آگاہ کر دیا اور بتایا کہ مرزا قادیانی کے اعتقادات وتعلیمات خلاف شرع وباطل ہیں۔ پس جب علمائے اسلام کی مساعی کے بدولت مرزا جی کی ''دوکان'' ویران ہوگئی اور سوائے چند گانٹھ کے پوروں اور آنکھ کے اندھوں کے کوئی بھی گاہک نہ رہا اور ایمان فروشی میں بہت کچھ کمی ہوگئی تو مرزا صاحب نے اس سے اپنے ''روٹی کی کمی'' کا زبردست خطرہ محسوس کیا اور فرط غضب سے ''چہرہ تمتما اٹھا'' آنکھیں نیلی ہوگئیں'' خون کھولنے لگا اور منہ سے ''تکفیر ولعنت'' ''لعن وطعن'' سب وشتم'' کا جھاگ اس زور بہنے لگا کہ سارا کپڑا اتر ہوگیا۔ لیکن پھر بھی بعض عقل کے پورے اس سے برکت ڈھونڈنے کے خواہش مند ہیں۔ اور علمائے کرام اور عام مسلمانوں کو اسی حالت میں ایسی ٹکسالی وہفت رنگی گالیاں دی ہیں کہ تہذیب وشرافت بھی اپنا سر پیٹ لیتی ہیں۔ سچ ہے:

''جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہیے بکے کون اس کو روک سکتا ہے''۔

(اعجاز احمدی خزائن ج۱۹ ص۱۰۹)

بہ نگاہ عبرت دیکھئے اور قادیانی پیغمبر کے پیغمبرانہ اخلاق کی داد دیجئے۔

ازالہ اوہام خزائن ج۳ (تصنیف ۱۸۹۱ء)

۸۸......''اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو!'' (ازالہ اوہام خ ج۳ ص۱۰۵)

۸۹......''اے خشک مولویو! اور پُر بدعت زاہدو!''۔ (ص۱۵۷)

۱۴۱......''دابۃ الارض سے مراد علماء وواعظین'' (ص۳۷۳)

۱۴۲......'' سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ (انگریزی) سے کینہ رکھے'' (ص۳۷۳)

۱۴۳......'' ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا......

اُس نے جوش میں اگر غلطی کھائی'' (ص۴۲۲)

۱۴۴......''بعض علما نے محض الحاد اور تحریف کی رُو سے اس جگہ توفیتنی سے مراد رفعتنی لیا ہے'' (ص۴۲۴)

آسمانی فیصلہ خزائن ج۴ (تصنیف دسمبر ۱۸۹۱ء)

۱۵۵......اور بٹالوی کو ایک مجنون درندہ کی طرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ مُنہ سے نکالنے کے لئے چھوڑ دیا'' (آسمانی فیصلہ خ ج۴ ص۳۲۴)

۱۵۶......'' ہمارے محبوب مولوی کیسے دانا کہلا کر تعصّب کی وجہ سے نادانی میں ڈوب گئے......

ان جلد باز مولویوں......

جھوٹ بولنا اور نجاست کھانا ایک برابر ہے......

ان لوگوں کو نجاست خوری کا کیوں شوق ہوگیا''۔ (ص۳۴۱)

۱۵۷......''کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے......

ان مکّس طینت مولویوں کی'' (ص۳۴۲)

کتاب آئینہ کمالات اسلام خزائن ج۵ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

۶۰......یہ علماء......عیسائیوں کے مشرکانہ خیالات کو تسلیم کر کے اور بھی ان کے دعوے کو فروغ دے رہے ہیں'' (آئینہ کمالات اسلام ص۴۴)

۶۱......شیخ بٹالوی محمد حسین اور شیخ دہلوی نذیر حسین اس اعتقاد کے مخالف ہیں''

www.khatmenubuwwat.org

(ص۹۰)

۶۲ ...... یہ لوگ (مسلمان) چھپے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں‘‘ (ص۱۱۱)

۶۳ ......اس زمانہ کے بدذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے‘‘۔ (ص۲۱۶ کا حاشیہ)

۶۴ ......اور شغال کے طرف دم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام کا مستحق ہوگا

(۱) لعنت________________

(۲) لعنت________________

(۳) لعنت________________

(۴) لعنت________________

(۵) لعنت________________

(۶) لعنت________________

(۷) لعنت________________

(۸) لعنت________________

(۹) لعنت________________

(۱۰) لعنت________________

تلك عشرة كاملة (آئینہ کمالات خ۵ص۲۹۵)

۶۵ ......آپکی ان بیہودہ اور حاسدانہ باتوں سے مجھ کو کیا نقصان......

’’ ایک شیطنت کی بدبو سے بھرا ہوا ہے......

’’ اے کج طبع شیخ خدا جانے تیری کس حالت میں موت ہوگی‘‘

(ص۳۰۱)

۶۶ ......آپ اپنے سفلہ پنے سے باز نہیں آتے خدا جانے آپ کس خمیر کے ہیں‘ (ص۳۰۴)

۶۷ ......’’اے شیخ نامہ سیاہ۔......

’’اے بدقسمت انسان‘‘ (ص۳۰۶)

۶۸ ......آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور درایت اور تفقّہ سے سخت بے بہرہ اور ایک غبی اور بلید آدمی ہیں‘‘ (ص۳۰۸)

۶۹ ......نذیر حسین تو ارذل عمر میں مبتلا اور بچوں کی طرح ہوش و حواس سے فارغ تھا۔ یہ آپ ہی نے......

’’اُسکے اخیر وقت اور لب بام ہونے کی حالت میں ایسی مکروہ سیاہی اُسکے مُنہ پر مل دی کہ اب غالباً وہ گور میں ہی اُس سیاہی کو لیجائے گا‘‘ (ص۳۰۹)

www.khatmenubuwwat.org

۷۰ ......’’ أ انتم رجال ام مخنثون ایها الجاهلون‘‘ (ص۴۰۲)

۷۱ ......’’ ہر مسلمان میری کتابوں کو محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے لیکن رنڈیوں و زناکاروں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی وہ مجھے قبول نہیں کرتے‘‘ (ترجمہ از عربی : ص۵۴۷۔۵۴۸)

۷۲ ......مگر آپ پر......تکبر اور غرور اور خود پسندی کا اعتراض ہے جو اسی معلم الملکوت کا خاصہ ہے جو آپکا قرین دائمی ہے‘‘۔ (ص۵۹۸)

۷۳ ......’’بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ ایک کثیر گروہ مسلمانوں کا اسپر شہادت دے رہا ہے‘‘ (ص۵۹۹)

۷۴ ......ایک زور کے ساتھ دروغگوئی کی نجاست اُن کے منہ سے بہہ رہی ہے‘‘ (ص۵۹۹)

۷۵......''یہ بیچارہ نیم مُلّا گرفتار عجب و پندار بٹالوی......
یہ حاطب اللیل باوجود اپنے بیجا تکبر اور کذب صریح......
اور خبث نفس سے علماء وفضلاء کا حقارت سے نام لیتا ہے''(ص ۶۰۰)

۷۶......''اور حضرت بٹالوی صاحب اوّل درجہ کے کاذب اور دجال اور
رئیس المتکبرین ہیں''(ص ۶۰۱)

۷۷......''اے اس زمانے کے ننگ اسلام مولویو......
'' اے کوتہ نظر مولوی ذرہ نظر کر......(ص ۶۰۸)

۷۸......''اب نادان اور اندھے اور دشمن دین مولوی''(ص ۶۰۹)

۷۹......''نذیر حسین خشک معلّم کے پاس دہلی جائیں''(ص ۶۱۱)

شہادت القرآن خزائن ج ۶ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

۱۱۸......''اِس زمانہ کے علماء درحقیقت یہودیوں سے مشابہ ہوگئے''۔
(شہادالقرآن ص ۳۰۵)

۱۱۹......''محسن (یعنی انگریزوں) کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار
آدمی کا کام ہے''۔(ص ۳۸۰)

۱۲۰......''شیخ محمد حسین بٹالوی اور اسکی جماعت کے سراسر غلط اور کتاب اللہ
کے مخالف ہیں۔
یہ نادان خون پسند ہیں اور محبت اور خیرخواہی خلق اللہ کی سرمُو اِن
میں نہیں''۔(ص ۳۸۱)

۱۲۱......''یہ نادان......
خبیث نفس......
دروغ گو مخبر''۔(ص ۳۸۲)

۱۲۲......یہ شیخ بٹالوی......

منافق اور حق پوش اور دورنگی اختیار کرنیوالا''(ص ۳۸۳)

کرامات الصادقین خزائن ج ۷ (مارچ ۱۸۹۳ء)

۱۴۸......'' حضرت بطالوی صاحب (مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی)......
یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور
مع ذلک دجال اور مفتری''۔(کرامات الصادقین ج ۷ ص ۴۵)

۱۴۹......ایسے متعصب اور کج دل'' (ص ۴۸)
اِن ناقص الفہم مولویوں نے'' (ص ۶۲)

۱۵۰......'' میاں بطالوی اور اُنکے ہم خیال......(ص ۶۲)
کس قدر کاذب اور دروغ گو اور دین و دیانت سے دُور ہیں......
اور ایسا ہی وُہ تمام مولوی جنکے سر میں تکبّر کا کیڑا ہے......
اس شیخ کی خیرگی اور بے حیائی......
یہ نادان شیخ'' (ص ۶۳)

۱۵۱......شیخ بطالوی علم عربیت سے بکلّی بے نصیب ہے......
مگر یہ بے چارہ شیخ......(ص ۶۴)
اِس شیخ چالباز نے'' (ص ۶۵)

۱۵۲......شیخ صاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ
سے مولوی کے نام سے مشہور ہوگئے ہیں......(ص ۶۶)
ان متکبر مولویوں'' (ص ۶۷)

۱۵۳......ذلک الشیخ المضل فانہ اہلک خلقاً کثیراً بغوائلہ
(ص ۶۹)

۱۵۴......یا غول البراری ،
یا زمر شیخ مزوّر''(ص ۱۵۲)

www.khatmenubuwwat.org

حمامۃ البشریٰ ج ۷ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

۱۴۰......تونے ان سے انسانیت کا لباس اتارلیا اور چار پایوں اور درندوں اور سانپوں کی شکل میں بدل دیا اور سفلی مخلوقات سے ملا دیا''۔حمامۃ البشریٰ ص ۲۷،کا حاشیہ۔

(یکلمون الناس من الاست لا من الافواہ خ ۳۰۸)

نورالحق خزائن ج ۸ (تصنیف فروری ۱۸۹۴ء)

۸۷......'' ایھا الجھلاء و السفھاء '' (نورالحق مترجم خ ج ۸ ص ۲۵۳)

۱۲۳......''ایک شیخ ہے جو انسان کے پیرایہ سے بے بہرہ
اور برہنہ
اور ایمان و دیانت سے عاری ہے
اور اسکے پیرو اسی کے مانند ہیں جو
محض جہل اور حمق سے اُسکے پیچھے ہو لئے'' (ص ۴)

۱۲۴......''اس ملک کے اکثر مولوی بگڑ گئے یہاں تک کہ
اُن کے حواس بیکار اور معطل ہو گئے
اور اُنکی عقلیں مسلوب ہوگئیں
اور اُن کی دماغی قوتیں گم ہوگئیں
اور اُنکی راؤں پر تاریکی چھا گئی
اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے''۔ (ص ۸)

۱۲۵......ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی......
اس مارسیرت کو موردِ نظر عتاب فرمائیگی جو اس کے خیر خواہوں
کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے'' (ص ۳۲)

۱۲۶......''جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بنتے

والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں'' (ص ۶۶)

۱۲۷......''یہ شیخ بطالوی جو صاحب اشاعت اور مضل جماعت ہے'' (ص ۷۳)

اتمام الحجۃ ج ۸ (تصنیف جون ۱۸۹۴ء)

۱۹۷......''انکی (مولوی رسل بابا امرتسری) فطرت میں یہودیونکی صفات کا
خمیر بھی موجود ہے ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں''
(اتمام الحجۃ ج ۸ ص ۲۹۱)

۱۹۸......''افسوس کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ان
خیانت پیشہ مولویونکی کہاں تک نوبت پہونچتی ہے'' (ص ۲۹۵)

۱۹۹......''یہ تو کسی دانا سے ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک نادان غبی (مولوی رسل بابا
صاحب) کی شاگردی اختیار کرے......
افسوس کہ آجکل کے ہمارے مولویوں میں ایسی ہی بیہودہ مکاریاں
پائی جاتی ہیں'' (ص ۳۰۱)

www.khatmenubuwwat.org

۲۰۰......''اے بھلے مانس مولویو کیا تمہیں ایک دن موت نہیں آئے گی (ص ۳۰۲)
اے شریر مولویو............
تمہارے نزدیک صرف چند فتنہ انگیز مولوی جو اسلام کیلئے عار ہیں
مسلمان ہیں'' (ص ۳۰۳)

۲۰۱......اور یہ لوگ درحقیقت مولوی بھی تو نہیں ہیں تبھی تو ہم نے ان لوگوں
کے سرگروہ اور امام الفتن اور اُستاد شیخ محمد حسین بطالوی......
اور زور سے کہتے ہیں کہ شیخ اور یہ تمام اُس کے ذُرّیات محض جاہل
اور نادان اور علوم عربیہ سے بے خبر ہیں............
کیونکہ وُہ جھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں
(ص ۳۰۳)

۲۰۲...... ''یہ حق کے مخالف نام کے مولوی.......
اُنکے لئے یہی ہوگا کہ خسر الدنیا والآخرۃ و سواد الوجہ فی
الدارین ''ص ۳۰۴

۲۰۳......شیخ محمد حسین بطالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے
کیلئے مقرر ہو جائے............ (ص ۳۰۵)
مگر ایسے بخیلوں سیہ دِلوں کی ظالمانہ بددُعائیں کیونکر اُس جناب
میں قبول ہوں.......
گورنمنٹ ایسی کم فہم تھوڑی تھی کہ ان چالاک حاسدوں کے دھوکہ
میں آجاتی'' (ص ۳۰۶)

انوار الاسلام خزائن ج ۹ (تصنیف دسمبر ۱۸۹۴ء)

۱۶۷...... ''اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو
ولد الحرام بننے کا شوق ہے
اور حلال زادہ نہیں۔
پس حلال زادہ بننے کے لیے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا
ہے اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری اس حجت
کو واقعی طور پر رفع کرے جو میں نے پیش کی ہے
ورنہ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے''۔
(انوار الاسلام ج ۹ ص ۳۱)

۱۷۱...... ''بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہئے'' (ص ۲۴)

۱۷۲...... ''اگر کوئی مولویوں میں سے کہے کہ ثابت نہیں تو اگر وہ اس بات میں
سچا اور حلال زادہ ہے تو عبداللہ آتھم کو اس حلف پر آمادہ کرے''۔
(ص ۲۵)

www.khatmenubuwwat.org

۱۷۳...... ''مسلمان کہلا کر بے وجہ عیسائیوں کو غالب قرار دینا اور سر سر ظلم کے
رو سے ان کا نام فتح یاب رکھنا یہ حلال زادوں کا کام نہیں'' (ص ۲۶)

۱۷۴......اور بعضوں کے گلے میں ہزار لعنت کی ذلّت کا رسہ پڑ گیا'' (ص ۲۵)

۱۷۵......اے امرتسر کے مسلمانو مگر اسلام کے دشمنو......
اور اے لدھیانہ کے سخت دل مولویو اور منشیو'' (ص ۲۶)

۱۷۶...... ''اے نادان ہندو زادہ
نام کا نو مسلم سعداللہ نام عیسائیوں کی فتحیابی ثابت کرنے کے لیے......
اپنی فطرتی شیطنت سے ہاتھ پیر مار رہا ہے'' (ص ۲۷)

۱۷۷...... ''اس سے بھی عیسائیوں کی صداقت پر ایک دلیل سمجھنا صرف ایک
خباثت ہے اس سے زیادہ نہیں'' (ص ۲۸)

۱۷۸...... ''اے عدو اللہ جھوٹ اور افتراء سے باز آجا'' (ص ۲۹)

۱۷۹......پھر بھی اگر کوئی......ہماری تکذیب کرے......
تو بے شک وہ ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا''' (ص ۳۱)

۱۸۰...... ''اور یہ بھی یاد رکھو کہ ہمیں ان کے لئے جو عیسائیوں کو غالب قرار
دیتے ہیں اور اس پیشگوئی (آتھم والی) کو جھوٹی سمجھتے ہیں دل کی آہ
سے یہ کہنا پڑا کہ اگر وہ ولد الحرام نہیں ہیں اور حلال زادہ ہیں تو اس
مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں (ص ۳۸)

۱۸۱......ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے کون بلا توقف اس فیصلہ
کے لئے سعی کرتا ہے
اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔'' (ص ۳۹)

۱۸۲...... ''واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی'' (ص ۴۰)

۱۸۳...... ''آپ کا منہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ کالا ہو چکا ہے'' (ص ۳۹)

۱۸۴......''ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ پادری ہی دجال ہیں پھر جن لوگوں نے
دجال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملادی یہ وہی یہودی ہیں جن کی نسبت
صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ وہ قریب ستّر ہزار کے دجال کے ساتھ
ہوجائیں گے۔'' (ص ۴۵۔۴۶)

۱۸۵......مگر جواب مولویوں اوران کے ناقص العقل چیلوں نے ان
پادری دجالوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائے۔'' (ص ۵۰)

ضیاء الحق خزائن ج۹ (تصنیف مئی ۱۸۹۵ء)

۱۸۸......(رجوع کا لفظ) دونوں احتمالوں (پوشیدہ اسلام لانا یا ظاہر طور پر) پر
مشتمل ہے اور ایک شق میں اس کو محصور کرنا ایسی بے ایمانی ہے جس کو
بجز ایک خبیث النفس کے اور کوئی شریف الطبع استعمال نہیں کرسکتا''
(ضیاء الحق خزائن ج۹ ص ۲۵۹)

۱۸۹......''تم نے چند خود غرض مولویوں کے پیچھے لگ کر ایک دینی معاملہ میں
پادریوں کی وہ حمایت کی'' (ص ۲۷۸)

۱۹۰......''اب وہ دنیا پرست مولوی جو عیسائیوں کے ساتھ ہاں میں ہاں
ملا رہے ہیں ہمیں جواب دیں کہ انہوں نے کیوں ہماری عداوت
کے لئے اپنا منہ کالا کیا......
افسوس کہ ہمارے بعض مولویوں (اسی طرح مرقوم ہے) اوران کے
نالائق چیلوں نے جو نام کے مسلمان تھے اس جگہ اپنی فطرتی بد
ذاتی سے بار بار حق کی تکذیب کی اور اسلام کی مخالفت میں یہ سیاہ دل
اور شریر مولوی عیسائیوں سے کچھ کم نہ رہے'' (ص ۲۸۵)

۱۹۱......''شیخ بٹالوی یا اس کے دوست ہندوزادہ لودھیانوی کو جو سیہ دلی سے
عیسائیوں کے قریب قریب جا پہنچے ہیں'' (ص ۲۸۹)

۱۹۲......''ہمارے مخالف مولیوں (اسی طرح مرقوم ہے) کی ایمانداری کو
بھی ذرہ ترازو میں رکھ کر وزن کرلو کہ اک عیسائی کے بدیہی جھوٹ کو سچ کر کے
ظاہر کرنا۔ اور پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانا اور اسلام کا دعویٰ کر کے
نصرانیت کا حامی ہونا کیا یہ نیک بختوں کا کام ہے۔ یا اُن کا جو آخری زمانہ کے
دین فروش ہیں۔

اے شریر مولویو! اوران کے چیلو! اور غزنی کے ناپاک سکھو!...... (ص ۲۹۱)
اب بٹالوی اور لدھیانوی ہندوزادہ کچھ حیا اور شرم کو کام میں لا کر
کہیں کہ ان کی یہ آوازیں جو عیسائیوں کی حمایت میں ہوئیں......
یہ سب شیطانی آوازیں ہیں یا نہیں'' (ص ۲۹۲)

۱۹۳......''اس جگہ اَبُوْ لَھَبٍ سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے'' (ص ۲۹۴)

۱۹۴......''یہ اندھے مولوی اور جاہل اخبار نویس تو دیوانے درندوں کی طرح
اپنے ہی گھر کے مسمار کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔'' (ص ۲۹۶)

www.khatmenubuwwat.org

۱۹۵......''ان کو (عیسائیوں) نیک سمجھنا نہایت پلید طبع انسان کا کام ہے''
(ص ۲۹۸)

۱۹۶......''افسوس کہ ہمارے بخیل طبع مولویوں کو یہ خیال نہ آیا'' (ص ۳۰۰)

انجام آتھم، ضمیمہ انجام آتھم، خزائن ج ۱۱ (تصنیف ۱۸۹۶ء)

۷......''چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبار والے انہیں شیطان میں سے تھے ،
(ص ۲۸۸)

(۸)......''وہ گندے اخبار نویس جو آتھم کے مؤید تھے'' (انجام آتھم ص ۵)

۴۰......''نادان بطّالوی محمد حسین اپنے پرچہ اشاعت السنّة میں ہم پر یہ
اعتراض کرتا ہے'' (ص ۲۰)

۴۱.....''اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ
وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔
''اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا
وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا'' (ص۲۱)

۴۲.....''اور نالائق مولویوں کو ذلّت پر ذلّت نصیب ہوئی......
''اور نفاق زدہ یہودی سیرت مولوی سخت ذلیل ہو گئے'' (ص۲۴)

۴۳.....''اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادتمند شاگرد محمد حسین کا یہ
''سراسر افترا ہے'' (ص۴۵)

۴۴.....''افسوس کہ کیوں یہ منافق مولوی خداتعالیٰ کے احکام اور مواعید کو
عزت کی نظر سے نہیں دیکھتے'' (ص۴۹)

۴۵.....''باطل پرست بطالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اور اعداء
الاعداء ہے لیکن اس ہندوزادہ (مولانا سعد اللہ صاحب) کی خباثت
فطرتی......سب سے بڑھ کر ہے'' (ص۵۹)

۴۶.....''اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو!!'' (ص۶۴)

۴۷.....''مولویان خشک بہت سے حجابوں میں ہیں'' (ص۶۹)

۴۹.....''ایها المکذو بون الغا لو ن'' (ص۲۲۴)

۵۰.....''سگان قبیلہ برما عوعو کردند'' (ص۲۲۹)

۵۱.....''غو یّ فی البطا لۃ لا یخا ف'' (ص۲۳۰)

۵۲.....ومن المعتر ـضین المذ کو ر ین ـضال بطا لو ی و جا ر
غو ی یقا ل له محمد حسین. وقد سبق الکل فی الکذ
ب والمین ...... حتیٰ قیل انه امام المستکبر ین. ورئیس

المعتد ین ورا س الغا وین'' (ص۲۴۱)

۵۳.....''اے شیخ احمقاں ودشمن عقل ودانش'' (ص۲۴۱)

۵۴.....''اعلم ایها الشیخ الضا ل. والد جا ل البطا ل. ....
فمنهم شیخک الـضال الکا ذب نذیر المبشر ین ثم
الد هلو ی عبد الحق رئیس المتصلفین ......
'' ثم سلطا ن المتکبر ین......
''واخر هم الشیطا ن الا عمی. والغو ل الا غوی .بقا ل له
رشید الجنجو هی. وهو شقی کا لا مر وهی ومن
الملعو نین '' (ص۲۵۱ تا ۲۵۲)

۵۵.....''فیا حسر ۃ علیٰ وهن ارا ء علما ئنا الجهلا ء .ان هم
الا کا لعجما ء ......والعلما ء السفها ء '' (ص۲۵۳)

۵۶.....واما الا خر ون الذ ین سمو ا انفسهم مو لو یین .معه کو نهم
من الغا وین الجا هلین ......
'' انهم من الجا هلین. المعلمین(ص۲۵۴)

۵۷.....''بل هو کا لا نعام. وا حد من العوام. والجا هلین ''۔
(ص۲۶۵)

۵۸.....''یہودی صفت مولوی اور اُن کے چیلے اُن کے ساتھ ہو گئے''۔
(ص۲۸۷)

۵۹.....''بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں'' (ص۲۹۰)

۹.....''مولوی لوگ جہالت اور حماقت سے اس کا انکار کریں گے'' (ص۲۹۳)

۱۰.....''اور یہ کہنا کہ اس حدیث (دارقطنی) میں بعض راویوں پر محدثین نے
جرح کیا ہے یہ قول سراسر حماقت ہے......

www.khatmenubuwwat.org

''ایسے لوگ چار پائے ہیں نہ آدمی''

''پس یہ نہایت بے ایمانی اور بددیانتی ہے'' (ص۲۹۴)

۱۱......''ایسا ہی ان بدبخت مولویوں نے علم تو پڑھا مگر عقل اب تک نزدیک نہیں آئی......

''علماء اور فقراء کے دل تاریک ہوگئے''۔

''مگر ہمارے وہ علماء اور فقراء جو شمس العلماء اور بدرالعرفاء کہلاتے ہیں، وہ آج تک اپنے کسوف خسوف میں گرفتار ہیں'' (ص۲۹۵)

۱۲......''افسوس ہمارے نادان علماء اور مغرور فقراء نہیں سوچتے'' (ص۲۹۶)

۱۳......''پس یہ بے ایمانی کیسی ہے جو صریح نشانوں سے انکار کرتے ہیں'' (ص۳۰۱)

۱۴......''بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ الہام کے معارف کو سنتے ہی جلد بول اٹھتے ہیں کہ یہ کچھ حقیقت نہیں

''یہ جہلا کی غلطیاں ہیں کہ جو قلت تدبر سے ان کے نفس امارہ پر محیط ہو رہی ہیں''۔ (ص۳۰۲)

۱۵......''اور میں اعلان سے کہتا ہوں کہ جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے مکفر یا مکذب ہیں وہ تمام اس کامل نعمت مکالمہ الٰہیہ سے بے نصیب ہیں اور محض یاوہ گو اور ژاژ خا ہیں......

''مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت ہے''۔ (ص۳۰۳)

۱۶......''نااہل مولویوں کا ظلم انتہا سے گذر گیا......

''بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیرہ اپنے اندر رکھتے ہیں......

''مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے......

''دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر

ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں......

''اے مردار خور مولویو اور گندی روحو تم پر افسوس......

''اے اندھیرے کے کیڑو''۔ (ص۳۰۵)

۱۷......ان مولویوں کی کن سے تشبیہ دوں وہ اس بیوقوف اندھے سے مشابہت رکھتے ہیں......

''مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی اس آفتاب ظہور حق سے منکر ہیں (ص۳۰۶)

''افسوس یہ لوگ مولوی کہلانے کا تو بہت شوق رکھتے ہیں مگر تقویٰ

''اور دیانت سے ایسے دور ہیں کہ جیسے مشرق سے مغرب......

''اور ان کے (پادریوں) ہم سرشت مولوی اور پلید طبع بعض اخبار والے گالیاں دیتے تھے'' (ص۳۰۷)

www.khatmenubuwwat.org

۱۸......''کیوں کہ یہ (مولانا احمد اللہ امرتسری و مولانا ثناء اللہ امرتسری و مولانا محمد حسین بٹالوی) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں......

'' اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا......

''اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جواب دم نہیں مار سکتے'' (ص۳۰۹)

۱۹......'' یہ سب مولوی جاہل ہیں......

'' اور محمد حسین اور دوسرے مخالفین کی جہالت کو ظاہر کیا......

''اے اندھو اب سوچو!'' (ص۳۱۰)

۲۰......'' میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بطالوی کا گروہ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لیے مدعو کیا......

”میرے مقابل انہیں سے کوئی بھی نہ آیا اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے مہر لگادی......

”اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کرکے نطفہ بن گیا“ (ص۳۱۱)

۲۱......” اس کے (مرزا) مقابل پر صرف عبدالحق مخالفوں کی ذلت ہوئی ہر ایک خاص عام کو یقین ہوگیا کہ لوگ صرف نام کہ مولوی ہیں گویا یہ لوگ مرگئے عبدالحق کے مباہلہ کی نحوست نے اسکے اور رفیقوں کو بھی ڈبودیا“ (ص۳۱۲)

۲۲......” مگر اس کی (مولانا عبدالحق صاحب) بدبخت سے وہ دعویٰ بھی باطل نکلا اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہیں ہوا......

”پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں......

”میں اس روز بددعا نہیں کی کیونکہ وہ (مولانا عبدالحق صاحب غزنوی) ناسمجھ اور غبی تھا......

”عبدالحق غزنوی نے ۳/شعبان ۱۳۱۴ھ کو اس لعنت کی سیاہی کو دھونے کیلئے جو اس کے منہ پر جم گئی ہے ایک اشتہار دیا“ (ص۳۱۷)

۲۳...... ” مولویت کو بدنام کرنے والوں ذرا سوچو!“ (ص۳۲۰)

۲۴......” عبدالحق اور عبدالجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرواہ نہ کی اور کچھ بھی حیا اور شرم اور تقوی سے کام نہ لیا اسی لیے تو آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا......

”عبدالحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی، ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بدذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھاگئی، اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہیں، اے خبیث کب تک تو جیئے گا“۔ (ص۳۲۹)

۲۵......”مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں، خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی اے پلید دجال پیش گوئی پوری ہوگئی؛ لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کردیا“ (ص۳۳۰)

۲۵...... ”ان احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لیے اے نادانو!،

”آنکھوں کے اندھو!،

۲۶......”یہ لوگ علم عربی اور عالمانہ تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں یہودیوں کے لیے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے جس پر کتابیں لدھی ہوئی ہوں مگر یہ خالی گدھے ہیں......

” جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے نہ انسان“ (ص۳۳۱)

۲۷......” اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف، کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ میں پیش کرسکتے ہیں تو پیش کریں......

”اے اسلام کے عار مولویو! ذرا آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کس قدر تم نے غلطی کی ہے، جہالت کی زندگی سے تو موت بہتر ہے“ (ص۳۳۲)

۲۸......مگر خدا تعالیٰ نے ان مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لیے اس خسوف،

www.khatmenubuwwat.org

کسوف میں بھی ایک امر خارق عادت رکھا ہے‘‘ (ص۳۳۲)

۲۹......’’پھر ایک اور اعتراض سادہ لوح عبدالحق کا یہ ہے کہ ’’محدثین نے دارقطنی کی اس حدیث کے بعض راویوں پر جرح کیا ہے، اس لیے یہ حدیث صحیح نہیں‘‘

’’لیکن اس احمق کو سمجھنا چاہیئے کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا ہے......

’’پس اس صورت میں جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا بلکہ جنہوں نے جرح کیا ہے ان کی حماقت ظاہر ہوئی......

’’اے کسی جنگل کے وحشی خبر معائنہ کے برابر نہیں ہو سکتی‘‘

(ص۳۳۳)

۳۰......’’مگر تم نے (اے عبدالحق غزنوی) حق کو چھپانے کے لیے یہ جھوٹ کا گوہ کھایا......

پس اے بدذات خبیث دشمن اللہ رسول کے تو نے یہ یہودیانہ اسی لیے کی کہ تا یہ عظیم الشان معجزا پیغمبر خدا ﷺ کا دنیا پر مخفی رہے، جابر اور عمرو ابن ثمر کا جھوٹ تو ہرگز ثابت نہیں ہوا؛ بلکہ سچ ثابت ہوا مگر تیرا جھوٹ اے ناب کار پکڑا گیا......

اب جو شخص ان بزرگوں کو (جابر جعفی و عمرو ابن ثمر کو) جھوٹا کہے......

وہ بدذات خود جھوٹا اور بے ایمان ہے‘‘۔ (ص۳۳۴)

نور: مرزا جی کی یہ بدزبانی معاذ اللہ حضرت محدثین کو جھوٹا اور بے ایمان ثابت کر رہی ہے۔ کیونکہ دراصل ان حضرات نے جعفر جعفی وغیرہ کی (جو مرزا جی کے بزرگوں میں سے ہیں) تکذیب و تضعیف کی ہے اور عبدالحق غزنوی صاحب تو صرف ناقل ہیں۔

۳۱......’’پھر یہ ایک وسوسہ عبدالحق غزنوی نے پیش کیا ہے......لیکن یاد رہے

کہ یہ بھی اس نابے کار کی تزویر اور تلبیس ہے‘‘ (ص۳۳۴)

۳۲......سوچا ہیئے تھا کہ ہمارے نادان انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے......

’’ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی، اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے‘‘۔ (ص۳۳۷)

۳۳......یہ اعتراض کیسی ہے بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے‘‘

(ص۳۳۸)

۳۴......’’اس جگہ (الہام مرزا میں) فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے اور ہامان سے مراد نو مسلم سعد اللہ ہے‘‘ (ص۳۴۰)

۳۵......اب دیکھو یہ شریر مولوی کب تک اور کہاں تک انکار کریں گے‘‘۔

(ص۳۴۱)

www.khatmenubuwwat.org

۳۶......’’فمت یا عبدالشیطن الموسوم بعبدالحق‘‘......

’’کمال افسوس ہے جو میں نے (مرزا) سنا ہے کہ اسلام کے بدنام کرنے والے غزنوی گروہ امرتسر میں رہتے ہیں......

’’یہ سیاہ دل فرقہ غزنویوں کا کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے اے بدبخت مفتریو!......

نہ معلوم کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا......

’’اور پھر خدا نے پیش گوئی کے موافق آتھم کو فی النار کر کے پادریوں اور مخالف مولویوں کا منہ کالا کیا......

’’کیا اب تک عبدالحق کا منہ کالا نہیں ہوا کیا غزنویوں کی جماعت پر

لعنت نہیں پڑی، بیشک خدا نے ان لوگوں کو ذلت کی روسیاہی کے اندر
غرق کر دیا‘‘۔(ص ۳۴۲)

۳۷......’’اور غزنوی افغانوں کی جماعت جو ناپاک خیالات اور تکذیب بلا میں
گرفتار ہیں......
’’کہ عبدالحق غزنوی اور عبدالجبار جو اپنی شرارت اور خباثت سے‘‘
(ص ۳۴۳)

۳۸......’’آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں‘‘
(ص ۳۴۵)

۴۸......’’وہر یکے از یشاں مثل محمد حسین بٹالوی یا شیطان نجدی از دیانت
ودین دور بود‘‘(ص ۱۹۸)

۳۹......’’ او میرے مخالف مولویو!‘‘(ص ۳۴۷)

www.khatmenubuwwat.org

الاستفتاء خزائن ج ۱۲ (تصنیف مئی ۱۸۹۷ء)

۱۶۲......’’ہمارے مخالف مولوی بھی جو رُوحانیت سے بے بہرہ ہیں‘‘۔
(ضمیمہ استفتاء۔ج ۱۲ ص ۱۰۸)

۱۶۳......’’جاہل مولویوں اور عوام کالانعام کو......
اور بعض مولوی دُنیا کے کُتّے ......
مولوی یہودی صفت......ان ظالموں نے ......
خبط الحواس نذیر حسین‘‘ (ص ۱۲۸)

۱۶۴......’’ بعض ظالم مولوی جیسا کہ محمد حسین بٹالوی......
اس شیخ دشمن حق......
کو نخوت نے اندھا کر دیا......
یہ شخص نہایت درجہ کا مفسد اور دشمن حق ہے‘‘ (ص ۱۲۵)

ایام الصلح خزائن ج ۱۴ (تصنیف ۱۸۹۹ء)

۱......’’اسلام میں بھی یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا‘‘۔
(مفہوم ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۲)

۲......’’یہ عذر جس کو ہمارے کوتہ اندیش علماء بار بار پیش کیا کرتے ہیں‘‘۔
(ص ۳۱۶)

۳......’’اے زود رنج اور بداخلاقی اور بدظنّی میں غرق ہونے والو!‘‘
(ص ۳۲۰)

۴......’’یہ اُن حاسد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب تک کسی دل میں
ایک ذرّہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کرسکتا‘‘ (ص ۳۲۲)

۵......’’اگر کوئی شخص صریح بے ایمانی پر ضد نہ کرے‘‘۔ (ص ۳۲۶)

۶ ......’’اے بدقسمت بدگمانو!‘‘(ص ۳۴۱)
’’ جاہل مولویوں ‘‘(ص ۳۵۴)
’’ نادان علماء ‘‘(ص ۳۵۵)
’’ ذلیل ملاؤں،،
’’ پلید ملاؤں،
’’ ناپاک طبع مولویوں،
’’ پلید طبع مولوی،
’’ خدا کا اُن مولویوں پر غضب ہوگا،
’’ مولوی انسانوں سے بدتر اور پلید تر،،(ص ۴۱۳)
’’ پلید جاہلوں‘‘(تا ۴۱۴)

دافع البلاء خزائن ج ۱۸ (تصنیف اپریل ۱۹۰۲ء)

’’ نذیر حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے‘‘۔

(دافع البلاء خزائن ج۱۸ ص۲۳۸)

الهدی و التبصرة لمن یری خزائن ج۱۸۔(تصنیف جون ۱۹۰۲ء)

۱۵۸......اکثر باز حاسدوں کی طرح ......(الہدیٰ والتبصرہ ص۲۵۳)

اے شیخی باز......(ص۲۵۵)

اپنی جگہ کھڑا رہ اے سفلہ دشمن‘‘(ص۲۵۸)

۱۵۹......’’ان شریروں کی ......آگ کے لادو ٹٹوؤں‘‘(ص۲۶۰)

۱۶۰......’’جیسے کہ عادت کمینوں اور نادانوں کی اور سیرت سفلہ دشمنوں کی
ہوتی ہے ‘‘(ص۲۶۲)

۱۶۱......ولیسوا الا کالذئاب او النمر‘‘(ص۳۴۶)

کتاب نزول المسیح خزائن جلد ۱۸(تصنیف جولائی ۱۹۰۲ء)

۸۰......’’اس قدر جھوٹ کی نجاست کھائی ہے کہ کوئی نجاست خور
جانور اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا......

’’ان میں سے جھوٹ بولنے کا سرغنہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر ہے‘‘(ص۳۸۶)

’ہمارے ظالم طبع مخالفوں نے......(۳۸۷)

۸۱......’’بدقسمت ایڈیٹر نے اس گندے جھوٹ سے خود اپنے تئیں پبلک کے
سامنے اور نیز گورنمنٹ کے سامنے ایک دروغگو اور مفتری ثابت کر دیا‘‘
(ص۳۹۰)

۸۲......’’دروغ گو بے حیا کا منہ ایک ہی ساعت میں سیاہ ہو جاتا ہے‘‘۔
(ص۴۴۰)

۸۳......’’ اس سے زیادہ کوئی دیوانہ اور پاگل نہیں ہوتا‘‘۔ (ص۴۴۲)

۸۴......’’پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے
اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور

www.khatmenubuwwat.org

وہ نہ صرف دروغ گو ہیں بلکہ سخت دروغ گوئیت......(ص۴۴۴)

۸۵......’’ اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے
منہ میں رکھ دی‘‘(ص۴۴۸)

۸۶......’’ مر گیا بدبخت اپنے وار سے کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے
کھل گئی ساری حقیقت سیف کی کم کرو اب ناز اس مردار سے
(ص۶۹۲)

اعجاز احمدی (ضمیمہ نزول المسیح) خزائن ج۱۹ (تصنیف نومبر ۱۹۰۲ء)

۱۲۸......’’ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی‘‘
(اعجاز احمدی ص۱۲۶)

۱۲۹......’’افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر......
’’ یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے‘‘(ص۱۳۱)

۱۳۰......’’افسوس یہ لوگ خیانت پیشہ ہیں ہم تو اب یہود کا نام لینے سے بھی
شرمندہ ہیں کیونکہ اسلام میں ہی ایسے یہودی موجود ہیں‘‘(ص۱۳۶)

نور: مرزا صاحب نے اس کتاب خزائن ج۱۹ کے ص۱۴۹ میں مولانا ثناء اللہ صاحب
پر دس لعنت برسا کر اپنے پیغمبرانہ اخلاق کا ثبوت پیش کیا ہے۔

۱ لعنت ________________

۲ لعنت ________________

۳ لعنت ________________

۴ لعنت ________________

۵ لعنت ________________

۶ لعنت ________________

۷ لعنت ________________

۸ لعنت ____________________

۹ لعنت ____________________

۱۰ لعنت ____________________

و تلک عشرة کاملہ (ص ۱۴۹)

۱۳۱......''پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑئے کو لائے اور مراد ہماری اس
سے ثناء اللہ ہے'' (ص ۱۵۱)

۱۳۲......ایک غول (مولانا ثناء اللہ) کے وعظ سے وہ پلنگ کی طرح ہو گئے
ثناء اللہ جو ہوا و ہوس کا بیٹا تھا...... (ص ۱۵۴)
'' حالانکہ ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں
پس تعجب ہے اس مچھر پر کہ کرگس بننا چاہتا ہے'' (ص ۱۵۵)

۱۳۳......'' فریبی کیا تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا ہے
اے ثناء اللہ تو جھوٹ بولنا چھوڑ دے'' (ص ۱۶۳،۱۶۴)

۱۳۴......''کیا تو حمق سے محمد حسین کو عالم سمجھتا ہے اور اس کے ہاتھ میں
مٹی سیاہ اور گندہ پانی ہے......
اے اغواء کرنے والے محمد حسین''۔ (ص ۱۶۹)

۱۳۵......'' مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے
وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن
میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت۔
تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی''۔ (ص ۱۸۸)

۱۳۶......اس فرومایہ نے، یاشیخ الضلالة......
اے دیو تو نے بدبختی کی وجہ سے جھوٹ بولا'' (ص ۱۸۹)

۱۳۷......'' میں تجھے اور غدار زمانہ ثناء اللہ کو دکھلاؤں گا'' (ص ۱۹۰)

۱۳۸......''اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل'' (ص ۱۹۳)

۱۳۹......''اے عورتوں کے عار ثناء اللہ'' (ص ۱۹۶)

مواہب الرحمٰن خزائن ج ۱۹ (۱۹۰۳ء)

۱۱۴......چوں ایں دجّال (مولانا ثناء اللہ) بہ قادیان آمد''۔
(مواہب الرحمٰن ص ۳۲۹)

۱۱۵......نمیدانم سبب اوگر جہل تو و عبادتِ تو کمینگی تو اے نادان'' (ص ۳۵۱)

۱۱۶......اے غبی......
'' ہمچو گرگ قبل فہمیدن کلام جست کردی'' (ص ۳۵۲)

۱۱۷......''اے مسکین......
''نیستی مگر ہمچو جنین......
''ایها الغو ی'' (ص ۳۵۹)

www.khatmenubuwwat.org

تذکرة الشہادتین خزائن ج ۲۰ (تصنیف ۱۹۰۳ء)

۱۴۷......کہ بادعویٰ من آنقدر دلائل موجود است کہ بغیر از مردک بے حیا
و بے شرم حدرا ازاں گریز نیست'' (تذکرہ الشہادتین ص ۴۰)[1]

[1] ترجمہ از مرزا: میرے دعوے کے ساتھ اسقدر دلائل ہیں کہ کوئی
انسان نرا بیحیا نہ ہو تو اس کے لئے اس سے چارہ نہیں ہے۔ (اردو
تذکرة الشہادتین خ ۲۰ ص ۴۰) شاہ عالم

چشمۂ مسیحی خزائن ۲۰ (تصنیف مارچ ۱۹۰۶ء)

۱۴۵......''نادان مولویوں نے'' (چشمۂ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۶)

۱۴۶......''اے نادانو! اور آنکھوں کے اندھو!'' (ص ۳۸۹)

کتاب براہین احمدیہ حصّہ پنجم خزائن ج ۲۱ (تصنیف ۱۹۰۵ء)

۱۰۰......اے اندھے صاحب۔(براہین احمدیہ پنجم خ ج۲۱ ص۱۶۶)

اے متعصب نادان۔

اے ظالم معترض'' (ص۱۸۲)

۱۰۱......'' اس دلیری اور شوخی اور منہ زوری'' (ص۲۶۷)

''مولوی صاحب (مولانا محمد حسین بٹالوی) آج آپ نے تحریف کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کاٹے'' (ص۲۷۲)

۱۰۲......''اے مفتری نابکار!۔

اے سخت دل ظالم!

تجھے مولوی کہلا کر شرم نہ آئی''۔(ص۲۷۵)

۱۰۳......''مولوی کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی'' (ص۲۷۸)

۱۰۴...... '' بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا'' (ص۲۸۵)

۱۰۵......''بعض خشک ملاؤں کو۔(ص۳۱۰)

''ایسے لوگ سراسر دنیا کے کیڑے ہو گئے۔

''یہ نادان نہیں جانتے'' (ص۳۱۱)

۱۰۶......''اے بد بخت اور بد قسمت قوم!۔

اے سست ایمانو!

اور دلوں کے اندھو!۔(ص۳۱۲)

اے نادان قوم! '' (ص۳۱۳)

۱۰۷......''اے لاف و گزاف کے بیٹے! تو کیسا غبی ہے'' (ص۳۱۷)

۱۰۸......''میں (مرزا) شیر ہوں اور گدھوں کی آواز سے نہیں ڈرتا (ص۳۲۰)

'' جاہلوں کا مُنہ بگڑ گیا مارے غصّہ کے جب ان کو حضرت عیسیٰ کے

مرنے کی خبر دی گئی''۔(ص۳۲۱)

۱۰۹......''اے دیوانے اس بیہودہ کوشش کو جانے دے۔(ص۳۲۴)

'' پس تجھ سے زیادہ بد بخت اور کون ہوگا'' (ص۳۲۵)

۱۱۰......''کیا تو صبح کو اُلّو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے......

''اور تو کیا چیز ہے صرف ایک کیڑا اے دروغ آراستہ کرنے والے''

(ص۳۳۲)

(۱۱۱) نہایت کینہ ور اور گندہ زبان شخص سعد اللہ نام لودہیانہ کا رہنے والا''۔ چشمۂ معرفت ج۲/ص/۳۲۱

(۱۱۲) مولوی کہلا کر یہ بے حیائی کی حرکات''۔ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص/۱۰۷

(۱۱۳) آنحضرت ﷺ کے چھپانے کیلئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجو
یز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجا
ست کی جگہ تھی''۔(مدینہ طیبہ کے یہ سب صفات ہیں معاذ اللہ
)حوالہ مذکور ص/۱۱۲

کتاب حقیقۃ الوحی و تتمہ حقیقۃ الوحی، خزائن ج۲۲ (تصنیف ۱۹۰۷ء)

۹۰......''کیسی بد ذاتی اور بد معاشی اور بے ایمانی ہے'' (حقیقۃ الوحی ص۲۲۲)

۹۱......''اس الہام میں خدا تعالیٰ نے دو مولویوں کو جو تکفیر کے بانی تھے فرعون اور ہامان قرار دیا'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۳۶۷)

۹۲......''اِس جگہ قاموس وغیرہ کا ابتر کے معنی کے بارے میں حوالہ دینا صِرف بیہودہ گوئی اور حماقت ہے'' (ص۴۳۷)

۹۳......'' لیئموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ

ایک شیطان ملعون ہے،

سفیہوں کا نطفہ

www.khatmenubuwwat.org

بدگو ہے اور خبیث
اور مفسد جھوٹ کو ملمع کرنے والا
منحوس ہے
جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے......
تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے،
اے حرامی لڑکے''۔ (ص ۴۴۵،۴۴۶)

۹۴......ایسا شخص بڑا خبیث اور پلید اور بدذات ہوگا'' (ص ۵۴۳)

۹۵......اسی پر (الٰہی بخش پر) اس کی لعنت کی پڑی مار......
عجب نادان ہے وہ مغرور وگمراہ'' (ص ۵۵۱)

۹۶......بعض شریر کذاب کہتے ہیں'' (ص ۶۵۶)

۹۷......دشمنوں کے منہ پر طمانچے مارے ہیں
مگر عجیب بےحیا منہ ہیں کہ اس قدر طمانچہ کھا کر پھر سامنے آتے ہیں''۔
(ص ۵۸۷)

۹۸......''اس بدقسمت مولوی......''۔(ص ۵۹۸)

۹۹......''قاضی ظفر الدین جو نہایت درجہ اپنی طینت میں خمیر انکار اور تعصّب اور خود بینی رکھا تھا'' (ص ۶۰۴)

مجموعہ اشتہارات ج ۱

۱۲۹......'' واضح ہو کہ بعض مخالف ناخدا ترس جن کے دلوں کو زنگ، بخل، تعصب نے سیاہ کر رکھا ہے ہمارے اشتہار کو یہودیوں کی طرح محرف ومبدل کر کے اور کچھ سے کچھ معنی بنا کر کے سادہ لوح لوگوں کو سناتے ہیں اور نیز اپنی طرف سے اشتہار شائع کرتے ہیں ......لیکن ساتھ ہی ہم افسوس بھی کرتے ہیں کہ ان بےعزتوں اور دیوثوں کو بباعث سخت درجہ کے کینہ اور بخل اور تعصب کے اب کسی کی لعنت ملامت کا بھی کچھ خوف اور اندیشہ نہیں

اور جو شرم اور حیا اور خدا ترسی لازمہ انسانیت ہے وہ سب نیک خصلتیں ایسی ان کی سرشت سے اٹھ گئی ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ نے ان میں وہ پیدا ہی نہیں کیں''۔ تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۲۵

مجموعہ اشتہارات ج ۲

(۱۶۵) اے احمق دل کے اندھے دجال تو تو ہی ہے، دجال تیرا ہی نام ثابت ہوا ......آخر اے مردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے لڑ رہا ہے''۔ اشتہار انعامی تین ہزار م ج ۲ ص ۷۸

(۱۶۶) اے بے ایمانو، نیم عیسائیو، دجال کے ہمراہیو، اسلام کے دشمنو......تو عیسائیوں کی فتح کیا ہوئی کیا تمہاری ایسی تیسی ہے''۔ اشتہاری انعامی تین ہزار حاشیہ ج ۲ ص ۲۹

(۱۶۸) اے ہماری قوم کے اندھو، نیم عیسائیو، کیا تم نے نہیں سمجھا کہ کس کی فتح ہوئی''۔ اشتہار انعامی چار ہزار ج ۲ ص ۱۰۵

www.khatmenubuwwat.org

(۱۷۰) ہزار لعنت کا رسہ ہمیشہ کے لیے ان پادریوں کے گلے میں پڑ گیا ''۔اشتہار انعامی ۳ ر ہزار ج ۲ ص ۷۷

(۱۸۶) پس اس کھلی کھلی اور فاش شکست سے (آتھم کے متعلق) امکار کرنا نہ صرف حماقت بلکہ پرلے درجہ کی بے ایمانی اور ہٹ دھرمی ہے'' اشتہار انعامی تین ہزار ج ۲ ص ۷۶

(۱۸۷) اور نہ یوں ہی اسلامی بحث پر (آتھم والی پیشگوئی) مخالفانہ حملہ کرنا اور زبان سے مسلمان کہلانا کسی ولد الحلال کا کام نہیں مگر میاں سعد اللہ صاحب نے ......اپنے پر دانستہ وہ لقب لے لیا جسکو کوئی نیک طینت لے نہیں سکتا ......اے احمق تیری کیوں عقل ماری گئی'' اشتہار مذکور ص ج ۲ ص ۸۰

عیسائیوں کو گالیاں

ازالہ اوہام ج۳ (تصنیف ۱۸۹۱ء)

۲۳۹......''پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا''

(ازالہ اوہام خزائن ج۳ص ۳۶۲)

آئینہ کمالات اسلام خزائن ۵ (تصنیف ۱۸۹۳ء)

۲۲۱......''نالائق متعصب عیسائی'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳)

نورالحق ج۸ (تصنیف ۱۸۹۴ء)

۲۲۶......''اِس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں'' (نورالحق خ ج۸ص ۸۲)

۲۲۷......''نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجّال اور مفسد ہیں'' (۸ص ۸۳)

۲۲۸......اوراندر اُنکا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی......

میں ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں...... (ص ۸۷)

اے بخیل بدخلق اور حریص......

تو اِس طرح زبان ہلاتا ہے جیسے سانپ

اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے'' (ص ۸۸)

۲۲۹......''الواشی الضال الذی ینوم بنعاس الضلال......ا

ترجمہ از مرزا: اور یہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت میں سوتا ہے۔ (۹۶) شاہ عالم

یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے۔'' (ص ۹۶)

۲۳۰......''اُن میں سے ایک خبیث مُفسد بدگو دشنام دہ ہے'' (ص ۱۲۰)

۲۳۱......اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان......

اے دروغگو جنگجو'' (ص ۱۲۰)

۲۳۲......'' حرص کیوجہ سے مکار اور فریبی ہیں'' (ص ۱۲۴)

۲۳۳......'' ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوے کے پر'' (مخلصاً ص ۱۲۷)

۲۳۴......'' فتنہ انگیز معترض......

شرابیوں کی طرح بکواس کررہا ہے'' (ص ۱۳۲)

۲۳۵......''ایھا الجھول والغبی المذول ۔ (ص ۱۳۴)

'' بخیل خیانت پیشہ'' (ص ۱۳۷)

۲۳۶......''اے غبی اور سفلہ نادان ۔ (ص ۱۴۹)

'' تُو چارپاؤں کی طرح چُپ ہوگیا'' (ص ۱۵۱)

۲۳۷......''اسی کتاب کے ص ۱۱۸ تا ۱۲۲ ۔ میں ایک ہزار لعنتیں شمار کرکے لکھی ہیں اور اپنی تہذیب کا ثبوت پیش کیا ہے۔

۲۳۸......''ہر یک شخص جو ولدالحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجّال کی نسل میں سے نہیں ہیں'' (ص ۱۶۳)

انوار الاسلام ج۹ (تصنیف ۱۸۹۴ء)

www.khatmenubuwwat.org

۲۴۲......''اور اگر وہ ایسا نہ کرسکیں تو پھر ثابت ہوگا کہ وہ جھوٹ اور افتراء

سے اپنے تئیں مولوی نام رکھتے ہیں

اور درحقیقت جاہل اور نادان ہیں

اور نیز اس صورت میں وہ ہزار لعنت بھی ان پر پڑے گی''

(انوار الاسلام خزائن ج۹ص ۹)

۲۴۳......''ویسا ہی وہ تمام ذلت اور رسوائی ان نادان پادریوں کے حصّہ میں آئی اور آئندہ کسی آگے منہ دکھانے کے قابل نہ رہے'' (ص ۹)

۲۴۴......''اور خداتعالیٰ نے اس کو اس غم میں ایک سودائی کی طرح پایا......

ورنہ ایسے شخص کا نام بجز نادان متعصب کے اور کیا رکھ سکتے ہیں'' (ص ۱۰)

۲۴۵......''میں ایسے لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ یہ تو فتح ہے اور کامل فتح اور اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا۔ مگر خبیث القلب'' (ص ۲۳)

۲۴۶......"اے نادانو اور اندھو۔" (۲۳)

۲۴۷......"کیا پادری عماد الدین کے گلے میں ہزار لعنت کا رسّہ نہیں پڑا......
بیشک وہ نہایت ذلیل ہوا اور اس کا کچھ باقی نہ رہا اور اس کی علمی
آبرو نجاست کے بودار گڑھے میں جاپڑی اگر وہ باغیرت آدمی ہوتا
تو اس ذلّت کیوجہ سے کچھ کھاپی کر مرجاتا" (ص۳۲)

ضیاء الحق ج۹ (تصنیف مئی ۱۸۹۵ء)

۲۴۸......"نادان پادریوں کی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے"
(ضیاء الحق ص۹ ص۲۶۹)

۲۴۹......اس مکّار دنیا پرست نے یہ جھوٹ محض اس لئے باندھا ہے۔"
(ضیاء الحق ج۹ ص۲۹۶)

۲۵۰......"ناحق ایک بدذات عیسائی نے اس بیچارے کے اہل وعیال اور
دوستوں کو مصیبت میں ڈالا۔" (ضیاء الحق ج۹ ص۳۰۰)

آریہ دھرم خزائن ج۱۰ (تصنیف ۱۸۹۵ء)

۲۴۱......"ہاں بعض بدذات پادری جو اپنی فطرتی تعصب کے ساتھ
جہالت کو بھی جمع رکھتے تھے"۔ (آریہ دہرم ج۱۰ ص۴۶)

ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج۱۱ (۱۸۹۶ء)

۲۰۴......"یہ مردہ پرست لوگ کیسے جاہل اور خبیث طینت ہیں"
(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۲۹۲)

۲۰۵......"اس مردار اور خبیث فرقہ جو مردہ پرست ہے" (ص۲۹۳)

۲۰۶......"چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے" (ص۲۹۲)

۲۰۷......"اور خبیث طبع عیسائی اس آفتاب ظہور حق (پیشگوئی آتھم) سے منکر

ہیں......

"اور ناپاک فرقہ نصرانیوں کا طوائف کی طرح کوچوں اور بازاروں
میں ناچتے پھرتے تھے" (ص۳۰۶ تا ۳۰۷)

۲۰۸......ایک پلید ذریت شیطان فتح مسیح......

"پس اسی طرح اگر اندھے پادریوں نے یا یک چشم مولویوں نے آتھم
کے مقدمہ کی حقیقت اچھی طرح نہ سمجھا اور بدزبانی کی تو اس غلط فہمی
کی واقعی ذلت انہیں کو پہنچی اور اس خطا کی سیاہی انہیں کے منہ پر لگی
اور سچائی کے چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی......

"پس آتم کی نسبت جس قدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں کیں۔
اب وہی خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں......

"اے اندھو! میں کب تک تمہیں بار بار بتلاؤنگا" (ص۳۰۸)

۲۰۹......"اس پیشگوئی (آتھم والی) کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی
نجاست کھائی" (ص۳۲۹)

۲۱۰......"اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟............
ذرا آؤ! ہاں! لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ۔ اور اُس سڑے گلے مُردہ کا
میرے خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو" (ص۳۴۶)

۲۱۱......"نادان پادریوں کی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے" (ص۲)

۲۱۲......"اس عیسائی قوم میں سخت بدذات اور شریر پیدا ہوتے ہیں اور
بھیڑیوں کے لباس میں اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں اور اصل میں
شریر بھیڑیئے ہوتے ہیں" (ص۹)

۲۱۳......نالائق آتھم......

"خدا کی لعنت کا مارا بہت سا جھوٹ بولکر بھی آخر موت سے بچ نہ سکا"

www.khatmenubuwwat.org

(ص۱۴)

۲۱۴......قوم کے خناّسوں کا اثر ان پر (آتھم پر) پڑا اور دل سخت ہوگیا' '
(ص۱۷)

۲۱۵......''عیسائی لوگ جھوٹ بولنے میں سخت بیباک اور بے شرم ہیں'
(ص۱۸)

۲۱۶......''لیکن وہ (آتھم) ان بدبخت جھوٹوں کی طرح چپ رہا'' (ص۲۸)

۲۱۷......''بعض پلید فطرت پادریوں نے'' (ص۳۶)

۲۱۸......''پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے۔'' (ص۴۷)

۲۱۹......''دجال فریبہ آتھم بداطوار درہاویہ ہلاک کنندہ افتاد۔'' (ص۲۰۴)

۲۲۰......''آں دجال کمینہ را یاد کن کہ ہیزم آتش آتھم مفسد است'' (ص۲۰۶)

چشمہ مسیحی خزائن ۲۰ (تصنیف مارچ ۱۹۰۶ء)

۲۴۰......''ان رسیوں کے سانپوں کا نام ونشان نہیں رہے گا''۔
(چشمہ مسیحی ص ج ۲۰ ص ۳۳۹)

حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ (تصنیف ۱۹۰۷ء)

۲۲۲......''وہ دجال جس سے ڈرایا گیا ہے وہ آخری زمانہ کے گمراہ پادری ہیں'
(حقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۳۲۳ کا حاشیہ)

۲۲۳......''یہ دجالی فتنہ جس سے مراد آخری زمانہ کے ضلالت پیشہ
پادریوں کے منصوبے ہیں'' (حقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۳۲۴ کا حاشیہ)

۲۲۴......''یہ دونوں صفات یاجوج ماجوج اور دجال ہونے کے

چشمہ معرفت خزائن ج ۲۳ (۷۔۱۹۰۸ء)

یورپین قوموں میں موجود ہیں'' (چشمہ معرفت ج ۲۳ ص ۸۶)

۲۲۵......''اندھے پادریوں اور نادان فلسفیوں اور جاہل آریوں نے''
(چشمہ معرفت ج ۲۳ ص ۳۴۷ حاشیہ)

آریوں کو گالیاں

آریہ دھرم خزائن ج ۱۰ (تصنیف ۱۸۹۵ء)

۲۵۷......'' چوروں اور خیانت پیشہ لوگوں'' (آریہ دھرم ج ۱۰ ص ۱۲)

۲۵۸......'' ایسے سفلہ پن کے گندے الفاظ مُنہ پر لا کر پھر ہمارے اشتہار
پر رد کیا لکھا''۔ (آریہ دھرم ص ۲۵)

۲۵۹......''مہاراج شریر النفس بولے، (ص۳۱)
شریر پنڈت''۔ (آریہ دھرم ۳۴)

www.khatmenubuwwat.org

۲۶۰......''یہ کمینہ طبع لوگ نکتہ چینی کے لئے تو حریص تھے ہی اس پر
چند شریر اور نادان عیسائیوں کی کتابیں اُن کو مل گئیں اور
شیطانی جوش نے یہ تلقین دی کہ یہ سب سچ ہے لہذا
اس روسیاہی اور ندامت کا انہوں نے بھی حصّہ لیا
جواب نادان پادریوں کے منہ پر نمایاں ہے'' (آریہ دھرم ص ۴۷)

۲۶۱......'' ورنہ بے ایمان اور خیانت پیشہ ہے''۔ (آریہ دھرم ص ۶۲)

۲۶۲......''اے نادان آریو کسی کوئیں میں پڑ کر ڈوب مرو'' (آریہ دھرم ص ۶۴)

۲۶۳......''لیکھرام کی طبیعت میں افترا اور جھوٹ کا مادہ بہت تھا ''
(استفتاء ص ج ۱۲ ص ۱۱۵)

ست بچن خزائن ج ۱۰ (تصنیف ۱۸۹۵)

۲۶۴......''یہ نالایق ہندو وہی شخص ہے۔ جس نے اپنے پنڈت ہونے کی

شیخی مار کر باوا صاحب کو نادان اور کنوار کے لفظ سے یاد کیا ہے......
یہ کیسی ناپاکی طینت ہے کہ پاک دل لوگوں کو جھٹ زبان پھاڑ کر برا
کہہ دیا جائے......لہذا کوئی نیک طینت انسان اس کو اچھا نہیں کہتا‘‘
(ست بچن ج ۱۰ص ۱۱۸)

۲۶۵......’’وہ نعوذ باللہ دیانند کی طرح جہالت اور بخل کی تاریکی میں مبتلا
نہ تھے‘‘۔(ست بچن ص ۱۱۹)

۲۶۶......’’درحقیقت یہ شخص (دیانند) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا
اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے‘‘۔(ست بچن ص ۱۲۰)

۲۶۷......’’اسی نادان پنڈت کی اشتعال دہی کی وجہ سے یہ حق رکھتا ہے
یہ خشک دماغ پنڈت بکلی بے نصیب اور بے بہرہ تھا......
وہ نہایت ہی موٹی سمجھ کا آدمی اور باایں ہمہ اول درجہ کا متکبر بھی تھا‘‘۔
(ص ۱۲۱)

۲۶۸......’’مگر دیانند نے نہ چاہا کہ اس پلید چولے بخل اور تعصب کو اپنے
بدن پر سے دفع کرے۔اس لیے پاک چولا اُس کو نہ ملا اور سچے
گیان اور سچی ودیا سے بے نصیب گیا......
یہ موقع ایسے پنڈت کو کہاں مل سکتا تھا جو ناحق کے تعصب اور فطرتی
غباوت میں غرق تھا......
اور اس سے باوا صاحب کی جہالت ثابت کرنا نہایت سفلہ پن کا
خیال ہے......
کہ اس زود رنج پنڈت نے ایک ادنیٰ لفظی تغیر پر اس قدر احمقانہ
جوش دکھلایا‘‘(ست بچن ص ۱۲۴)

۲۶۹......’’وہ خود ایسے موٹے خیالات اور غلطیوں میں گرفتار تھا کہ دیہات

کے گنوار بھی اس سے بہ مشکل سبقت لے جاسکتے تھے‘‘(ص ۱۲۵)

۲۷۰......شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے وقت پہلے ایک تعریف کا
لفظ لے آتے ہیں گویا وہ منصف مزاج ہیں‘‘(حاشیہ ست بچن ص ۱۲۵)

۲۷۱......’’لیکن دیانند ایسے زمانے میں بھی نابینا رہا جبکہ انگلستان اور جرمن
وغیرہ میں ویدوں کے ترجمے ہو چکے تھے‘‘۔(ست بچن ص ۱۳۱)

۲۷۲......’’نالائق آریو! ‘‘(ست بچن ج ۱۰ص ۱۶۱)

ضمیمہ نزول المسیح ج ۱۸ (۱۹۰۲ء)

۲۵۱......’’کیا قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ۔‘‘
(نزول المسیح خزائن ج ۱۸ص ۳۸۷)

۲۵۲......’’اِن لوگوں (آریوں) کے نزدیک جھوٹ بولنا شیر مادر ہے
شیاطین ہیں نہ انسان‘‘(نزول المسیح ج ۱۸ص ۳۸۹)

www.khatmenubuwwat.org

حقیقۃ الوحی خ ج ۲۲ (تصنیف ۱۹۰۷ء)

۲۵۳......’’الا اے دشمنِ نادان و بے راہ‘‘(حقیقۃ الوحی ص ۳۰۱)

۲۵۴......’’پس اے قادیان کے آریو......
اے بےخوف اور سخت دِل قوم......(تتمہ حقیقۃ الوحی ج ۲۲ص ۵۹۴)
وُہ اوّل درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع ہوتا ہے‘‘۔
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۹۵)

چشمہ معرفت خ ج ۲۳ (۱۹۰۸ء)

۲۵۵......’’سفلہ طبع لیکھرام،(چشمہ معرفت خ ج ۲۳ص ۱۰
افسوس کہ یہ بے باکی اور بدگوئی کا تخم بدقسمت دیانند اس ملک میں لایا......
لیکھرام پشاوری جو محض نادان اور ابلہ تھا‘‘(چشمہ معرفت ص ۱۱

۲۵۶......’’اس قسم کی شوخ چشمی اور بدزبانی اور بیبا کی خاص آریوں کے حصّہ میں ہے‘‘۔(چشمہ معرفت ص ۱۳)

نور: مرزا صاحب کے’’ دہان مبارک‘‘ کی نکلی ہوئی ’’گندگیوں وگالیوں‘‘ کو بلحاظ حروف تہجی نہ صرف ضیافت طبع کے لیے بلکہ عبرت آموزی کے لیے پیش کرتا ہوں۔تا کہ ناظرین عبرت کی نگاہوں سے ملاحظہ کریں کہ یہ’’ گل افشانیاں‘‘ و’’اخلاقی پھل جھڑیاں‘‘ اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہے جو بقول خود رسول بھی تھا‘‘ واخلاقی دیوتا بھی‘‘ اور کہنے کے لیے’’ رحمة للعالمین ‘‘ بھی تھا اور افضل الانبیاء بھی‘‘۔اور نام کے لیے سب کچھ بھی تھا حقیقت میں کچھ بھی نہیں۔اور ذرا غور سے دیکھیں کہ اس نومولود نبی کے’’ دہن‘‘ سے شیریں کلامی کا تار نکل رہا ہے یا غلاظت کا جھاگ ۔اس پر طرہ یہ ہے کہ مرزا صاحب تہذیب واخلاق کا پیکر بھی ہیں اور صبر وتحمل کے مجسمہ بھی۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

اور جس قدر نمبر عبارت مرزا کے شروع میں لکھیں گئے ہیں، وہی نمبر ہر ایک گالی پر لکھ دیئے گئے ہیں تا کہ ناظرین کو تلاش حوالہ میں سہولت ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں گالی مرزا صاحب کی فلاں کتاب میں موجود ہے۔مثلاً اگر آپ کو یہ معلوم کرنا ہے کہ ردیف الف کی یہ گالی’’ اے مردار خور مولویو‘‘ جس پر نمبر ۱۶ر لکھا ہوا ہے، مرزا صاحب کی کس کتاب میں ہے تو جس عبارت مرزا کے شروع میں ۱۶ ،لکھا ہوا ہے اس کو نکال کر کتاب کا نام وصفحہ معلوم کر لیجئے۔

الف: اے زودرنج ، ان حاسد مولویوں ، اے بدقسمت بدگمانو ، اے مردار خور مولویو، اندھیرے کے کیڑو، اندھے مولوی ، اے اندھو، اے بدذات ، اے خبیث ، اے پلید دجال ، ان احمقوں ، اے نادانوں ، آنکھوں کے اندھو، اسلام کے عار مولویو، احمق ، اے ناب کار ، او میرے مخالف مولویو، اے بدذات فرقہ مولویان ، اعداء الاعداء ، امام المتکبرین ، اعمیٰ ، اغوی، انعام، استخواں فروش ، اے بدبخت قوم ، اے سست ایمانو ، الو، ایھا الغوی، ایمان و دیانت سے عاری ، اس فرومایہ، اے دیو، ان شریروں ، آگ کے لادوٹٹوؤں ، اے دروغ گو، ایھا الجھول ، ابلہ، اے مردار، اے احمق ، اسلام کے دشمنو، ابولہب ، اے شریر مولویو، اسلام کے عار، امار الفتن ، اول درجہ کا متکبر، انسانوں سے بدتر اور پلید تر ، اسلام کے دشمن، اسلام کے بدنام کرنے والے، اے بدبخت مفتریوں ، اے ظالم مولویو، ایھا المکذ بون الغالون ، اے شیخ احماقان ، ایھا الشیخ الضال ، اے بدقسمت انسان ، اول درجہ کے کاذب ، اے زمانہ کے ننگ اسلام مولویو، اے کوتہ نظر مولوی ، اے نفسانی مولویو، اے خشک مولویو، اے اندھے، اے دیوانہ، اے دروغ آرستہ کرنے والے، اے غبی، مسکین ، انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ، اغوا کرنے والے محمد حسین ، اکڑباز ، اے بے ایمانو، اندھے پادریوں۔

ب ، پ: پلید ملاؤں ، پلید طبع مولوی ، بداخلاقی اور بدظنی میں غرق ہونے والو، بدقسمت بدگمانو ، بدتر ، پلیدتر ، پلید جاہلو، پلید دل مولوی ، بے ایمانی ، بددیانتی ، بدبخت مولویو، بے وقوف اندھے ، بے ایمان ، بدذات ، پلید دجال ، بے نصیب ، بدگوہر ، بیوقوفوں ، بندروں ، باطل پرست بطالوی ، بطال ، بدذات مولوی ، بیہودہ ، بدقسمت انسان ، پلید آدمی ، بے چارہ ، بدقسمت ایڈیٹر ، بے حیا ، پاگل ، پر بدعت زاہد ، بدمعاش ، بدگو، بدکار آدمی ، برہنہ ، بھیڑیے ، پلنگ ، بچھو، بے شرم ، بالکل جاہل ، بالکل بے بہرہ ، پلیدوں ، بے باک ، پلید فطرت ، بداطوار ، بخیل ، بدخلق ، بے ایمانوں ، بے غیرتوں ، بخیل طبع مولویوں ، بدبخت ، بڑا خبیث ، بخیلوں ، بدبخت جھوٹوں ، بے راہ ، بے خوف ۔

ت: تفقہ سے سخت بے بہرہ ، تجھ سا زیادہ بدبخت کون ، تو صبح کو الو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے، تو ملعون ، تجھ پر ویل ، تکبر کا کیڑا ، تمہاری ایسی کی تیسی ہے، تکفیر کا بانی ، تقویٰ و دیانت سے دور، تزویر و تلبیس سے دور۔

ث: ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں ، ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا ہے۔

ج ، چ: جاہل مولویوں ، چار پائے ہیں نہ آدمی ، جاہل سجادہ نشیں ، جہلاء ، جھوٹے ، جنگل کے وحشی ، جھوٹا ، جاہل ، جارغوی ، جاہلین ، جانور ، جاہل مخالف ، جنگلوں کے غول ، چار پایوں ،

www.khatmenubuwwat.org

چال باز ، جلد باز مولویوں ، جھوٹوں ، جنگ جوں ، چوروں جاہل اخبار نویس ، چالاک حاسدوں، جھوٹ کا گوہ کھایا، جاہلوں، جھوٹ بولنے کا سرغنہ۔

ح: حاسد مولویوں، حرامی، حرام زادہ، حرامی لڑکے، حق پوش، حیوانات، حاسدوں، ،حریص، حرص کے جنگل کے شیطان، حرص کی وجہ سے مکار، حلال زادہ نہیں، حاطب اللیل، حق کے مخالف،

خ: خبیث طبع مولوی، خنزیر سے زیادہ پلید، خبیث طبع، خالی گدھے، خشک زاہدو، خشک ملاؤں، خبیث نفس، خون پسند، خیانت پیشہ، خبیث طینت، خبیث فرقہ، خناسوں، خسیس ابن خسیس، خراب عورتوں کی نسل، خبیث النفس، خورغرض مولویوں، خبیث القلب، خشک دماغ، خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا، خسر الدنیا والآخرہ، خبیث فطرت، خشک معلم۔

دال، ذال: ذلیل ملاؤں، دل کے مجذوم، دشمن دجال، دشمن اللہ و رسول، ذلت کے سیاہ داغ، دیانت و دین سے دور، دشمن عقل دانش، دجال، دشمن دین مولوی، دروغ گو، دیوانہ، دنیا کے کیڑے، دلوں کے اندھو، دروغ گو مخبر، دورنگی اختیار کرنے والا، دیو، درندوں، دابۃ الارض، ذوناب، دنیا کے کتے، دشمن احق، ذریت شیطان، دجال اکبر، دشنام دہ، دل کے اندھے، دجال کے ہم راہیو، دیوثون، دنیا پرست مولوی، دین فروش، دیوانہ درندوں، ذلت کی روسیاہی کے اندر غرق درندہ طبع، دجال فربہ، دروغ آرستہ کرنے والے، دل کے اندھے، دجال کمینہ۔

راء، زاء: ژاژ خا، زیادہ پلید، رئیس الدجالین، رئیس المعتدین، رأس الغاوین، رئیس المتصلفین، رنڈیوں کے اولاد، رئیس المتکبرین، زود رنج، زمانہ کے ظالم مولویوں، زمانہ کے بد ذات مولویو، رسول اللہ کے دشمن، زمانہ کے ننگ اسلام مولویو، زیادہ بد بخت، روحانیت سے بے بہرہ۔

سین، شین، شیطان، شترمرغ، شیاطین الانس، سوروں سیاہ داغ، شریر مولوی، سیاہ دل، شیخ نجدی، سگان قبیلہ، شیخ احمقان شیخ الضال، شیطان المتکبرین، شیطان شقی، سفہاء، شغال شیطنت کی بد بو، سفلہ پن شیخ نامہ سیاہ، سفیہوں کا نطفہ، شریر، سخت دل ظالم، سادہ لوح،

سانپوں، سفلی مخلوقات، سخت جاہل، سخت نادان، سخت نالائق، شیخ مظل، شیخ مذور، شیخی باز، سفلہ دشمنوں، شریروں، سفلہ دشمنوں، شریر بھیڑیے، سفیہ شرابیوں، سخت دل مولویوں، شیخ چلی کے بڑے بھائی، شریر مولویوں، چال باز، سواد الوجہ فی الدارین، سڑے گلے مردہ، (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ تعریف کی جارہی ہے معاذ اللہ) سخت بد ذات سخت بیباک، سودائی، شیاطین، سخت دل قوم، شریر النفس، شریر پنڈت۔

ص، ض: ضال بطالوی، ضال، ضلالت پیشہ صریح بے ایمانی۔

ط، ظ: ظالم طبع ، ظالم مولوی، ظالم مولویو، ظالم معترض، ظالموں، طوائف، ظالم طبع مخالفوں۔

ع، غ: علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ، عبد الشیطن، غالون، غوی فی البطالہ، غاوین، غول، عجماء، غبی، عجب نادان، عجیب بے حیا، غدار زمانہ، عورتوں کے عار، غول البراری، عدو اللہ، غزنی کے ناپاک سیکھو، عبد الحق کا منہ کالا، غزنویوں کی جماعت پر لعنت، عوام، علم اور درائت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ۔

www.khatmenubuwwat.org

ف، ق: فقیری اور مولویت کی شترمرغ، فرعون، فمت یا عبد الشیطن، فاسق آدمی، فریبی آدمی، فرومایہ، قوم کے خناسوں، فتنہ انگیز مولوی۔

ک، گ: کوتاہ اندیش علماء، گندے اخبار نویس، گندی روحو، کیڑو، کتے، گدھے، کاذب، کج طبع، گرفتار عجب و پندار، کوتہ نظر مولوی، کوڑ مغز، گمراہ، کذاب، گدھوں، کیڑا، کینہ ور، گندہ زبان، گرگ، کمینگی، کم سمجھ، کرگس، گندہ پانی کج دل، کمینوں، کمینہ، گمراہی کے جنگل کے شیطان، کمینہ طبع، کتوں، کالانعام، کاذب، گمراہ۔

ل، م: مغرور فقراء ، مردار خور مولویو، مولوی جاہل، مولویت کے بدنام کرنے والے منحوس چہروں، مفتریوں، منافق مولوی، مولویان خشک، متکبرین، معتدین، ملعونین، مخنثو، معلم الملکوت، مفتری، مردار، لئیموں، ملعون، مفسد، متعصب، نادان، مفتری ناب کار، لاف وگزاف کے بیٹے، متعفن، مسکین، مارسیرت، مضل جماعت، مچھڑ، مٹی سیاہ، مروک، متعصب، متکبر مولویوں، مضل، مزور، مغز طینت مولویوں، لا دوٹٹوؤں، مخبط الحواس، مردہ

پرست، مردار، مکار، معذول، نیم ناقص العقل، ناحق شناس، موٹی سمجھ، مولوی انسانوں سے بدتر اور پلید تر، مخالفوں کا منہ کالا، مولویوں کا منہ کالا، مولوی سخت ذلیل، مکذبون، منحوس، مغرور، معمولی انسان، مجنوں دریں، محجوب مولوی۔

ن: نادان علماء، ناپاک طبع مولویوں نادان علماء، نااہل مولویو، ناسمجھ، نابنار، نادان، نابینا علماء ، نادان بطالوی، نالائق مولویوں، نالائق نذیر حسین، نفاق زدہ مولوی، نیم ملا، ننگ اسلام مولویوں، نجاست خور، نفسانی مولویو، نالائق، نادان مولویوں، نادانوں، ناقص الفہم، نابکارو، نیم عیسائیوں، ناخداترس، نادان ہندوزادہ، نہایت پلید طبع، ناسعادت مند شاگرد، محمد حسین نابینا، نذیر حسین خشک معلم، نادان صحابی، نادان قوم، ناقص العقل چیلوں، نالائق چیلوں، نادان غبی، ناپاک فرقہ، نادان پادریوں، نالائق متعصب۔

و، ہ: وہ گندے اخبار نویس، وہ گدھا نہیں نہ انسان، وحشی، وہ بدذات، ہامان، ہندوزادہ، ہوا و ہوس کا بیٹا، واشی، والغبی المعذول، والدالحرام، ہزار لعنت کارسہ، والد الحلال نہیں، واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی، ہٹ دھرم، وحشی فرقہ، والدجال البطال، ہماری قوم کے اندھو، ہم چوگرگ، ہم چوجنیں۔

ی، ے: یہودی صفت مولوی، یاوہ گوہ، یہودی سیرت مولوی، یہ شیخ منافق، یہ نادان خون پسند، یہ لوگ حیوانات، یہودی، یا شیخ الضلالہ، یک چشم مولویوں، یاجوج یہ اندھے مولوی، یہ جہلاء، یہودیت کا خمیر، یہ دل کے مجذوم، یہ سب مولوی جاہل، یہ شریر مولوی، یہ سیاہ دل، یہ جاہل، یہ منافق مولوی، یاغول البراری۔

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسی کھری کھری، نئی نئی، کوری کوری، تراشیدہ، کوفتہ، بیختہ، دورنگی، سہ رنگی، چورنگی، پنچ رنگی ہفت رنگی، گالیوں، فحش کلامیوں، سے مسلمانوں اور ان مقدس علماء کرام کی تواضع کی گئی ہے جن کا مرتبہ ''انبیاء بنی اسرائیل'' کے برابر ہے اور امت وملت کے اساطین واکابر ہیں۔

اور لطف یہ کہ یہ یاوہ گوئیاں وژاژ خائیاں اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہے جو بقول

www.khatmenubuwwat.org

خود رسول بھی تھے اور نبی بھی اور مسیح زمانہ بھی تھے وکلیم خدا بھی، مجتبیٰ بھی تھے مصطفیٰ بھی، مصدر لطف کرم بھی تھے اور مخزن تہذیب واخلاق بھی، غرض یہ کہ آپ سب کچھ بھی تھے، اور کچھ بھی نہیں۔ اور قادیان کے خانہ ساز پیغمبر کے ان اخلاقی نمونوں، اصلاحی نتیجوں، مسیحائی چٹکلوں، سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قادیان کے پیغمبر صاحب کس ظرف کے مالک تھے اور کس شرافت کے حامل اور کیسی زرفشاں آپ کی نبوت تھی اور کیسی دُر انداز مسیحیت۔ اور کس درجہ کے آپ مجدّد تھے، اور کس اندارز کے مہدی۔ کیوں کہ خود ہی فرماتے ہیں کہ:

''جس طرح گندے کوئیں کے پانی کے ایک قطرہ سے اس کی تمام کثافت ثابت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اُن کے گندے خیالات اپنے بُرے نمونے سے پہچانے جاتے ہیں'' (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۲۹)

اور لطف بالائے لطف یہ کہ مزاجی کا یہ دعوی ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں وہ منجانب اللہ ہوتا ہے اور میری ہر بات وحی الٰہی سے رنگین ہوتی ہے، جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔

(۱)...... ''میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے''۔

(خلاصہ براہین احمدیہ ص ۴ ج ۵ کا حاشیہ)

(۲)...... ''یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ مَیں (مرزا) خاص طور پر اللہ تعالےٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیوں کہ جب مَیں عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔ (نزول المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۴)

(۳)...... جو لوگ خدائے تعالےٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بُلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی فطرت سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے''۔

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

(۴)......''اِس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رُوح القدس کی قدسیّت ہروقت اور ہردم اور ہرلحظہ بلافصل ملہم کے تمام قُویٰ میں کام کرتی رہتی ہے......اور انوار دائمی اور استقامت دائمی اور محبّت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا بھی سبب ہوتا ہے کہ رُوح القدس ہمیشہ اور ہروقت اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔'' (دافع الوسواس، خزائن ج۵ص۹۳تا۹۴)

ان حوالجات سے معلوم ہوا کہ قادیانی رسول نے اپنی ان فحش کلامیوں، گالیوں، بدگوئیوں کو معاذ اللہ وحی الٰہی میں رنگ کر اور روح القدس کی امداد واستعانت سے اس میں انوار وبرکات بھر کر علمائے کرام ومسلمانان عالم کے سامنے پیش کیا۔ لیکن امت مسلمہ نے ان ناپاک چیزوں کی کچھ قدر ومنزلت نہ کی بجز اس کے کہ ان گالیوں کے حق ایجاد کا ثواب مرزا جی کی روح کو بخش دیتی ہے۔ البتہ امت مرزائیہ سے یہ امید ہے کہ وہ اپنے پیغمبر اعظم کی ان پیغمبرانہ گالیوں وپاک مطہر گندیوں اور معاذ اللہ وحی الٰہی والہام خدائی سے دھلی ہوئی غلاظتوں کو اپنے لیے حرز جاں بنائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ ان گالیوں ویاوہ گوئیوں کو دیکھ کر ''مرزا جی'' کی خانہ ساز انگیزی نبوت دیسی مسیحیت بازاری مجددیت پر وہی لوگ ایمان لے آئیں گے جو عقل وخرد سے محروم اور دانش وحکمت سے بے نصیب، رشد وہدایت سے تہی دست ہیں، لیکن شقاوتوں اور بدبختیوں سے مالا مال اور بداخلاقیوں اور بدگوئیوں سے لبریز ہیں؛ لیکن ایک حد تک مرزا جی بھی اس قسم کی اخلاقی گناہوں کے ارتکاب پر اس وجہ مجبور تھے کہ:

''ہر ایک برتن سے وُہی ٹپکتا ہے جو اُس کے اندر ہے''۔

(چشمۂ معرفت خزائن ج۲۳ص۹)

البتہ غلمدیت اپنے غلمدی نبی کی انگلشی نبوت ومصنوعی عصمت کو برقرار رکھنے کے لیے یہ کہتی ہے کہ مرزا جی نے جس قدر گالیاں دی ہیں اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمائی ہیں، یہ حقیقت میں اسلامی علماء کی گالیوں وگستاخیوں کے جواب میں ہے، لہذا

''عوض معاضہ راگلہ ندارد'' کا صحیح نقشہ پیش کیا گیا۔ اگر اس کو بالفرض تسلیم بھی کرلیا جائے، تو کسی طرح سے بھی مرزا جی کے ان اخلاقی باقیات الصالحات کی تلافی نہیں ہوسکتی، کیوں کہ آپ کہتے ہیں کہ:

(۱)......''بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو۔ نہ قول سے نہ فعل سے''۔

(نسیم دعوت خزائن ج۱۹ص۳۶۵)

(۲)......گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے (دافع الوسواس ۲۲۵)

(۳)......''خبردار رہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوے۔ ہر ایک سختی کی برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو'' (نسیم دعوت ج۱۹ص۳۶۴)

(۴)......''کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو'' (کشتی نوح خزائن ج۱۹ص۱۱)

اس لیے مرزا قادیانی کا ان اقوال ودعاویٰ کی موجودگی میں کسی طرح سے علماء اسلام کے سخت الفاظ کے جواب میں سخت وسوقیانہ الفاظ کہنا جائز نہیں تھا کیوں کہ فرماتے ہیں۔

www.khatmenubuwwat.org

(۱)......غلط بیانی اور بہتان طرازی راستبازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے'' (آریہ دھرم خزائن ج۱۰ص۱۳)

(۲)......گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے'' (ست بچن ج۱۰ص۱۳۳)

(۳)......گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے''۔

(ضمیمہ اربعین نمبر۴ ج۱۷ص۴۷۱)

(۴)......ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے ''کت پن'' نہیں ہوتا اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مؤمن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔

(تقریر مرزا جلسہ در قادیان ۱۸۹۷ء ملفوظات ج۱ص۱۰۳)

اس کے علاوہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اگرچہ عیسائیوں نے اپنی نادانی و جہالت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نہایت مکروہ وسخت الفاظ استعمال کئے ہیں، مگر میں نے اپنی فطری حیا واخلاق سے ہر ایک تلخ زبانی و بدگوئی سے اعراض کیا اور عیسائیوں کے خلاف کوئی سخت لفظ نہیں کہا؛ سنئے فرماتے ہیں کہ:

''عیسائیوں کی کتاب امہات المؤمنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے...... اور دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے لیکن ہم نے محض اس حیاء کے تقاضا سے جو مؤمن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا''۔ (ایام الصلح خزائن ج۱۴ص ۲۲۸)

جب مرزا صاحب محض اپنی فطری حیاء وغیرت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں کو مدافعانہ طور پر بھی سخت الفاظ نہیں کہے تو پھر عام مسلمانوں وعلماء اسلام کے حق میں حیاء جیسی صفت لازمی سے عریاں ہو کر کیوں کہ سخت ودلخراش الفاظ استعمال کیے۔؟ اس لیے کہ:

''بے حیا کا منہ نہیں بند کیا جاسکتا ہے'' (ملخصاً انجام آتھم حاشیہ ج۱۱ص ۲۹)

مرزا صاحب کے ان ''پیغمبرانہ اخلاق، مجدانہ شرافت'' کے نتیجوں ونمونوں کو جو ''کتاب ہذا کے اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں'' دیکھ کر مرزا جی کے متعلق نہ میں خود کوئی رائے قائم کرتا ہوں اور نہ ناظرین کتاب کو اس امر کی تکلیف دوں گا؛ بلکہ اس معاملہ میں بھی خود مرزا صاحب ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں کہ:

(۱)...... تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا خدا کی غیرت اُس کے اُن پیاروں کے لئے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے۔ پس اپنی زبان کی چھُری سے کوئی اور بدتر چھُری نہیں''۔

(چشمۂ معرفت ص خزائن ج۲۳ص ۳۸۶)

(۲)...... جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے۔ وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی حکمت اور حق کی بات اُسکے مُنہ پر جاری ہوتی ہے'' (نسیم دعوت خزائن ج۱۹ص ۳۶۵)

(۳)...... یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے۔ ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں''۔

(چشمہ معرفت خ ج۲۳ص ۳۶۵)

معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بقول خود ان اخلاقی گناہوں کی وجہ سے اس لائق بھی نہ تھے کہ مہذب وشریف انسانوں کے صف میں کھڑے ہوسکیں؛ چہ جائے کہ وہ نبوت کے جلیل القدر عہدہ پر مامور ہوں اور وہ خود اپنی زبان کی برتر چھرے سے اس قدر مجروح وزخمی ہو چکے تھے کہ ''خود کردہ را علاج نیست'' کے علاوہ مرہم وپٹی کے باوجود بھی اندمال زخم کو کوئی توقع نہیں تھی۔

گل و گلچیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

افسوس کہ گالیاں دینے والا، وبائیں پھیلانے والا، بددعائیں کرنے والا، مسیح آیا۔ اور گندگیوں وغلاظتوں سے بھرا ہوا لٹریچر اپنے لیے ''باقیات السیئات'' بنا کر اور اپنی زبان کا ہرا بھرا زخم لئے ہوئے پیوند زمین ہوگیا۔ مرزا جی نے سچ فرمایا کہ:

بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بدزبان ہے جس دل میں ہے نجاست بیت الخلاء وہی ہے۔

(درثمین ۲۸)

مرزا صاحب کے ان اخلاق حسنہ'' کے ہوتے ہوئے بھی ان کے نمک خوار اس طرح نمک ادا کرتے ہیں:

''انک لعلیٰ خلق عظیم'' راقم مضمون ہذا (سردار مصباح الدین قادیانی) کے

www.khatmenubuwwat.org

ذوق کے مطابق حضرت اقدس (مرزا صاحب) کے عظیم الشان معجزات میں سے ایک معجزہ حضور کے اخلاق کا بھی ہے جس بلند پایہ اخلاق کا آپ سے ظہور ہوا اس کی مثال سوائے آپ کے متبوع ومقتدیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے دنیا کے کسی انسان کی زندگی میں نہیں ملتی‘‘۔

ذکر حبیب از مصباح الدین قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱؍مئی ۱۹۳۴ء۔

مسٹر اکبر مسیح مشہور عیسائی مصنف اپنی کتاب ’’ضربت عیسوی‘‘ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

(۱)......’’جن لوگوں کو ضرورتاً مرزا جی کی تصانیف پڑھنے کا ناگوار اتفاق ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ مناظرہ میں فحش بیانی سخت کلامی بدزبانی بلکہ گالی کو سنے کا مرزا جی نے سرکار سے ٹھیکہ لے لیا ہے آپ اس فن کے جگت استاذ مانے جاتے ہیں۔ ہر مذہب کے بزرگوں کو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں آپ کے دست وزبان سے کسی مؤمن کو امان نہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ ہی کی انشاء پردازی سے گبر و مسلمان کا چلن بگڑا‘‘۔

مولوی چراغ دین جموی جو مرزا صاحب کے دام فریب میں پھنس کر نکل آئے تھے لکھتے ہیں:

(۲)......’’ہندوستان میں جو شخص دینی مباحثہ میں اپنی بدزبانی اور دریدہ دہنی بلکہ فحش کلامی کے لیے شہرۂ آفاق ہوا جس کی نسبت اہل الرائے کی یہ مستقل رائے ہے کہ دینی مناظرہ میں گندگی اور خباثت کے چلن کو اس نے رواج دیا جو اس فن کا استاذ اور موجد ہے وہ مرزا کادیانی ہے‘‘۔

(رسالہ تجلی ۱۹۲۷ء از کفریات مرزا ص ۲۹)

یہ مخالف اور موافق کی رائیں ہیں لیکن ’’اخلاق مرزا‘‘ کا نمونہ آپ کے سامنے ہے جس سے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیا ایسے ہی تھے جیسا کہ ان کوان کے نمک خوار مرید کہتے ہیں؟۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر   بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزائیوں کے لیے مشعل راہ ہدایت بنائیں تا کہ وہ ایک بدگو بدزبان کا دامن چھوڑ کر حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نور فگن سایہ رحمت میں آجائیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان ’’گندم نما جو فروشوں کے، مکر وفریب، دجل وکید‘‘ سے تمام مسلمانان عالم کو محفوظ رکھے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین فقط

خادم الاسلام

نور محمد

مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۲۰؍ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۲۵؍فروری ۱۹۳۵ء

www.khatmenubuwwat.org